اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی
یایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ

کرامات درودوسلام

حصہ چہارم

یعنی دین ودنیا کی کامیابی، بیماریوں سے شفاء، مشکلوں کا حاصل، ہر جائز حاجت پوری

مرتب

دعا گو: پیر خواجہ حبیب اللہ شاہ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، شاذلی
(اور دیگر سلاسل کی اجازت کے ساتھ)

اگر آپ کو درود شریف، احادیث، واقعات پڑھنے کا شوق ہے تو ہماری کتاب ''دریائے رحمت (اردو) کا مطالعہ کریں

(*)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نام کتاب: کرامات درود وسلام

مصنف: دعا گو: پیر خواجہ حبیب اللہ شاہ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، شاذلی (اور دیگر سلاسل کی اجازت کے ساتھ)

کمپوزنگ: مولانا مستقیم ثقافی خطیب وامام مسجد آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیر حبیب اللہ

سیٹنگ: حفیظ اللہ حبیبی اور شفیع اللہ حبیبی

اشاعت باراول: سنہ ۲۰۲۰ء

صفحات: : ۱۳۴۷

ہدیہ: ہدیہ وثواب ہمارے آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء واولیاء اور پیر خواجہ حبیب اللہ اوران کے عاشقان کے لیے۔

دیار حبیب

حاجی بابا درگاہ خانقاہ چشتیہ قادریہ

حاجی بابا کی درگاہ شریف خانقاہ چشتیہ جوہاپورہ سرخیز روڈ احمد آباد (گجرات)

دیار حبیب

خانقاہ آل رسول پنج تنی غوث وخواجہ حبیبی

مسجد آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پنج پارک کے سامنے، ثمرین ڈوپلیچھ کے پاس، کرسٹال ریسیڈینسی، کینال، فتحواڑی، سرخیز روڈ، احمد آباد (گجرات)

دیار حبیب

دورائی K G N حبیب نگر دیار حبیب، مسجد پنجتن اہل بیت غوث وخواجہ حسنی حبیبی، اجمیر دردھ ڈیری کولونی کے پیچھے (راجستھان)

موبائل نمبر 9904254295,9898998825,7023462299

youtube fdskph www.fdskph.org

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۹۵:
کثرت سے گنہ گار درود و سلام پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول

عبدالواحد بن زید سے مروی ہے کہا ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور فتنہ وفساد پھیلانے میں مشہور تھا، ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ برا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے ہاتھ میں کیوں دے

دیا؟ حضور نے فرمایا، مجھے اس کا علم ہے اور سنو کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جارہا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اس مقام پر کس وسیلہ سے پہنچا ہے؟ فرمایا مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی وجہ سے۔ بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجا کرتا تھا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا، عبدالواحد کا بیان ہے کہ جب صبح کے وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہورہا ہے اس وقت میں اپنے دوستوں کے سامنے، جو کچھ اس کے متعلق میں نے دیکھا تھا بیان کیا جارہا تھا، جب وہ مسجد میں آیا تو اس نے سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھ گیا اور بولا اے عبدالواحد! اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ تمہارے ہاتھ پر تائب ہوجاؤں اور اس مقصد کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور سرکار نے مجھ سے اس مذاکرے کا ذکر فرمادیا ہے جو تمہارے اور حضور کے درمیان گزری رات میرے متعلق ہوا، جب اس نے توبہ کرلی تو میں نے اس سے خواب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، میں اپنے رب کے ہاں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا اس درود وسلام کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو، جب میں حضور کے ہم راہ چلا تو آپ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور یہ بھی فرمایا، صبح سویرے عبدالواحد کے پاس جانا اور اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۹۶:
بحالت بیداری مواجہہ شریف سے سلام کے جواب کی آواز سنی

سیّد محمود کردی قادری شیخانی جو آج کل مدینہ منورہ میں آئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ مدینہ کے آقا پر بہترین درود وسلام نازل فرمائے، نے اپنی کتاب الباقیات الصالحات میں فرمایا، مجھ پر اللہ تعالیٰ کا ایک یہ بھی احسان ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پس سرکار نے مجھے اپنی گود میں اُٹھالیا، میرا سینہ حضور کے سینۂ اقدس کے ساتھ لگا ہوا تھا اور میرا منہ حضور کے منہ مبارک سے اور پیشانی آنجناب کی پیشانی اقدس سے مس کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا مجھ پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو پھر آپ نے مجھے اپنی رضا کی خوش خبری سنائی جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی جمع ہوتی ہے اس عزت افزائی پر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے، میں نے دیکھا کہ نبی کریم علیہ السلام کی چشمانِ مبارک سے بھی آنسو ٹپک رہے ہیں یہ سب کچھ اس محبت وشفقت کی بنا پر تھا جو میرے

حال پر سرکار کے دل میں تھی۔

پس میں بیدار ہو گیا تو میرے رخسار آنسوؤں سے تر تھے، میں مواجہ شریف کی طرف گیا تو میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے سرکار کی آواز میں ایسی ایسی بشارتیں سنیں جن کا ذکر میں عوام کے سامنے نہیں کر سکتا، پھر میں جلدی جلدی واپس لوٹا۔

اس کے بعد ایک صفحہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ میں نے بحالتِ بیداری مواجہ شریف کے سامنے اپنے پاؤں پر کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا اور مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ حضور علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اہلِ اسلام کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ الخ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۹۷:
آل نبی کی خدمت کے صدقے اہل وعیال کے حق میں شفاعت قبول

سیّدی عبدالجلیل مغربی نے اپنی کتاب تنبیہ الأنام فی علم مقام نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جن دنوں میں نبی علیہ السلام پر درود وسلام سے متعلق تصنیف وتالیف میں مصروف تھا، ایک دن خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ گویا خچر پر سوار ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان لوگوں تک پہنچ جاؤں جو کسی مقصد کے حصول کے لئے مجھ سے آگے بڑھ گئے ہیں لیکن خچر کی ہمت جواب دے گئی میں نے اسے چابک ماری تو وہ تیز چلنے لگی، یہ دیکھ کر ایک شخص نے بڑھ کر اس کی لگام تھام لی اور اسے مذکورہ لوگوں تک پہنچنے سے روک لیا، مجھے اس پر بڑا صدمہ ہوا۔ اچانک دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بزرگ صورت وسیرت کا حسین پیکر، حسن وجمال کی تصویر نے اس شخص کو ڈانٹ پلائی اور مجھ کو اس کے ہاتھوں سے چھڑایا اور اس سے کہا اسے چھوڑ دے بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے اور اس کے اہل وعیال کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمالی ہے اور اس کی پریشانی دور فرمادی ہے۔

پس میں خوشی خوشی بیدار ہوا اور میرے دل میں یہ بات آئی کہ جس شخص نے مجھے مذکورہ بالا آدمی سے چھڑایا اور مذکورہ بالا کلام کیا وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نسب نبی پاک علیہ السلام کی خدمت کا صدقہ ہے۔ علیہ افضل الصلوٰۃ وازکی السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۹۸:

رسول اللہ کے نعت خواں کے وصف کا آسمان میں تذکرہ

کتاب تنبیھہ الانام کے مصنف مذکورہ بالا خواب ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک علیہ السلام کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے پس میں نے تین مرتبہ (دست بستہ) عرض کیا: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں، سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں ہاں بخدا! ہاں بخدا! ہاں بخدا!، اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے، مجھ سے کہہ رہا ہے، تم سرکار کے مدح خواں، خدمت گار رہو،

میں نے اس سے کہا، تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر وہ بولا خدا کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی علیہ السلام خاموش مسکرا رہے تھے، اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ اَلْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۹۹: درود وسلام کے موضوع پر کتاب نویس کا آسمان کے فرشتوں میں تذکرہ

مذکورہ بالا خواب ذکر کرنے کے بعد صاحبِ کتاب تنبیہ الانام فرماتے ہیں

پھر میں نے اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا کہ وہ میری وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں، میں نے ان سے کہا آپ حلفیہ بیان فرمائیں کیا میں نے آپ کو کسی قسم کا نفع پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا، ہاں! بخدا تم نے مجھے نفع پہنچایا ہے، میں نے کہا کیسے؟ فرمایا، نبی علیہ السلام پر درود وسلام کے موضوع پر کتاب لکھ کر، میں نے کہا، آپ کو اس کا کیسے پتہ چل گیا؟ فرمایا اسی کے سبب تو ملأ اعلیٰ میں تمہارا چرچا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۰: کثرت درود وسلام کی بدولت دوزخ سے چھٹکارے کا پروانہ

ابو عبداللہ بن نعمان نے اپنی کتاب مصباح الظلام میں خلاد بن کثیر بن مسلم

کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ان پر نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک رقعہ دیکھا جس میں لکھا تھا کہ یہ خلاد بن کثیر کا جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ہے پس لوگوں نے ان کے اعمال دریافت کیے تو ان کے گھر والوں نے بتایا کہ وہ ہر جمعہ کو نبی علیہ السلام پر ایک ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھا کرتے تھے ان الفاظ سے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ

حکایت۔ بکثرت درود خواں عالم کی جہنم سے خلاصی کا پروانہ

سیّد محمود کردی نے اپنی کتاب الباقیات الصالحات میں خلاد بن کثیر کی درجِ بالا حکایت کچھ لفظی تغیر کے ساتھ نقل کرنے کے بعد اپنی والدہ کی زبانی یہ حکایت نقل کی کہ ان (سیّد محمود کی ماں) کے والد محمد نے انہیں ان الفاظ میں وصیت فرمائی کہ جب میں مرجاؤں اور مجھے غسل دے چکیں تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرایا جائے جس میں لکھا ہو، یہ محمد عالم کے لئے اس کے علم کے طفیل جہنم سے خلاصی کا پروانہ ہے اور اس نے یہ وصیت کی تھی کہ یہ رقعہ اس کے کفن میں رکھ دیا جائے۔''

پس میں نے وہ رقعہ اس کے سینہ پر رکھ دیا، لوگوں نے وہ رقعہ پڑھا، رقعہ میں لکھی ہوئی عبارت اندر اور باہر سے برابر پڑھی جاتی تھی، کہتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے نانا جی کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ ذکر خدا اور بکثرت درود وسلام بر محمد مصطفی پر کاربند رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۱:
درود وسلام کے نور کا ستون جس کی چمک آسمان تک نظر آتی

الخطیب اور ابنِ بشکوال نے ابوالقاسم عبداللہ المروزی سے روایت نقل کی کہ میں اور میرے والد رات کے وقت ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے پس جس جگہ ہم باہم گفتگو کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون نظر آیا جس کی چمک آسمان تک پہنچتی تھی، پوچھا گیا یہ روشنی کیسی ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ درود وسلام ہے جو باپ بیٹا اپنی گفتگو کے درمیان نبی علیہ السلام پر بھیجتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِۨلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نُوۡرٌ مِّنۡ نُّوۡرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۲:

کثرت درود وسلام کی بدولت درندہ جانور سے جان محفوظ رہی

شیخ ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک جنگل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک درندہ آ گیا، ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے پس انہوں نے خوفزدہ ہو کر نبی کریم علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنا شروع کر دیا، اس حدیثِ صحیح کے پیشِ نظر کہ جو شخص حضور علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ رحمت ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمادے اس کو وہی کافی ہے پس اسی کے صدقے ان کی جان بچی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۳:
اٹھتے بیٹھتے درود بھیجنے کی بدولت بطور سزا ہاتھ کٹنے سے محفوظ

ابن الملقن نے الحدائق میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسولِ پاک علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کیا ہے اس پر اس نے دو گواہ بھی پیش کر دیے اب نبی علیہ السلام نے اس ملزم کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا، پس مدعٰی علیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ اونٹ کو بلا کر پوچھیں کہ اسے کس نے چرایا ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اونٹ میری برأت کی بات کرے گا۔

پس نبی علیہ السلام نے اونٹ کو منگوایا اور فرمایا اے اونٹ ! میں کون ہوں؟

اونٹ نے فصیح زبان سے عرض کیا، آپ اللہ کے برحق رسول ہیں، برحق حضور! ملزم کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی اور گواہ سب منافق ہیں ان گواہوں نے اس شخص کے ہاتھ کٹوانے کے لئے دشمنی کی بنا پر باہم اتفاق کرلیا ہے اور یا رسول اللہ! یہ دراصل آپ سے عداوت ہے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کس عمل کی بنا پر تجھے ہاتھ کٹنے سے بچایا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی بڑی نیکی نہیں بجز اس کے کہ اُٹھتے بیٹھتے آپ پر درود شریف بھیجتا رہتا ہوں، فرمایا اس پر ہمیشہ کاربند رہنا اللہ تعالیٰ نے اس کے طفیل جس طرح دنیا میں تمہیں ہاتھ کٹنے سے بچایا اسی طرح دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۴: کثرت درود وسلام کے سبب جہاں جاتے لوگ خدمت میں لگ جاتے

کنوز الاسرار میں شیخ سیّدی مسعود دراوی رحمہ اللہ کے متعلق یہ حکایت نقل کی گئی ہے جو بلاد فاس کے صلحاء میں سے ایک تھے اور رسولِ پاک علیہ السلام کے محب تھے کہ وہ عام لوگوں کے مجمع میں تشریف لے جاتےتو لوگ ان کی خدمت کو نکل آتے، کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ شیخ کوئی خاص عمل کرتے ہیں جس کی بنا پر ہر کوئی ان کی خدمت میں لگ جاتا ہے۔ یہی حقیقت دریافت کرنے کے لئے لوگ ان کے گھر آئے، شیخ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! ہم سب نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجتے ہیں، نمازِ عصر تک درود وسلام کی یہ مجلس برپا رہی، پھر شیخ نے حاضرین سے فرمایا جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ پڑھ لو۔ اللہ تمہارے عمل خیر میں برکت دے، جیسے تعمیر کرنے والا، عملہ سے کہتا ہے، پھر شیخ لوگوں کو معاوضہ دے کر رخصت کر دیتے ہیں پس اس سچائی اور محبتِ رسول کے صدقے شیخ عالم بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۵: ایک کاتب کو دیکھا جو درود وسلام سیاہی سے کاغذ پر لکھ رہا ہے

حافظ سخاوی نے ابنِ ہبیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں آنکھیں بند کیے نبی علیہ السلام پر درود وسلام عرض کر رہا تھا پس میں نے اپنی پلکوں کے پیچھے سے ایک کاتب کو دیکھا جو میرا درود وسلام سیاہی سے ایک کاغذ پر لکھ رہا تھا مجھے حروف کا موقع محل نظر آ رہا تھا اب میں نے اس نیت سے آنکھیں کھول دیں کہ اپنی نگاہوں سے اس کو دیکھ سکوں، میں نے جونہی آنکھیں کھولیں اس پر نگاہ پڑ گئی وہ مجھ سے اوجھل ہو رہا تھا اور میری نگاہوں میں اس کے لباس کی سفیدی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نُوۡرٌ مِّنۡ نُّوۡرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۶:

ایک نورانی فرشتہ ایک صحیفہ میں کلمات درود لکھ رہا تھا

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے المنن الکبریٰ میں شیخ احمد سروی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرشتوں کو نورانی قلموں سے ایک صحیفہ میں وہ تمام حروف وکلمات لکھتے دیکھا جن سے لوگ نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۷: کثرت درود وسلام سے چہرے کی سیاس جاتی رہی

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ حکایت بیان کی ہے کہ میں نے حج کے موقع پر ایک شخص کو نبی علیہ السلام پر بہت زیادہ درود وسلام پڑھتے دیکھا، میں نے اس سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کا مقام ہے، وہ کہنے لگا، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ میں اپنے شہر میں تھا کہ میرے بھائی پر آخری وقت آ گیا، میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے یوں نظر آتا تھا کہ گھر تاریکی میں ڈوب گیا ہے اس منظر کو دیکھ کر میں مغموم ہو گیا۔

اسی اثنا میں ایک شخص گھر میں داخل ہوا وہ میرے بھائی کے پاس آیا اس شخص کا چہرہ چراغ کی طرح جگمگا رہا تھا، اس نے میرے بھائی کے چہرے سے کپڑا سرکایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا، پس وہ سیاہی جاتی رہی اور اس کا چہرہ اس طرح چمکنے لگا جیسے چاند، یہ دیکھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، میں نے اس شخص سے کہا، جزاك الله خیراً آپ کون ہیں؟ آپ نے میرے ساتھ بڑی نیکی کی، کہا میں وہ فرشتہ ہوں جس کو اسی کام پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کوئی نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجے اسی طرح اس کے کام آؤں، تمہارا بھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرتا تھا، اب اس کو سیاہ رو ہونے کی سزا دی گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے درود وسلام کے طفیل اس کی دستگیری فرمائی، پس اس کی روسیاہی

ختم فرما کر اسے چمکا دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۸: جو قدم اٹھاؤ محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجو

ابو نعیم اور ابنِ بشکوال نے سفیان ثوری سے یہ حکایت بھی نقل کی ہے کہ میں حج کے ارکان ادا کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسے نوجوان پر پڑی جو ایک ایک قدم اُٹھاتے اور رکھتے وقت یہ پڑھ رہا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے کہا، کیا دانستہ ایسے کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں! پھر مجھ سے کہنے لگا تم کون؟ میں نے کہا سفیان ثوری! کہا عراقی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! کہا اللہ کی

معرفت ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، کہا اس کی معرفت کیسے حاصل ہوئی؟ میں نے کہا، اسی طرح کہ وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا اور رحم مادر میں بچے کی تصویر بناتا ہے، کہا اے سفیان! تو نے اللہ کی معرفت جیسے اس کا حق تھا، حاصل نہ کی، میں نے کہا، آپ کو اللہ کی معرفت کیونکر حاصل ہوئی؟ کہا نیتوں اور پختہ ارادوں کے ٹوٹنے سے، میں نے ایک کام کی نیت کی پھر وہ ٹوٹ گئی، عزم کیا پھر وہ ٹوٹ گیا، پس میں سمجھ گیا کہ میرا کوئی رب ہے جو مجھے اپنی تدبیر پر چلا رہا ہے کہا۔ پھر میں نے سوال کیا، تمہارا نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا کیسا ہے؟ کہا، میں اپنی والدہ کے ہم راہ حج کے لئے نکلا، اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے بیت اللہ شریف کے اندر داخل کرو! میں نے اسے داخل کر دیا، وہ گر پڑی اور اس کے پیٹ پر ورم آ گیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا، کہا کہ میں اس کے پاس مغموم ہو کر بیٹھ گیا میں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر دعا کی، الٰہی! جو کوئی تیرے گھر میں داخل ہو اس سے ایسا ہی کرتا ہے؟ کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک تہامہ کی طرف سے بادل اُٹھا، ایک سفید پوش بزرگ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے انہوں نے اپنا ہاتھ میری والدہ کے چہرے پر پھیرا وہ چمکنے لگا، پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا وہ بھی نورانی ہو گیا بیماری سے سکون آ گیا، پھر وہ چلنے لگے۔

میں ان کے کپڑوں سے لپٹ گیا اور میں نے پوچھا، آپ کون ہیں کہ آپ نے میری ساری پریشانی دور فرما دی؟ فرمایا، میں تیرا نبی محمد ہوں جس پر تو درود و سلام بھیجا کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں! فرمایا جو قدم اُٹھاؤ اور جو قدم رکھو محمد اور آلِ محمد پر درود و سلام ضرور بھیجو! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۰۹: درود وسلام کی برکت سے دشمنوں پر فتح یابی حاصل ہوئی

المجد فیروز آبادی (لغوی) نے ابوالمظفر سمرقندی یعنی محمد بن عبداللہ بن الخیام تک اپنی سند کے ساتھ یہ حکایت ذکر کی ہے کہ میں ایک دن پشتِ کعبہ میں داخل ہوا، پس میں راستے سے بھٹک گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ سامنے خضر علیہ السلام ہیں، میں نے ان کو دیکھ لیا انہوں نے فرمایا چلو! میں ان کے ہم راہ چل پڑا، میرا خیال تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہی ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کا نام؟ فرمایا، خضر بن الیشار ابوالعباس! میں نے ان کے ہم راہ ایک ساتھی بھی دیکھا، ان سے میں نے پوچھا، آپ کا نام؟ فرمایا الیاس ابن سام۔

میں نے کہا اللہ آپ دونوں پر رحم فرمائے، کیا آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ وہ فرمانے لگے ہاں! میں نے کہا، تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت وعزت

کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے کوئی بات بتادو جسے میں آپ کے حوالہ سے آگے بیان کرسکوں، انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اس کا دل خوش وخرم ہوگا اور اللہ اس کو منور فرمائے گا۔

اور میں نے خضر اور الیاس علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا اسمِ گرامی شمویل علیہ السلام تھا، اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر ان کی مدد فرمائی، وہ دشمنوں کی طلب میں نکلے تو دشمنوں نے کہا یہ جادوگر ہے جو ہماری آنکھوں پر جادو کرنے اور ہمارے لشکر کو خراب کرنے آیا ہے پس ہم اس کو ساحلِ سمندر پر لے جاکر شکست سے دوچار کریں گے۔ پس آپ چالیس آدمیوں کے ہم راہ نکلے پس دشمنوں نے آپ کو ساحلِ سمندر پر دھکیل دیا، اب ان کے ساتھی بولے، ہم کیا کریں؟ فرمایا حملہ کردو اور کہو: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پس انہوں نے حملہ کردیا اور زبان سے درود شریف پڑھا، پس ان کے دشمن سب کے سب ساحلِ سمندر سے پسپا ہو کر سمندر میں غرق ہوگئے۔

فرمایا، خضر علیہ السلام ہمارے پاس تھے، میں نے ان دونوں حضرات (خضر والیاس) کو فرماتے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نفاق سے اس طرح پاک فرمادیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو اور میں نے ان کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مومن یوں کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اگرچہ پہلے اس سے بغض رکھتے ہوں اور بخدا وہ اس وقت تک اس سے محبت کرہی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالیٰ اس سے محبت نہ کرے اور ہم نے آنحضور علیہ السلام کو برسرِ منبر یہ بھی فرماتے سنا کہ جو شخص کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت کے ستّر دروازے کھول دیتا ہے۔

اور میں نے ان کو یہ بھی فرماتے سنا کہ شام سے ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہے، فرمایا اسے میرے پاس لاؤ! عرض کیا اس کی نظر بہت کمزور ہے، فرمایا اس سے کہو سات راتیں یوں کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ یوں اسے خواب میں میری زیارت بھی حاصل ہوگی اور وہ مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا، اس نے ایسا ہی کیا، پس رسولِ پاک علیہ السلام کی اسے زیارت بھی حاصل ہوئی وہ شخص حضور علیہ السلام سے روایت بھی کیا کرتا تھا۔

میں نے ان حضرات (خضر والیاس) سے یہ بھی سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مجلس میں بیٹھو تو یوں کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اللہ تم پر ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو تم کو غیبت سے بچائے گا یہاں تک کہ تم غیبت نہ کرو گے، پھر جب کھڑے ہو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو لوگ کبھی تمہاری غیبت نہ کریں گے اور ان کو وہ فرشتہ اس سے منع کرتا رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۰: نعتیہ سلامیہ قصیدہ لکھنے کی بدولت امتی پر نبی کا سلام

ابوسعید شعبان بن محمد القرشی نے اپنی کتاب شفاء الاسقام میں حکایتِ مذکورہ نقل کرنے کے بعد فرمایا:

میں کہتا ہوں مجھے خود یہ اتفاق ہوا کہ سفرِ یمن سے پہلے ۸۱۱ھ میں جب میں اپنی مذکورہ بالا کتاب السیرۃ الشریفۃ کی ترتیب وتالیف کے سلسلہ میں مکہ معظّمہ پہنچا تو وہاں بیمار ہوگیا، بیماری اتنی سخت تھی کہ بچنے کی امید نہ تھی، میں نے آقا ومولیٰ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں ایک نعتیہ قصیدہ لکھا اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اس بیماری سے شفا طلب کی، میں نے یہ کام دوسروں کی اقتدا میں کیا تھا اور مقصد تھا حصولِ خیر، میری اس نظم کا مطلع یہ ہے ؎

اِنْ جِئْتَ بَدْرًا فَطِبْ وَاَنْزِلْ بِذِيْ سَلَمٖ
سَلِّمْ عَلٰى مَنْ سَمَا بَدْرًا عَلٰى عَلَمٖ

اگر تو مقامِ بدر میں آئے تو خوشی سے آ اور مقام ذی سلم پر قیام کر اور ان پر سلام بھیج جو پہاڑ پر چمکتے چودھویں کے چاند سے افضل ہیں۔

اور یہ شعر میرے نعتیہ قصیدہ بدیع البدیع فی مدح الشفیع کا مطلع ہے اور میری زبان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے سے تر ہے اور صبح سویرے مکہ معظّمہ کا ایک نیک، دیانت دار، سچا، امین وعفیف اور متقی شخص

جوشہاب الدین احمد بن علی جو ابنِ عنبر مکی کے نام سے مشہور تھا، میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بہترین خواب دیکھا ہے، میں نے کہا کیا؟ کہا کہ میں اپنے ملک دار النباۃ میں جس کا پرانا نام السویقہ تھا، سو رہا تھا، تقریباً سحری کا وقت ہوگا کہ میں نے خواب دیکھا گویا میں حرم شریف میں باب العمرہ کے پاس کھڑا خانہ کعبہ کی زیارت کر رہا ہوں، دیکھتا کیا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرا پردہ سے برآمد ہوئے۔ آپ لوگوں کے جھرمٹ میں چل رہے ہیں، پھر سرکار مدرسہ منصوریہ کے دروازے سے بابِ ابراہیم کی طرف بڑھ رہے ہیں، حضور برابر چلے آرہے ہیں یہاں تک کہ ضیا حموی کی بیٹھک پر پہنچ گئے جو کہ رباطِ حوری گیٹ پر واقع ہے تم وہاں بیٹھے تھے، تمہارے نیچے سبز رنگ کا سجادہ تھا، تم رُکنِ یمانی کی طرف رُخ کیے بیت اللہ کا مشاہدہ کر رہے تھے جب حضور علیہ السلام کا گزر تمہارے سامنے سے ہوا تو حضور نے تمہاری طرف دیکھا اور آپ اپنے دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے تمہاری طرف اشارہ کر کے فرمارہے تھے وعلیکم والسلام، شعبان! دو مرتبہ ایسا ہی ہوا اور یہ وقت حرم شریف میں مینارہ پر تسبیح کہنے کا تھا، میں وہ آوازِ دلنواز کانوں سے سن رہا تھا اور وہ نورانی صورت آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، میں نے خواب دیکھنے والے سے پوچھا، اس وقت میرا حال کیا تھا؟ تو اس نے کہا، تم اپنے قدموں پر کھڑے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: یا سیّدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وعلیٰ اٰلك و اصحابك پھر حضور باب الصفاء سے اندر آ گئے اور تم اپنے مقام پر چلے گئے اور تم نے اس سے کہا، اللہ تعالیٰ میرے طرف سے تم کو جزاے عطا فرمائے اور تم پر فضل وکرم فرمائے اور اگر میرے بس میں ہوتا تو اپنی جان تم پر فدا کرتا، جیسے کسی کا قول ہے۔

(۱) وَحَیَاتِکُمْ وَحَیَاتِکُمْ قَسَمًا وَّفِیْ ۔۔۔ عُمُرِیْ بِغَیْرِ حَیَاتِکُمْ لَمْ اَحْلِفٖ

مجھے تمہاری زندگی، تمہاری زندگی کی قسم! اور میں نے زندگی بھر تمہاری زندگی کے سوا کسی چیز کی قسم نہیں اُٹھائی۔

(۲) لَوْاَنَّ رُوْحِیْ فِیْ یَدِیْ وَوَهَبْتُهَا لِمُبَشِّرِیْ بِرِضَاكُمْ لَمْ اَنْصِفِ

اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی اور میں اسے تمہاری رضامندی کی بشارت دینے والے کو بخش دیتا تو پھر بھی یہ انصاف نہ ہوتا۔

شعبان رحمہ اللہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرمایا تو میں اس وقت بصد عجز وانکسار، ننگے سر، آنسو بہاتا باب السلام پر کھڑا تھا اور میری زبان پر یہ اشعار تھے۔

یَاسَعْدُ اِنْ جِئْتَ لِدَارِ السَّلَامِ فَقِفْ قَلِیْلاً عِنْدَ بَابِ السَّلَامِ

اے خوش قسمت اگر تو دار السلام (مکہ مکرمہ) آئے تو تھوڑی دیر بابِ السلام پر ٹھہر جا

وَاشْكُرْ اِلٰمَا قَدْ نِلْتَ مِنْ نِعْمَةٍ وَقُلْ اَنَا فِیْ یَقْظَةٍ اَوْمَنَامِ

اور اس نعمت کے حصول پر شکر کر اور کہہ کہ میں بیداری میں ہوں یا خواب میں

ایں کہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

فَمَا بَقَاءُ الدَّمْعِ فِیْ مُقْلَتِیْ وَمَا بَقَاءُ الرُّوْحِ فِی الْمُسْتَهَامِ

نہ تو آنکھوں میں آنسو باقی ہیں اور نہ جسم میں روح

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا الَّذِیْ نَزِیْلُهٗ بَیْنَ الْوَرٰی لاَ یُضَامْ

یہ رسولِ خدا ہیں ارے یہ تو وہ ہیں جن کے پاس آنے والا تمام مخلوق میں زیادتی سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

هٰذَا شَفِیْعُ الْخَلْقِ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِاَعْلٰی مَقَامِ

یہ تمام مخلوق کی سفارش کرنے والے ہیں وہ یہ ہیں جس کو اللہ نے بلند مقام سے مخصوص فرمایا ہے

هٰذَا مَحَلُّ الْخَیْرِ هٰذَا الَّذِیْ فِیْ بَابِهِ الْعَالِیْ شِفَاءُ السِّقَامِ

یہ خیر وخوبی کے مرکز ہیں، یہ وہ ہیں جن کے درِ عالی پہ بیمار شفا پاتے ہیں

(بقولِ حسن رضا بریلوی)

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے میں

اُٹھا لے جاتے تھوڑی خاک تیرے آستانے سے

فَاطْلُبْ تَنَلْ مَا شِئْتَ مِنْهُ وَقُلْ يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ وَخَيْرَ الْكِرَامِ

ان سے جو چاہو مانگو وہی پاؤ گے اور کہو اے رسولوں کے آقا اور سب سے بہتر کریم ! کرم فرمایئے

مَنْ عَوَّدَ النَّاسَ بِاِحْسَانِهٖ

وَعَمَّ بِالْخَيْرِ جَمِيْعَ الْاَنَامِ

آپ وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو اپنے احسان سے (مانگنے) کا عادی بنا دیا۔اور تمام لوگوں پر خیر و برکت کی عام بارش کی بقولِ رضا بریلوی ع

کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

يَا صَفْوَةَ الرَّحْمٰنِ يَا شَافِعًا فِيْ كُلِّ عَاصٍ بِذُنُوْبٍ عِظَامِ

اے خدائے رحمٰن کے برگزیدہ رسول اے شفاعت فرمانے والے ، ہر گناہگار کے بڑے بڑے گناہوں کی

يَزْدَحِمُ النَّاسُ عَلٰى بَابِكُمْ وَالْمُنْهَلِ الْعَذْبِ كَثِيْرُ الزِّحَامِ

آپ کے دروازے اور چشمۂ شیریں پر پیاسے لوگوں کا مجمع لگا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درود وسلام کا علم ہو جاتا ہے

سلیمان بن سحیم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ! یہ لوگ آپ کی بارگاہ میں آتے اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ کو ان کے سلام کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں ! اور میں ان کو اس کا جواب بھی دیتا ہوں ۔اس کو ابنِ ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا ﷺ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۲: روضہ رسول کے اندر سے وعلیک السلام کی آواز سنی

ابراہیم بن شیبان (شیبسان) کہتے ہیں، میں نے حج کیا تو مدینہ طیبہ بھی حاضری دی پس میں قبر شریف کے قریب ہوا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا، میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے سرکار کی آواز سنی وعلیك السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۳: قبر شریف کے اندر سے علیک السلام یا ولدی کی آواز سنی

سخاوی نے فرمایا، اور ان سے ملتی جلتی روایت ہم کو سید نور الدین ابوعبداللہ محمد ابنِ عبداللہ والد سیّد عفیف الدین شریف حسینی الایجی سے متعلق پہنچی ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو قبر شریف کے اندر سے جواب آیا عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ بیٹے! تم پر سلام۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ا لنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۴: قبر مبارک سے باقاعدہ سلام کا جواب ملا

میں نے سیّد محمود کردی کی کتاب الباقیات الصالحات میں انہی کا یہ بیان دیکھا ہے کہ انہوں نے حجرۂ مبارک کے پاس کھڑے ہو کر سلام عرض کیا تو باقاعدہ سلام کا جواب انہوں نے سنا حالانکہ اس وقت وہاں کوئی اور نہ تھا، کہتے ہیں میں حجرۂ شریفہ کے اندر داخل ہو کر ادھر ادھر گھومتا رہا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا، اب مجھے یقین ہوا کہ یہ جواب نبی کریم علیہ السلام کی طرف سے تھا، کہتے ہیں ایسا ہی واقعہ مجھے حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس بھی پیش آیا اور سیّدنا حمزہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حکم بھی دیا کہ میں اپنے بیٹے کا نام آنجناب کے نام نامی پر رکھوں چنانچہ میں نے اپنے بیٹے کا نام حمزہ رکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۵: تشہد میں سلام کے کلمات ادا کرتے اور سرکار کا جواب سنتے

میں نے سیّد شبلی کی کتاب المشروع الروی فی السادات بنی علوی میں عارف باللہ سیدی علی بن علوی بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ علوی المشہور ''قسم توڑ'' متوفی ۷۵۲ھ رضی اللہ عنہ کے حالات میں دیکھا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے تھے اور مشکل مسائل پوچھا کرتے تھے تو حضور ان کو توضیح وتشریح کے ساتھ بیان فرمایا کرتے تھے اور تشہد وغیرہ میں جب یہ کلمات ادا کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو مصطفیٰ علیہ السلام کا جواب اِن الفاظ میں سنتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَيْخ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بسا اوقات آپ ان الفاظ کو بار بار ادا کرتے، پوچھا جاتا، آپ ان الفاظ کی تکرار کیوں کرتے ہیں؟ تو کہتے اس لئے تا کہ سرکار کا جواب بار بار سنتا رہوں (اور لطف اندوز ہوتا رہوں)

پھر شبلی لکھتے ہیں، شیخ عبدالوہاب شعرانی نے تنبیھہ المغترین میں لکھا کہ میں اس کتاب میں ان لوگوں کے اخلاق کا ذکر کرتا ہوں جو پانچوں وقت کی نماز، نبی اکرم علیہ السلام کی اقتدا میں ادا کرتے ہیں، جونہی نماز کا وقت ہوتا ہے سرکار قبر انور میں نماز ادا فرماتے ہیں اور یہ لوگ جب ان الفاظ میں حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سرکار کی طرف سے سلام کا جواب بھی سنتے ہیں۔

میں نے سیّدی علی الخواص کو کہتے سنا ہے کہ کسی کو ولایت محمدیہ میں اس وقت

تک قدم رکھنے کا حق نہیں جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خضر اور الیاس علیہما السلام کے ساتھ جمع نہ ہو جائے اور تمام سچے لوگ اس درجہ پر فائز ہیں لہٰذا بعض لوگوں کا انکار جن کی آنکھوں پر حجاب پڑے ہیں بے معنی ہے۔

سیّدی ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کے ظہور سے پہلے ہی اسے معلوم ہو جائے؟ وہ کہتے نہیں، پھر فرماتے کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز میں سلام بھیجے تو سرکار کی طرف سے باذنہ تعالیٰ اس کا جواب سنے؟ وہ کہتے نہیں! پھر فرماتے ماتم کرو ان لوگوں کے دلوں پر جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک سے محجوب ہیں، پھر فرماتے خدا کی قسم! رات اور دن میں لمحہ بھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی شکل نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو فقراء میں شمار نہیں کرتا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: لیکن فقراء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کرنے اور روضۂ اقدس سے سلام کا جواب سننے کے درمیان بھی ایک کم لاکھ مقامات ہیں پس جو شخص اس مقام کا دعویٰ کرے ہم اس سے ان تمام مقامات کا مطالبہ کرتے ہیں جب ہم دیکھیں کہ وہ ان تمام مقامات کو نہیں پہچانتا تو ہم اس کو جھوٹا گردانتے ہیں۔ الخ ملخصاً

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۶: اعرابی کو خوش خبری سناؤ کہ اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی

ابنِ بشکوال نے محمد بن حرب الباہلی سے روایت کیا کہ میں مدینہ منورہ گیا پس روضۂ اقدس پر حاضر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹ پر سوار ایک اعرابی آیا، وہ نیچے اترا، اونٹ کو باندھا اور روضۂ رسول پر حاضری دی اور بہترین طریق سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور بڑے خوبصورت انداز سے دعا مانگی، پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی سے مخصوص فرمایا اور آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں آپ کی خاطر اوّلین وآخرین کے علوم جمع فرمائے اور اس نے اپنی کتاب میں یہ حق سچ اعلان فرمایا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

(اگر وہ لوگ) جب اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسولِ پاک بھی ان کے لئے بخشش کی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں۔

اَب میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوا آیا ہوں اور رب

تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی اس شفاعت کا خواستگار ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے، پھر اس نے قبر انور کی طرف رُخ کر کے یہ اشعار پڑھے ۔

يَاخَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

اَے بہتران تمام لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں مدفون ہیں۔ پس مہک اُٹھے ان کی خوشبو سے ہموار زمین اور ٹیلے

اَنْتَ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْقَدَمُ

آپ ہی وہ ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ پل صراط سے گزرتے وقت جب قدم پھسلنے لگیں۔

نَفْسِيْ فِدَاءٌ لِّقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ
فَطَابَ بِالطَّيْبِ مِنْهَا الْقَاعُ
وَالْاَكَمُ

میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام فرما ہیں۔ پس اس کی خوشبو سے ہموار زمین اور ٹیلے مہک اُٹھے

(الباہلی) کہتے ہیں، پھر وہ شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر چل پڑا اور مجھے ذرہ بھی شک نہیں کہ وہ شخص بخشا ہوا لوٹا۔

ایسی روایت امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور اسی کے قریب العتبی کی مشہور روایت ہے جسے میں نے اپنی تالیف افضل الصلوات میں ذکر کیا ہے، اس کے آخر میں راوی کا یہ قول بھی ہے کہ پھر اعرابی چلا گیا، مجھے نیند آ گئی، پس میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا اے عتبی! اعرابی سے ملو اور اسے خوش خبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔ الخ

جامع کتاب فقیر یوسف النبہانی عفا اللہ عنہ کہتا ہے، جب سے مجھے یہ حکایت

ملی ہے اور یہ پتہ چلا ہے کہ اس کو کثیر التعداد علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے تو مجھے ان اشعار میں سے مصرع اوّل کا لفظ اَعْظُمُهٗ (سرکار کی ہڈیاں) معنوی عظمت کے شایانِ شان نظر نہیں آیا اور یہ بات بالکل واضح ہے پس میں نے اس میں خفیف سا لفظی تغیر کر کے اصلاح کر دی ہے، اب پہلا شعر یوں پڑھا جائے

ے

يَا خَيْرَ مَنْ عُبِقَتْ بِالْقَاعِ فَطَابَ بِالطَّيِّبِ مِنْهَا الْقَاعُ وَالْاَكَمُ تُرْبَتُهٗ

بہتر ان تمام لوگوں میں جن کی تربت انور کو ٹیلوں میں خوشبو سے مہکایا گیا پس اس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اُٹھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۷: درود و سلام کی برکت سے زکام کے دائمی مریض شفایاب

شرح دلائل الخیرات میں نقل کیا گیا ہے کہ ابوعبداللہ ساحلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بغیۃ السالک میں کہا، مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ اور ان سے شیخ ابوالقاسم المرید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب شیخ ابوعمران البروعی مقام مالقہ آئے تو وہاں ان کی ملاقات شیخ ابوعلی الخراز سے ہوئی، میں نے ان دونوں کی کھانے کی دعوت کی لہٰذا میرے مکان پر ہم تینوں جمع ہو گئے، ابوالقاسم جو والد صاحب کے پاس رہتے تھے زکام کے دائمی مریض تھے یہاں تک کہ زکام نے ان کی ناک میں دم کر رکھا تھا، پس شیخ ابوعمران نے شیخ ابوعلی سے کہا، اے ابوعلی! تمہیں آٹھ سال ہو چکے، بتاؤ درود و سلام نے تمہارے اندر کیا اثر کیا؟ انہوں نے کہا، جناب! میرے پاس فلاں فلاں نیکی کا اضافہ ہوا ہے۔ شیخ ابوعمران نے کہا، یہ اثر تو بچوں پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے، نبی علیہ السلام کے حوالے سے ایسی معمولی باتیں قابل ذکر نہیں ہوتیں پھر کہا، شیخ ابوالقاسم کے والد کی ہتھیلی پر دم کیجئے، کہتے ہیں اس پر ابوعلی نے میرے والد کی ہتھیلی پر دم کیا، ان کے دم سے کستوری کی خوشبو آنے لگی لیکن اس میں ضعف نمایاں تھا، پھر شیخ ابوعمران نے میرے والد کی ہتھیلی پر پھونک ماری، ابوالقاسم کہتے ہیں خدا کی قسم! کستوری کی اس خوشبو نے میرے والد کے نتھنے کھول دیے یہاں تک کہ میں نے فوری طور پر ان کی صحت و عافیت کا نظارہ کیا ان کے ناک سے (بیماری) کا یہ خون بہ نکلا، میرا سارا مکان خوشبو سے مہک اُٹھا یہاں تک کہ اوس پڑوس تک بھی پھیل گئی کہتے ہیں، پھر شیخ ابوعمران نے کہا، کیا اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے ہی سرکار کے فیض سے کامرانی حاصل کی ہے اور ہم لوگ اس سے محروم ہیں؟ بخدا اس مسئلہ میں ہم اس کی مزاحمت کریں گے یہاں تک کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کے اخلاف ایسے

لوگ ہیں جو نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتے ہیں (لہٰذا وہ آپ کے فیض سے محروم کیسے رہ سکتے ہیں؟ رہی ان کی فضیلتِ صحبت! سو اس میں ان کا کوئی شریک نہیں) مترجم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۸: کثرت درود وسلام والی مجلس میں عمدہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے

الرصاع نے تحفۃ الاخیار میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہ جس مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے اس میں ایک عمدہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی

اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض محبین نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف ستھروں میں سب سے بڑھ کر صاف ستھرے اور پاکوں میں سب سے بڑھ کر پاک تھے، پس جب آپ کا ذکر کثرت سے کیا جائے اور آپ پر درود وسلام زیادہ پڑھا جائے تو مجلس سرکار کے ذکر سے مہک اُٹھتی ہے اور اولیاء اللہ جو خرقِ عادت کے طور پر زمین وآسمان کا مشاہدہ کرتے ہیں بسا اوقات اپنی روحانیت سے اس مجلس کی خوشبو اسی طرح محسوس کر لیتے ہیں جس طرح ملائکہ اور بعض صالحین جب اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو نکلتی جو کستوری اور عنبر سے بڑھ کر ہوتی۔

ایک اور بزرگ صبح صادق کے وقت جنت کی خوشبو محسوس کرتے اور اسی علامت سے وہ اپنے ساتھیوں کو صبح صادق ہونے کی خبر دیتے تھے' اور اگر ہماری آنکھوں سے اور دلوں سے پردے اُٹھ جائیں تو ہم بھی ان حالات ومشاہدات کو دیکھ سکتے ہیں لیکن مریض پر جب آفت نازل ہو چکی ہو یا مصیبت پڑ چکی ہو تو اس کا مزاج ہی بدل جاتا ہے اب اس کو جتنی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے وہ اس کے منہ میں ہوتی ہے، پانی میں نہیں اسی طرح اسمِ اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی خوشبو کو محسوس کرنے میں جو کچھ مانع ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور باعثِ حجاب تم خود ہو۔

اور ایک بزرگ تھے، جب قرآن مجید پڑھتے تو منہ میں شکر سے زیادہ مٹھاس محسوس کرتے اور جب تلاوتِ قرآن ختم کرتے تو منہ سے مٹھاس بھی ختم ہو جاتی، اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں سے کر دے جنہیں اس کے ذکر اور اس کے محبوب علیہ السلام کا نام لینے سے حلاوت حاصل ہوتی ہے اور یہ مقام اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب دل صاف ہو جائے اور اسے اپنے رب کی حضوری حاصل ہو جائے محبت سچی ہو، رجوع الی اللہ ہو اور ان آفات سے

حفاظت ہو جائے اور جو اِدراکات سے مانع ہوتی ہیں کیونکہ زکام کا مریض لذیذ چیزوں کے ذائقے سے نا آشنا اور اندھا چمکتی دھوپ سے بے خبر ہوتا ہے۔

الرصاع کہتے ہیں، مجھے ایک فقیر نے بتلایا کہ اسے غرباء کی میّت قبر میں اتارنے کا بہت شوق تھا کہا کہ ایک دن ایک غریب کو سپردِ خاک کرنے کے لئے قبر میں اترا تو اس کے غریب الوطنی میں سپردِ خاک ہونے کے خیال سے مجھ پر ایسی رقت طاری ہوگئی کہ ایسی مجھ پر کبھی کسی کی وجہ سے طاری نہیں ہوئی اور مجھے اس سے اتنا انس ہو گیا جتنا کسی سے کبھی نہ ہوا۔ یہ واقعہ مغرب کے وقت پیش آیا۔ جب میں گھر لوٹا تو گھر والوں نے مجھ سے عمدہ خوشبو محسوس کی اور ان کو اس پر بہت تعجب ہوا حالانکہ خود مجھے کوئی خوشبو نہیں آ رہی تھی ، کہتے ہیں گھر والوں کو میرے کپڑوں میں سے تھوڑی سی مٹی مل گئی وہ اس کی خوشبو سونگھ کر اور متعجب ہوئے ، انہوں نے کہا یہ تو کستوری سے بھی بہتر مشک ہے حالانکہ مجھے کچھ بھی پتہ نہ چلا، میں نے ان سے کہا، بے شک وہ شخص اولیاء اللہ میں سے تھا اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ تھی اگر میں اہلِ ادراک میں سے ہوتا تو یقیناً اسے سونگھ کر محسوس کر لیتا۔

اس شخص نے میری بات سن کر عبرت حاصل کی اور رو پڑا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے اور اپنی مہربانی سے ہماری آنکھوں سے پردے ہٹا دے اور اپنے حبیبِ پاک پر درود و سلام پڑھنا ہی ہماری غریب الوطنی کا مونس بنائے اور ہماری تکلیف ان کی محبت میں سرشار فرما کر دور کرے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَ ا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۱۹: دلائل الخیرات کی وجہ تالیف کثرت درود وسلام کی اثر پذیری

سیّدی احمد الصاوی نے القطب الدردیر کی کتاب صلوٰۃ القطب کی شرح میں یہ بات ذکر کی ہے کہ دلائل الخیرات کی وجہ تالیف یہ ہے کہ دلائل الخیرات کے مؤلف سیّدی محمد بن سلیمان الجزولی نماز کے وقت وضو کرنے کھڑے ہوئے لیکن ان کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز نہ تھی، اسی اثناء میں بلندی سے ان کو ایک لڑکی نے دیکھ لیا، پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے اس کو صورتِ حال سے آگاہ کیا، وہ کہنے لگی، آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مدح سرائی کی جاتی ہے؟ اور آپ حیران کھڑے ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکال لائیں! یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھوک دیا، پھر کیا تھا، پانی جوش مار کر کنویں کے منہ پر آ گیا، شیخ نے وضو سے فارغ ہو کر فرمایا، میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تو اس مقام پر کیسے فائز ہوئی؟ وہ بولی، اس ذات اقدس پر کثرت سے درود وسلام کی وجہ سے جو ویران کھنڈروں میں چلتے تو وحشی جانوران کے دامن سے لپٹ جایا کرتے تھے، صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب شیخ نے قسم کھالی کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودوسلام کے موضوع پر ضرور کتاب لکھیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۰: ذکر رسالت کے وقت درود میں بخل کرنے والے کی زبان گنگ ہوگئی

شفاء الاسقام میں ایک شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ نبی علیہ السلام کا ذکر سنتا تو درود وسلام بھیجنے میں بخل کرتا پس مرنے سے پہلے اس کی زبان گنگ اور آنکھ اندھی ہوگئی اور نزع کے وقت حمام کی راکھ میں گر گیا اور شدت پیاس سے وہیں چل بسا پس ہم اپنے نفوس کے شر اور اعمال کی برائیوں سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۱: کتاب تحفۃ الاخیار کی وجہ تالیف درود وسلام کے فضل کی تبلیغ

ابوعبداللہ الرصاع نے اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کا چہرۂ انور چمک رہا تھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جیسا میں نے آج آپ کو مسرور دیکھا ہے اور جیسی چمک آج میں نے رخ انور پر دیکھی ہے ایسا سماں پہلے تو کبھی نہیں دیکھا، فرمایا مسرور کیوں نہ ہوں، چہرے پر چمک کیوں نہ ہو، ابھی ابھی جبریل یہ پیغام سنا گئے ہیں کہ اے محمد! آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور

اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

پھر الرصاع کہنے لگے، میں نے اپنی اس کتاب کی تالیف سے پہلے ایک بستی میں یہ عجیب وغریب خواب دیکھا تھا، گویا میں اہلِ علم کی ایک بہت بڑی جماعت کے ہم راہ بیٹھا ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی خوبصورت شخص جو عام آدمی معلوم ہوتا تھا آیا اور لوگوں کے سامنے بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ وہ شخص حدیثِ مذکور کی بابت پوچھ رہا ہے، وہ کہنے لگا، مجھے ایک حدیث ملی ہے جسے حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے، اس شخص نے حدیث کا صرف اتنا حصہ بیان کیا ہے حسنین رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش دل، بارونق چہرے کے ساتھ ایک ساعتِ ہمایوں میں دیکھا، وہ شخص کہنے لگا میں ایک عام جاہل آدمی ہوں لیکن میری محبت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے تعبیرِ مقصد کا ملکہ عطا فرمایا ہے اب میں آپ حضرات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کے متعلق پوچھتا ہوں کہ آپ پر خیر وبرکت کی یہ خصوصی بارش ہو رہی تھی تو اس کا سبب کیا تھا؟ جب کہ آپ کے تمام احوال حسن وخوبی کا شاہکار ہوا کرتے تھے۔

اس سوال کا مختلف لوگوں نے فرداً فرداً اسے جواب دیا اور اہلِ مجلس نے بھی خوب غور وخوض کیا لیکن اسے جواب سے اطمینان نہ ہوا، پھر اس نے میری طرف دیکھا، میں نے اسے خواب میں ہی یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حالتیں ہیں ایک حق تعالیٰ کے ساتھ اور دوسری مخلوق کے ساتھ حق تعالیٰ کے ساتھ۔ تو آپ کی حالت مناجات کی ہوتی ہے جس سے آپ کا نفسِ شریفہ خوش اور سینۂ اقدس فراخ ہوجاتا ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں **جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ** میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ آپ کی حالت طلب کی ہوتی ہے کہ آپ حق تعالیٰ سے ان کے لئے وہ کچھ مانگتے ہیں جس کے ملنے سے ان کو رضائے الٰہی حاصل ہوجائے اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی

ہوتی ہیں اور ذات اقدس امت کی طرف سے مسرور و مطمئن ہو جاتی ہے۔

اس جواب کو اس نے پسند کیا اور مجھے برکت کی دعا دی، پھر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور میں بیدار ہو گیا۔ جب بیدار ہوا تو مجھے ابوطلحہ کی مذکورہ بالا حدیث یاد آ گئی اور میں نے خواب کی یہ تعبیر کی کہ جبریل علیہ السلام کا نبی علیہ السلام پر درود و سلام کے اس شرف و فضل کو پہنچانا ہی سرکار کے لئے نورِ عظیم ہے، پس میں نے درود و سلام کے فضائل میں اس خواب کو ذکر کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۲: کثرت درود وسلام کی بدولت مخلص غریب غنی ہوگیا

الرصاع نے الاخیار میں ہی اس مضمون کی ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد کہ جو کوئی نبی علیہ السلام پر پانچ سو مرتبہ درود بھیجے، کبھی محتاج نہ رہے گا، کہا کہ ایک محب مخلص نے جب یہ حدیث سنی، جو غریب تھا، تو اس نے خوش دلی اور خلوص نیت سے نبی علیہ السلام پر عدد مذکور کے برابر درود وسلام بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طور پر غنی فرمایا کہ اس کی سمجھ سے باہر تھا، فرمایا اگر کوئی ایسا شخص ہو جس نے مذکورہ تعداد کے برابر درود شریف پڑھا ہو اور اس کو فقر و فاقہ سے نجات نہ ملی ہو تو اس میں فتورِ نیت اور خباثتِ نفس کارفرما ہے، کیونکہ جس کسی نے اپنے طور پر اس کی تحقیق کی اور رب تعالیٰ کا قرب حاصل کیا، کبھی کسی کا محتاج نہ رہا، اگر اس کے پاس دنیوی مال و متاع نہ بھی ہو تو وہ قناعت کی بدولت غنی ہوتا ہے اور یہ وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوا اور یہ مال سے افضل ہے کیونکہ مال فانی چیز ہے جب کہ قناعت کو فنا نہیں اور یہی وہ صاف ستھری زندگی ہے جس کے بارے میں ارشاد باری ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔

جو مومن مرد یا عورت نیک عمل کرے ہم ضرور اس کو صاف ستھری زندگی عطا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نُوۡرٌ مِّنۡ نُّوۡرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۳: مجوس مسلمان ہوگیا پھر کثرت سے درود پڑھنے پڑھانے والے کی مالی امداد کی

ابوعبداللہ الرصاع نے تحفہ میں فرمایا، ان حکایات میں سے جو حضور خیر الانام علیہ السلام پر درود وسلام کی برکت پر دلالت کرتی ہیں ایک حکایت وہ ہے جسے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محب نے بیان فرمایا کہ میں نے بغداد میں ایک غریب عیالدار شخص کے متعلق سنا جو بڑا اعبادت گذار اور صابر تھا، ایک رات کو وہ نماز پڑھنے کے لئے بیدار ہوا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رونے لگے، جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بیوی بچوں کو پاس بلا کر کہا، تم سب حبیب اللہ علیہ السلام پر درود وسلام بھیجو اور کہا امید کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام پر ہمارے درود وسلام کی برکت سے اپنے فضل وکرم اور جود وعطا سے ہمیں غنی کردے۔ پس یہ تمام لوگ بیٹھ کر درود وسلام پڑھنے لگے یہاں تک کہ ان پر نیند کا غلبہ ہوا۔

وہ شخص سو گیا، نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا، سرکار نے فرمایا کل صبح سویرے اگر خدا کو منظور ہوا تو فلاں مجوسی کے گھر جانا، اسے سلام کہنا کہ تیری دعا قبول ہوگئی ہے اور اس سے کہنا کہ محمد ابنِ عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تیرے نام یہ فرمان ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا ہے اس میں سے میری مدد کر، کہتے ہیں اس پر وہ شخص جاگ پڑا اور خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا دل میں کہنے لگا، جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اس نے حق سچ آپ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان ان کی شکل اختیار نہیں کرسکتا اور یہ محال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک مجوسی کے پاس بھیجیں اور اسے سلام فرمائیں، پس دوبارہ سو گیا۔

پھر سرکار کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے دوبارہ وہی پہلے والی بات فرمائی صبح اُٹھا، نمازِ فجر ادا کی اور مجوسی کا گھر تلاش کرنے چل نکلا، وہ شخص (مجوسی) مشہور و معروف دولت مند انسان تھا اس کا گھر اسے بتایا گیا، یہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس وقت مجوسی کے سامنے اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے، مجوسی نے اس کو نہ پہچانا اور بولا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ سے کوئی خاص بات کرنی ہے اس پر مجوسی نے حاضرین کو ہٹ جانے کو کہا۔ اب اس مجوسی سے کہا، ہمارے نبی علیہ السلام تجھے سلام کہتے ہیں، مجوسی نے کہا تمہارا نبی کون ہے؟ اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں ان کے پیغام کا منکر ہوں؟ اس نے کہا، میں سب کچھ جانتا ہوں لیکن میں نے سرکار کو دو مرتبہ دیکھا ہے اور حضور مجھے اسی بات کی تاکید فرماتے تھے، مجوسی بولا، کیا خدا کو گواہ مان کر کہتے ہو کہ انہوں نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے؟ کہا خدا گواہ ہے، پوچھا انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ کہا حضور نے فرمایا ہے کہ اس سے کہو، اللہ کے دیے سے میری مدد کرو اور یہ کہ دعا قبول ہوگئی ہے، مجوسی نے پوچھا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ دعا کیا ہے؟ کہا مجھے کچھ معلوم نہیں!

مجوسی نے کہا اندر آؤ تا کہ میں تمہیں بتاؤں! کہا میں اس مجوسی کے ہم راہ

مکان کی چھت پر چلا گیا، مجوسی نے مجھ سے کہا، اپنا ہاتھ بڑھایئے اَشْھَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور بہت اچھا مسلمان۔

پھر اس نے اپنے حاشیہ نشینوں کو بلا کر کہا، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں گمراہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی ہے اور میں نے اسے قبول کر لیا ہے، میں تصدیق کرتا اور ایمان لاتا ہوں اللہ سبحانہٗ پر اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اب تم میں سے جو ایمان لائے اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے حلال ہے اور جو رہ گیا وہ مجھے میرا مال دیدے اور میری اس کی آشنائی ختم۔

اب ایک مخلوق تو اس کے نوکر تاجروں کی تھی جن میں سے اکثر ایمان لے آئے اور کچھ جو رہ گئے وہ اس کے پاس اس کا مال لے آئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو آواز دے کر بلایا اور کہا بیٹا! میں نے اسلام کی ہدایت پائی ہے اور مسلمان ہو گیا ہوں، اگر تو مسلمان ہو جائے تو میرا اور میرے پاس اور اگر اپنے پہلے دین پر رہے تو میں تجھ سے بری۔ بیٹے نے کہا ابا جی! میں آپ کی مخالفت نہیں کر سکتا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر اس نے اپنی بیٹی کو آواز دی جو مجوسی مذہب کے مطابق اپنے بھائی سے بیاہی ہوئی تھی پس اس نے اسے بھی وہی کچھ کہا جو بیٹے کو کہہ چکا تھا، وہ بولی ابا جی! بخدا شادی کی پہلی رات سے ہی میں اپنے بھائی کے ساتھ خلوت کو ناپسند کرتی تھی اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر اسے بے انتہا خوشی ہوئی۔

پھر وہ کہنے لگا، میں تمہیں اس دعا کا واقعہ بتاؤں جس کا ذکر تم نے کیا ہے؟ اور تمہیں وہ سبب بتاؤں جس سے رسول اللہ ہم سے راضی ہوئے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس مجوسی نے (جواب مسلمان ہو چکا تھا) کہا جب میں نے اپنی لڑکی کی

شادی اس کے بھائی سے کی تو بہت بڑے کھانے کا اہتمام کیا جس سے شہری اور دیہاتی سب نے اپنا اپنا حصہ پایا اور کھائے بغیر کوئی نہ رہا، جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو مجھے تھکاوٹ محسوس ہوئی، میں آرام کرنے کے لئے فرش پر لیٹ گیا، میرے سامنے ایک بیوہ عورت تھی اس کے ہمراہ چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں، وہ کہہ رہی تھیں کہ ہم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہیں، میں نے سنا، ان میں سے ایک اپنی ماں سے کہنے لگی، امّاں جی! آپ نے دیکھا نہیں اس مجوسی نے گزری رات کیا کیا؟ اس نے ہمارے دل میں کھانے کی خواہش بیدار کردی جب کہ ہم بھوکے اور فقر وفاقہ کا شکار تھے، اللہ اس کو ہماری طرف سے بہتر جزا نہ دے، کہا جب میں نے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹنے لگا اور میں سخت مغموم ہوگیا اور میں جلدی جلدی گھر گیا، بہت سا سامانِ خورد ونوش ہم راہ لیا، ان کی تعداد پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ تین بیٹیاں اور ایک ان کی ماں، میں نے ان کے لئے چار سوٹ کپڑے اور بہت سی اشیاے ضرورت روانہ کیں اور خود اپنے گھر آ گیا۔

میرا بھیجا ہوا سامان جب ان کے پاس پہنچا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں اماں جی! ہم یہ کیسے کھائیں اس کا کھانا کیسے کھائیں؟ یہ تو مجوسی ہے، ماں نے کہا، اللہ کے رزق سے کھاؤ، یہ روزی اللہ نے تمہاری طرف بھیجی ہے اور وہ یہی کہے جا رہی تھیں، ماں جی! ہم یہ کھانا نہیں کھائیں گی کیونکہ وہ شخص مجوسی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل میں اسلام اور ہمارے جدّ امجد علیہ السلام کی شفاعت سے جنت میں داخل ہونے کی رغبت پیدا کردے۔ اب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہی تھیں اور ماں ان کی دعا پر آمین کہتی جاتی تھی۔

یہ ہے وہ دعا جس کی خبر سرکار نے تجھے اور خوش خبری مجھے سنائی اب میں تیرے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا اور جب میں نے اپنی بیٹی اپنے بیٹے کو بیاہ کردی تھی تو اپنا مال بھی تقسیم کر کے نصف انہیں دے دیا تھا اور نصف اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اب چونکہ اسلام نے ان کے درمیان تفریق کردی ہے تو میں نے تجھے ان

کے قائم مقام ٹھہرالیا ہے، سو یہ مال اب تیرا ہے اس سے اپنے اہل وعیال کی مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِۨالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۴: تنگ دست تاجر درود وسلام کی بدولت چار ہزار دینار کا مالک بن کر لوٹا

الرصاع نے اپنے تحفہ میں درود وسلام کے فضائل کے سلسلہ میں یہ حکایت بھی نقل کی ہے کہ بغداد کا ایک بہت مالدار، امیر کبیر شخص خشکی اور سمندر میں (تجارتی) سفر کرتا تھا یہاں تک کہ گردشِ دوراں نے اس کے احوال درہم برہم کر دیے اس کا تمام مال و دولت تباہ ہو گیا اور وہ لوگوں کے قرض کے بوجھ تلے

دب گیا، اس کے ہاتھ زمین سے لگ گئے اور فرائض کی بجا آوری سے بھی قاصر رہنے لگا، ایک قرض خواہ کا اس سے آمنا سامنا ہو گیا اس کا اس پر پانچ سو روپے قرض تھا، اس نے مانگا مگر کچھ نہ پایا، اس پر وہ کہنے لگا، ہم نے تم سے وفا کی لیکن تمہاری طرف سے وفا نہ دیکھی۔

اس پر مقروض نے کہا، میں تجھ سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ مجھے رسوا نہ کرنا میں مقروض ہوں، اور مجھ پر تیرے علاوہ دوسروں کا بھی قرض ہے، لوگ مجھ پر دباؤ ڈالتے ہیں مگر بخدا! میرے پاس کچھ نہیں، میں حلف اُٹھانے کو تیار ہوں، اس نے اسے قاضی کے سامنے جا کھڑا کیا، اس نے وہاں بھی اقرار کیا، قاضی نے کہا اس کا مال دو! وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں، قاضی نے کہا، کوئی معتبر ضامن لازمی ہے یا تجھے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا، یہ اس کے ہمراہ باہر آیا مگر کوئی قابلِ اعتبار ضامن نہ ملا، سرکاری ملازم نے کہا، قاضی کے فیصلے کے مطابق تجھے قید میں ڈالنا ضروری ہو گیا ہے اس شخص نے قرض خواہ سے رعایت مانگی اور خدائے بزرگ کے نام پر سوال کیا کہ اسے اس رات چھوڑ دے تاکہ وہ اپنے بچوں کے ہمراہ آخری رات گزار سکے اور یہ کہ صبح سویرے وہ خود اس کے پاس حاضر ہو جائے گا اور قید خانے میں چلا جائے گا اور وہیں اس کی قبر بنے گی الاّ یہ کہ اللہ سبحانہ اس پر کرم کر دے اور مصیبت دور فرمادے اور یہ بھی کہا کہ اس رات کے میرے ضامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے اس پر قرض خواہ نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔

وہ شخص (قیدی) مغموم، پریشان اور دل برداشتہ ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا بیوی نے پوچھا، کیا حالت بنا رکھی ہے؟ اور آج دن بھر کہاں رہے ہو؟ اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا، قرض خواہ کی سختی، قید کا حکم، اس نے یہ بھی بتایا کہ میں قرض خواہ سے اللہ کا واسطہ دے کر آج رات گھر بسر کرنے اور الوداع کہہ کر صبح سویرے واپس آنے کا وعدہ کر کے آیا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر ضامن بنایا ہے تب کہیں اس نے مجھے چھوڑا اور میں آیا، بیوی بولی، فکر نہ کریں، جس کے

ضامن رسول اللہ ہوں وہ کیوں مغموم رہے۔

اب سوتے وقت اس نے نبی علیہ السلام پر درود و بھیجا یہاں تک کہ اس کی آنکھ لگ گئی، خواب میں نبی علیہ السلام کا دیدار ہوا، سرکار نے فرمایا بشارت ہو! صبح سویرے بادشاہ کے وزیر کے پاس جا کر کہنا، تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرماتے ہیں اور تجھے حکم دیتے ہیں کہ میری طرف سے قرضہ جو کہ پانچ سو دینار ہیں ادا کرو جس کے سبب سے قاضی نے مجھے قید کرنے کا حکم سنایا ہے اور میں تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت پر نکلا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک نشانی بھی بتائی ہے وہ یہ کہ تم ہر رات حضور علیہ السلام پر ایک ہزار مرتبہ درود و سلام بھیجتے ہو، گذشتہ رات تم گنتی میں بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ نہ جانے گنتی پوری ہوئی یا نہیں حالانکہ فی الواقع گنتی پوری تھی۔

کہا کہ اس پر وہ آدمی خوشی خوشی بیدار ہو گیا، پھر جب وہ نمازِ فجر سے فارغ ہو کر وزیر کی طرف چلا، دیکھتا کیا ہے کہ وزیر اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہے اور سواری کا جانور سامنے ہے، اس نے وزیر کو سلام کیا اور کہا کہ مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے، اس نے کہا تمہیں کس نے بھیجا ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میری طرف سے قرض ادا کرو جو اتنا اتنا ہے، نشانی یہ ہے کہ تم ہر رات مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہو، گذشتہ رات تم بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ تعداد مکمل ہوئی ہے یا نہیں تا آنکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری تعداد مکمل ہے۔

وزیر نے جب یہ بات سنی تو اس پر اس کی سچائی ظاہر ہو گئی، وزیر اندر گیا اور اس کو بھی گھر کے اندر آنے کو کہا، وزیر نے کہا، ذرا اپنی بات پھر دہراؤ، اس نے اس کے روبرو پھر وہی بات دہرائی۔ وزیر بہت خوش ہوا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، یہ سب عظمتِ رسول کے لئے تھا اور کہا مرحبا اے قاصدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے پانچ سو دینار ادائیگی قرض، پانچ سو دینار

اہل وعیال کے لئے مزید پانچ سو دینار گھریلو اخراجات کے لئے ، پانچ سو دینار خوش خبری سنانے کے لئے ، پانچ سو دینار سچا خواب بیان کرنے کے لئے۔

اب خواب دیکھنے والا شخص خوشی خوشی گھر لوٹا ، پانچ سو دینار گنے اور قرض خواہ کی طرف چل پڑا اور اس کو قاضی کے پاس چلنے کو کہا ، وہاں پہنچا تو قاضی نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور کہا ، نبی علیہ السلام نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ قرض میں تمہاری طرف سے خود ادا کر دوں ، علاوہ ازیں میرے مال سے اتنی ہی مزید رقم تمہیں دی جائے گی ، اس پر قرض خواہ نے کہا ، میں تمہیں گواہ بنا کر سارا قرض بھی چھوڑتا ہوں اور اپنی گرہ سے مزید اتنی ہی رقم دیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے وصیت فرمائی ہے۔

اب یہ شخص اس حال میں لوٹا کہ چار ہزار دینار کا مالک تھا ، یہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی برکت اور ثمرہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۵: خدمت دین اور درود وسلام کے پابند تنگ دست کی عید ہوگئی

ابو عبد اللہ الرصاع نے ہی اپنے تحفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے فضائل کے سلسلہ میں شیخ ابو الحسن بن حارث اللیثی رحمہ اللہ کی یہ حکایت نقل کی ہے، یہ بزرگ خدمتِ (دین) نبوی اور درود وسلام میں منہمک رہا کرتے تھے، ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ پر تنگ دستی اور غربت کے دن آ گئے یہاں تک کہ میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ رہی، عید سر پر آ گئی مگر ہم بدستور تہی دست تھے، عید کی رات آ گئی مگر ہمارے پاس کھانے یا پہننے کو کچھ نہ تھا، وہ رات ہم نے شدید تکلیف میں گزاری رات کا کچھ وقت ہی گزرا ہوگا کہ ہمارے دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی دروازے کے باہر شور وغل تھا، ہم نے دروازہ جو کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں شمعیں فروزاں ہیں، ان میں فلاں کا بیٹا (نام ندارد) بھی تھا جو اپنے وقت کے خاص لوگوں میں سے تھا، وہ ہمارے گھر داخل ہوا ایسے وقت میں اس کی آمد سے ہمیں حیرانی ہوئی، اس نے کہا کہ تمہارے پاس میرے آنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، آپ نے فرمایا، اس وقت ابو الحسن اور اس کے بچے سخت فقر و فاقہ اور پریشانی کا شکار ہیں لہٰذا اللہ کے دیے سے جتنا جو کچھ ہو سکے اس کے پاس لے کر جاؤ تاکہ وہ بچوں کے لئے پوشاک اور خورد و نوش کا بندوبست کر سکے تاکہ عید کے موقع پر وہ بھی خوش و خرم ہوں، میں اُٹھا اور یہ

کپڑے اور سامانِ خورد و نوش ہم راہ لایا ہوں، دو درزی بھی میرے ساتھ ہیں۔
یہ کہہ کر اس نے درزیوں کو ناپ لے لے کر کپڑے سینے کا حکم دیا، کہا کہ پہلے بچوں کے کپڑے سینا کہ بچوں میں صبر نہیں ہوتا، بڑے صبر کر لیں گے، درزی صبح تک وہیں بیٹھے بیٹھے کپڑے سیتے رہے اب گھروں کو جو خوشی ہوئی وہ اس کے وہم و خیال سے بھی بالاتر تھی۔

غریبوں کا ماویٰ، ضعیفوں کا ملجا یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۶: لفظ اللہ سن کر اونٹ نے صلی اللہ پڑھنا شروع کیا

محمد بن اسمعیل انطاکی نے اپنی کتاب مطلع الأنوار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار میں ابنِ بشکوال کی کتاب القربۃ سے ابوعلی الصدفی کی زبانی عبداللہ الروزبادی کی یہ حکایت نقل کی ہے کہ میں جنگل میں تھا، پس اونٹ پھسلا، میرے سینہ سے لفظِ اللہ نکلا، اونٹ نے کہا اَللّٰہُ وَصلیَّ اللّٰہُ علیٰ محمدٍ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۷: وزن شعری ترک ہوسکتا ہے مگر درود شریف ترک نہیں کیا جاسکتا

ابنِ بشکوال نے محمد بن فرج الفقیہہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ جب حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھتے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا وَّاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ

(اے دشمنِ رسول) تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی، میں نے اس کا جواب دیا اور اس سلسلہ میں جزائے خیر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

تو اسمِ اقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کا اضافہ کردیتے، ان سے کہا جاتا کہ اس طرح تو وزنِ شعری برقرار نہیں رہتا تو جواب میں کہتے، میں وزنِ شعری کی رعایت کرتے ہوئے درود شریف نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پر ابنِ بشکوال نے یہ تبصرہ کیا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کا طرزِ عمل مجھے بہت پسند تھا، اللہ ان کو اس نیک نیتی کا صلہ عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۸: ابو محمد کنیت رکھ کر درود شریف پڑھنے میں ایک عجیب نکتہ

حافظ سخاوی کہتے ہیں، ایک عجیب نکتہ وہ ہے جسے الخطیب نے اپنی جامع میں بہ طریق الفریری عن علی بن حشرم نقل کیا ہے کہ میں نے الفضل بن موسیٰ کو ایک شخص سے پوچھتے سنا، تمہاری کنیت کیا ہے؟ اس نے کہا ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم الفضل نے کہا، تیرا برا ہو، تو نے نبی علیہ السلام کا درود غیر محل میں استعمال کر دیا الخ اس کتاب کا جامع فقیر یوسف نبہانی کہتا ہے کہ اس نیک شخص کے متعلق حسنِ ظن کا تقاضا ہے کہ یہ توجیہہ کی جائے کہ جب اس نے اپنی کنیت میں اپنے بیٹے کا نام محمد ذکر کیا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے پس اس نے سرکار پر درود بھیج دیا، اب صلی اللہ علیہ وسلم میں ضمیر مجرور (علیہ) محمد بمعنی نبی علیہ السلام کی طرف راجع ہوگی، پس یہ صنعتِ استخدام کے قبیل سے ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ لفظِ صریح سے ایک معنی مراد لیا جائے اور اسی لفظِ صریح کی طرف لوٹنے والی ضمیر سے دوسرا معنی مراد لے لیا جائے پس اب نبی علیہ السلام پر درود و سلام غیر محل میں نہ ہوا، در اصل اس شخص کا یہ فعل نبی علیہ السلام پر درود و سلام کی شدید محبت کی بناء پر تھا، وہ چاہتا تھا کہ جب بھی اسمِ گرامی مذکور ہو، درود و سلام پڑھا جائے، یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لمحہ بھر خاموش رہا ہو ابو محمد کہہ کر اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر اپنے بیٹے پر نہیں بلکہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے لگا ہو، اسی قاعدے کے ما تحت جس کی تقریر میں ابھی کر چکا ہوں (صنعت استخدام) واللہ اعلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ‌نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۲۹: حضور پر درود اور صحابہ پر تبرا کرنے والے کی توبہ مقبول

شفاء الاسقام ہی میں ابو علی القطان رحمہ اللہ کی یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ الکرخ کی جامع الشرقیہ میں داخل ہوا، مسجد میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے ہم راہ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا۔ میں نے سرکار کی خدمت میں سلام عرض کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر شب و روز اتنی اتنی مرتبہ درود و سلام بھیجتا ہوں، اور آج مجھے جوابِ سلام سے محروم کر دیا گیا، فرمایا مجھ پر درود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر تبرّا کرتے ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

میں آپ کے دست اقدس پر توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا، اب سرکار علیہ السلام نے فرمایا وَعلیکَ السلامُ وَرَحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

نواں باب

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جاگتے اور سوتے میں دیدار حاصل ہونا

جان لیجئے کہ میں نے دسویں باب سے پہلے یہ باب اس لئے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام کا سب سے بڑا فائدہ خواب میں آپ کی زیارت کرنا ہے جن لوگوں کو یہ نعمت کثرت سے حاصل ہوگی وہ اس سے ترقی کر کے بیداری میں سرکار کی زیارت تک پہنچیں گے۔ اور جب کہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کے اسباب

کا علم، تمام علوم میں اہم ترین علم ہے، اس بات میں اس پر شرح و بسط سے کلام کیا ہے اور اس میں مَیں نے حضرات اولیاے کرام، ائمہ، علماء کے اس موضوع پر اتنے اقوال جمع کر دِیے ہیں جو اس سے پہلے کسی کتاب میں جمع نہیں کیے گئے جو اُن کی عبارات سے تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ابوعبداللہ الرصاع نے اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں فرمایا ''جب اس امت کا مرتبہ اپنے رب کے ہاں مقرر ہو چکا ہے اور نبی کی فضیلت سے اس کی فضیلت ثابت ہوگئی اور نبی امی محترم کی سخت محبت کی وجہ سے یہ تمام امتوں کی سردار بن گئی، اور بہترین زمانہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے سرکار کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے، وہ صحابہ کرام تھے، جو بڑے معزز سردار تھے جنہوں نے سبقت کے تمام نشان جمع کر لیے تھے اور سید الخلق اور حبیب حق کی صحبت سے فیضیاب اور حبیب خدا کے انوار کے مشاہدہ سے بہرہ ور ہوئے ان کے بعد وہ باقی رہ گئے جن کے لئے آپ کی لائی ہوئی آیات پڑھی گئیں اور جن کے سامنے آپ کی صفات بیان کی گئیں۔ جن کے ہاں آپ کے معجزات ثابت ہوئے اور جن پر آپ کی خیر و برکت کی بارش مسلسل ہوتی رہی تو وہ بھی آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی۔ اس روشنی کی پیروی کی جو آپ کے ہمراہ نازل ہوئی تھی پس انہوں نے حق الیقین کی حد تک آپ کی تصدیق کی اور ان کے سامنے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صادق و مصدوق اور امین تھے۔ تو انہوں نے اپنے دل و دماغ سے یہ تمنا کی کاش وہ بھی اپنی زندگی میں اس نورِ مبین کو دیکھتے، اور یقین کی آنکھ سے آپ کے دیدار سے مشرف ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے خواب میں سرکار کا دیدار کروا کر ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھ دی اور ان کو یقین دلایا کہ وہ آپ کی جو صفات دیکھ رہے ہیں وہ بر حق ہیں اور آپ کی ذات کا جو مشاہدہ کر رہے ہیں سچ ہے۔ جو محبت کرنے والا مسلمان خواب میں آپ کو دیکھ لیتا ہے، اس کا سینہ کھل جاتا ہے، اس کا دل روشن ہو جاتا ہے، ایمان قوی ہو جاتا ہے اور یقین پختہ ہو جاتا ہے۔

زیارت رسول کا طریقہ

پس جو کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شوق رکھتا ہے اور جس کے دل پر آقائے دو جہاں کی محبت غالب ہے، اور اس کے دل میں دنیا کے مال و اسباب کی محبت نہیں، اس کا دل ایسا آئینہ ہو جاتا ہے جس میں اعلیٰ صفات کے مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتے ہیں آپ کا دیدار صحیح اور خواب میں آپ کا مشاہدہ قطعی ہے۔ پس تیرے اور اس مقام میں دل کی صفائی اور پختہ محبت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

بقول غالب ؎

وا کر دیے ہیں شوق نے بند قبائے حسن
عزاز نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا
(مترجم)

کیونکہ صادق و مصدوق آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا۔ ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقینا مجھے ہی دیکھا۔

پس جب بھی تمہیں اس ماہ تمام اور حبیب شہنشاہِ علّام کے دیدار کا شوق ہو، اپنی محبت کو قوی کر لو، نفس کو صاف کر لو، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے میں عمر صرف کرو۔ یہاں تک کہ تمہارے دل کا ایک ایک کونہ انوار سے پُر ہو جائے اور اغیار کے اندھیرے مٹ جائیں اور اس میں ہاشمی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت منقش ہو جائے اللہ ان پر اور ان کی آل و اصحاب پر رحمتیں اور سلام نازل فرمائے جو بصارت و بصیرت والے تھے۔

امام ترمذی نے اپنی کتاب شمائل کے آخر میں ایک باب باندھا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہونے کا بیان ہے۔ اس میں انہوں نے چند احادیثیں نقل کی ہیں:

پہلی حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

دوسری حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس نے مجھے دیکھا، اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان نہ میری صورت اختیار کرسکتا ہے نہ میری مشابہت اختیار کرسکتا ہے۔

تیسری حدیث: طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔

چوتھی حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ کلیب جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں، نے کہا میں نے یہ حدیث ابن حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور میں نے کہا ، میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے اور میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک ان سے ملتی جلتی تھی ،تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا واقعی ملتی تھی۔

پانچویں حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان میرے مشابہ نہیں ہوسکتا، سو جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔ یزید فارسی جو قرآن کے نسخے لکھا کرتے تھے، کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں، خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ابن عباس سے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ،تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ،شیطان میرے مشابہ نہیں سوسکتا ،سو جس نے خواب میں

مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اچھا تم نے جسے خواب میں دیکھا اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہو؟ کہا ہاں میں آپ کے سامنے اس کی صفت بیان کرتا ہوں، دو آدمیوں میں سے درمیانی شخص جسم اور گوشت سفید گندم گوں (یعنی سرخ رنگ، کیونکہ سمرۃ کا لفظ حمرۃ پر بھی بولا جاتا ہے) آنکھیں سرمگیں، ہنسی خوبصورت، چہرہ کے دائرے خوبصورت، اس کان سے اس کان تک گھنی داڑھی، جس نے سینہ سے اوپر کا حصہ تر کر رکھا تھا۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اگر تم بیداری میں بھی ہوتے تو اس سے بڑھ کر تعریف نہ کر سکتے۔

چھٹی حدیث: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

ساتویں حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری خیالی شکل میں بھی نہیں آسکتا فرمایا صاحب ایمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔ میرے مشائخ کے شیخ، شیخ ابراہیم باجوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حاشیہ میں فرمایا، اس کی وجہ جیسا کہ کہا گیا یہ ہے کہ وحی کا زمانہ تیئس سال ہے اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے خواب آنے شروع ہوئے تھے جن کی مدت چھ ماہ تھی اور اس کی نسبت ساری مدت سے کریں تو چھیالیسواں حصہ بنتا ہے پھر فرمایا کہ اس فرمان کا زیادہ واضح مفہوم کہ اچھے خواب نبوت کا جزو ہیں، یہ ہے کہ یہ علم نبوت کے اجزا میں سے ایک جزو ہیں۔

کیونکہ ان سے آدمی بعض غیوب کو جان لے گا۔ اور بعض مغیبات پر ہادی کا معنی اطلاع پالیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ غیبات کا علم، علم موت کا حصہ ہے اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ مبشرات کے سوا نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا، صحابہ کرام نے پوچھا

مبشرات کیا ہیں۔ کہا اچھے خواب جو مرد مومن دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اس کو بخاری نے روایت کیا فرمایا مبشرات سے تعبیر کرنا غالب کی بنا پر ہے ورنہ کبھی خواب منذرات (متنبہ کرنے والے) بھی ہوتے ہیں۔ عبارت مختصر ختم ہوئی۔

دلچسپ سوال و جواب

میں نے شہاب رملی کے فتاویٰ میں یہ سوال دیکھا ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں تو فرمادیا جس خواب میں مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میرے مثل نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا نہیں فرمایا؟ اگر کوئی جواب دینے والا یہ جواب دے کہ جب نبی علیہ السلام کی صورت انسانی شکل کے مشابہ تھی تو ممکن تھا کہ شیطان سرکار کی خیالی مثالی صورت اختیار کر لے لہٰذا مناسب تھا کہ سرکار اپنے بارے میں یہ وضاحت فرمادیں۔ رہا اللہ تعالیٰ تو اس کی مثل ہے ہی نہیں، پس عقلاً بھی اس کو اس کے حق میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لہٰذا (حضور) صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضاحت وتنبیہ کی ضرورت نہ تھی۔ آیا یہ جواب درست ہے یا نہیں؟ تو شہاب رملی نے اس کا جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر اپنی ذات پاک کا جو ذکر کیا اس میں چند حکمتیں ہیں۔ اول یہ کہ فرمایا، اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا جب کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا نہیں۔ قاضی ابوبکر باقلانی نے فرمایا کہ خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا وہم اور دلی وسوسہ ہے ایسی مثالیں سامنے آجاتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ الغزالی نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا، اکثر کے نزدیک ذات باری کو دیکھنا متصور بھی نہیں ہوسکتا اگر کوئی شخص جس کے خلاف وہم کرتا ہے تو ان کو یہ بات وضاحت سے بتادی جائے گی۔ فرمایا کہ یہ اختلاف ''دیکھنے'' کا لفظ بولنے میں ہے۔ اس میں سب کا اتفاق ہے کہ معنی مراد لینا جائز ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ نظر نہیں آتی کہ جو نظر آتی ہے وہ مثال ہے اور اللہ اپنی ذات کے لئے مثالیں بیان

تو کرتا ہے، لیکن مثل سے ہے تو پاک ۔دوم یہ کہ ایک جماعت نے اللہ کا دیدار محال بتایا ہے کیونکہ خواب میں جو نظر آتا ہے وہ خیال ومثال ہے اور ذات قدیم کے لئے یہ دونوں محال ہیں ۔سوم مذکورہ بالا جواب دینے والے نے جو جواب دیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے۔فتاوی کی عبارت ختم ہوئی۔

عارف باللہ عبداللہ بن ابوحمزہ نے اپنی کتاب بھجۃ النفوس میں جو اُن کی مختصر البخاری کی شرح ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد:

تَسَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْنُوْ بِکُنْیَتِیْ وَمَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ صُوْرَتِیْ فَمَنْ کَذِبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقینا مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

کے تحت لکھا ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا جس صورت میں شیطان نہیں آسکتا، وہ صورت پاک ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تھی۔ یہاں تک کہ (صحابہ کرام نے فرمایا اس وقت سرکار کی داڑھی مبارک کے چند بال سفید تھے کچھ لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ شیطان اس وقت سرکار کی صورت اختیار نہیں کرسکتا جب ''خیزران'' کے گھر میں زیارت ہو، یہ کہنا عام حدیث پر زبردستی اپنا فیصلہ ٹھونسنا ہے اور وسیع رحمت کو تنگ کرنا ہے کچھ نے کہا کہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں کسی صورت میں کہیں اور کبھی نہیں آسکتا۔سو جس نے سرکار کو اچھی صورت میں دیکھا، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے اور اگر سرکار کا کوئی عیب دار عضو دیکھتا ہے تو یہ عیب بھی دیکھنے والے میں ہے کہ اس کے دین میں خرابی ہے۔یہی بات حق ہے، اس کا تجربہ کیا گیا ہے، واقع یہی اسلوب ہوتا ہے۔ برابر برابر، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، اس سے حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے سلسلہ میں بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ دیدار کرنے والے کو اپنی دینی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔

آئینہ مصقول دوست

کیونکہ آپ نور ہیں اور آپ کی مثال ایک شفاف آئینہ کی ہے کہ دیکھنے والے کی خوبصورتی یا بدصورتی اس میں منعکس ہو جاتی ہے ۔خود آئینہ بہترین حالت میں ہوتا ہے، اس میں عیب یا خرابی نہیں ہوتی ۔ محققین نے یہی بات آپ کے کلام کے متعلق لکھی ہے کہ اگر خواب میں سرکار کی زبان مبارک سے سنت کے مطابق بات سنتا ہے تو یہ حق ہے اور اگر خلاف سنت سنتا ہے تو خرابی سننے والے کے سننے میں ہے۔ کہ وہ سرکار تو اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں، جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اگر یہ کلام اللہ کے سوا کسی اور کا ہوتا تو لوگ اس میں بکثرت اختلاف پاتے۔'' پس ذات پاک کی زیارت حق ہے اور کبھی دیکھنے والے کے آنکھ میں خرابی ہوتی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

ایک اہم سوال: (عارف باللہ عبداللہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے دل والے بسا اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض نجی یا اجتماعی محافل میں، اپنے طریقہ مبارک کے مطابق، اپنے دل میں اور باطن میں حاضر کرتے ہیں اور آپ کی صورت مبارکہ کا تصور کرتے ہیں جیسے خواب میں ہوتا ہے، پھر اسی کیفیت میں وہ سرکار سے ہم کلام ہوتے ہیں، آیا دل اس کیفیت کو برداشت کر سکتے ہیں؟ اور کیا ایسا حقیقت میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: پس جان لیجئے اللہ توفیق دے کہ اہل دل کی قلبی کیفیات حق ہیں جیسا کہ شرعی دلائل سے ثابت ہے اور دوسرے مشاہدہ سے یہ زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نور اور برکت سے نوازا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بارے میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ باقی اچھے یا برے کو آپ کا

دیدار ہوجانا حق ہے۔ پھر جہاں یہ دونوں خصلتیں جمع ہوجائیں (کہ بندہ اہل دل بھی ہواور نیک بھی ہو) تو کیا کہنا اس سے تو اس کی سچائی کی مزید تائید ہوجاتی ہے لوگوں کی قلبی کیفیات ہم نے کتاب کے دوسرے مقام پر بیان کی ہیں۔ پھر جب ہماری مذکورہ دونوں باتیں جمع ہوجائیں یعنی آنکھ میں صورت مبارکہ ہواور کانوں میں آپ کی آوازرس گھل رہی ہو تو اس کیفیت کی تصدیق پر قران وسنت دونوں کے دلائل جمع ہیں۔ اس سلسلہ میں حضورﷺ کا یہ فرمان بھی کافی ہے:

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلَ۔

ترجمہ: شیطان میرے جیسی صورت نہیں بنا سکتا۔

یہ لفظ عام ہے اور اپنے عموم پر محمول ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق باطل کی جو نفی کردی ہے، جو شیطانی راستہ تھا، اب صرف حق باقی رہ گیا، لیکن ایک شرط کے ساتھ۔ وہ یہ کہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر پیش کرے موافق ہو تو بہتر ورنہ چھوڑ دے۔ الخ

اور اپنی شرح مذکورہ میں اس ارشاد نبوی کے تحت ”کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔“ اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

فرمایا ظاہری حدیث دو حکموں پر دلالت کرتی ہے۔ ایک یہ کہ جس شخص نے حضورﷺ کو خواب میں دیکھا وہ عن قریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ دوسری یہ خبر دی کہ شیطان حضور صلی اللہﷺ کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ اس پر کئی وجوہ سے کلام ہوسکتا ہے۔ اول کیا یہ بات سرکار کی زندگی میں، اور وفات کے بعد دونوں حالتوں میں عام ہے، یا حیات ظاہری سے خاص ہے؟ دوم، کیا دوسرے انبیاے کرام علیہم السلام کی شکل شیطان اختیار کرسکتا ہے اور کیا ان کی صورت میں آسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے درود وسلام سرکار پر بھی اور ان سب پر بھی۔ یا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔ سوم، دیکھنے والے کے لئے ہے یا جس میں لیاقت

ہواور آپ کی سنت کی پیروی پائی جاتی ہو۔ ہمارا یہ سوال کہ کیا یہ حکم حیات ظاہری اوروفات کے بعد ہر حال میں عام ہے یا صرف حیات ظاہری سے مختص ہے؟ سو لفظ تو عموم کا فائدہ دے رہا ہے جو خصوص کا دعویٰ کرے وہ سرکار کی طرف سے کوئی مخصص پیش نہیں کرسکتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَ اِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۰: عقل نارسا

بعض لوگوں نے اس عموم کی تصدیق نہیں کی اور وہی کہا جو اُن کی عقل کا فیصلہ تھا کہ دار البقاء والا، دار الفناء میں کیسے نظر آسکتا ہے۔ حالانکہ اس قول میں دو بڑی

خرابیاں ہیں۔ اول یہ کہ اس سچے سرکار (الصادق) صلی اللہ علیہ وسلم کی بات جھٹلانا لازم آتا ہے، جو اپنی خواہش نفس سے کبھی بولتے نہیں۔ دوسری یہ قدرت والے کی قدرت سے ناواقفی اور اس کی عاجزی ثابت کررہا ہے۔ گویا اس شخص نے وہ بیان نہیں سنا جو سورہ البقرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے بیان فرماتا ہے:

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى۔

ترجمہ: ہم نے کہا گائے کے گوشت کے ٹکڑے سے مردے کو مارو یونہی اللہ مردے زندہ کرتا ہے۔

پس مردے کی قبر یا اس کے جسم کو گائے کے ٹکڑے سے مارا گیا تو صحیح سالم اٹھ کھڑا ہوا پھر اپنا قاتل بتادیا، یہ واقعہ اہل علم کے تصریح کے مطابق قتل کے چالیس برس بعد ہوا۔ کیونکہ گائے کا حکم دیا گیا تھا اس کی تلاش میں بنی اسرائیل کو چالیس برس لگے تھے پھر کہیں جا کر ملی اسی طرح اس سورہ بقرہ میں عزیر علیہ السلام کے واقعہ میں، اور اسی سورہ بقرہ میں ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کے زندہ کرنے کا واقعہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حال کیسی وضاحت سے بیان فرمایا۔ پس جس ذات نے مردے کو گائے کے ٹکڑے سے مارنا اس کی زندگی کا سبب بنایا، اور دعائے ابرہیم علیہ السلام کو پرندوں کی زندگی کا سبب بنایا اور عزیر علیہ السلام کے تعجب کو ان کی اور ان کے گدھے کی زندگی کا سبب بنایا حالانکہ وہ سو سال تک وفات پائے رہے۔ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ خواب میں سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو، بیداری میں زیارت کا سبب بنادے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۱: وفات کے بعد بیداری میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بعض صحابہ کرام سے روایت کی جاتی ہے اور میرے خیال میں وہ حصرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پھر یہ حدیث یاد آ گئی اور سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوئے میرا خیال ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب بات ان کو بتا دی۔ وہ اٹھیں اور ان کے لئے ایک جبہ اور آئینہ لائیں اور ان سے فرمایا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ (قمیص) اور یہ آپ کا آئینہ ہے میں نے آئینہ میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نورانی نظر آئی اور میری صورت نہ نظر آئی۔ سلف وخلف کی ایک جماعت کا ذکر ہمیشہ ملتا ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا وہ اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرتی تھی۔ لہٰذا بعد میں بیداری میں بھی ان کو سرکار کا دیدار نصیب ہوا

، اورانہوں نے کچھ پریشانیوں کا آپ سے سوال کیا، توآپ نے ان کے دور کرنے کی خبر دی اور ایسے کلمات بتائے جن سے وہ پریشانی ختم ہوجائیں اور بغیر کسی کمی وبیشی کے ایسا ہی ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ اَلْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۲: منکر کا حکم

اس کا انکار کرنے والا، دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو کرامت اولیاء کی تصدیق کرتا ہے یا ان کو جھٹلاتا ہے۔ اگر جھٹلانے والوں میں سے ہے تو اس سے گفتگو ختم کردو کیونکہ وہ ایسی حقیقت کا منکر ہے جس کو (کتاب اور) سنت واضح دلائل سے

ثابت کررہے ہیں اوراس پر ہم نے ابتدائے کتاب میں کلام کیا ہے، اوراللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کچھ بیان کردیا ہے۔ اگر کرامات اولیاء کی تصدیق کرتا ہے تو یہ وہی چیز ہے (جسے ہم ثابت کررہے ہیں) کیونکہ اولیاے کرام کے لئے خرق عادت کے طور پر کائنات بالا وپست میں ایسے متعدد حقائق منکشف ہوتے ہیں، پس کرامت کی تصدیق کر کے اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ رہی ہماری یہ بات کہ کیا تمام انبیاے کرام علیہم السلام کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا، کہ شیطان ان کی شکل میں نہیں آسکتا یا یہ سرکار کا خاصہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

ایک ضروری وضاحت

سو یہ حدیث میں نہ عموم پر کوئی قطعی دلیل ہے اور نہ خصوص پر، اور نہ یہ باتیں عمل و قیاس سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی جو عظمت ہے وہ بتاتی ہے کہ یہ عنایت سب کے لئے عام ہے کیونکہ انبیائے کرام صلوٰت اللہ وسلامہٗ علیہم شیطان اور اس کے گروہ کے اثرات زائل کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں، پس بتایا گیا کہ شیطان ان کی بابرکت صورتیں اختیار نہیں کرسکتا، جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دیگر انبیاے کرام کی یہ عزت و عظمت بیان فرمائی کہ زمین پر ان سب کے گوشت حرام ہیں، یہاں تک کہ جس طرح زمین کو سپرد کیا گیا اسی حالت میں وہ انہیں باہر نکالے گی یونہی اس عزت و عظمت میں بھی وہ سرکار سے مساوی ہیں۔ واللہ اعلم

اب ہم اس بات پر گفتگو کرتے ہیں کہ کیا یہ حکم عام ہے ہر اس شخص کے لئے جو آپ کو خواب میں دیکھے تو جان لیجئے قطعی خبر اور خصوصی بات جس کی طرف شرعی دلائل و قواعد سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ حکم اہل توفیق کے لئے ہے ان کے لیے امید کی جاسکتی ہے کہ ان کا انجام کیونکہ ان کا انجام معلوم نہیں ممکن ہے سعادت ان کے لئے مقدر ہوچکی ہے اور ہم قطعی طور پر ان کی بہتری سے مایوس بھی نہیں، خصوصاً جب نبی علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں بالشت بھر یا ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا لکھا آگے بڑھتا ہے بس وہ جنتیوں کا سا عمل اختیار کرلیتا ہے اور بے شک تم سے ایک آدمی جہنمیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جہنم میں بالشت بھر یا ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا لکھا آگے بڑھتا ہے اور جنتیوں کا سا عمل اختیار کرلیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) لیکن جو شخص حضور علیہ السلام کی اس فرمان کو سچا تسلیم نہیں کرتا وہ کیسے آپ کی زیارت سے مشرف ہوسکتا ہے؟

دلائل کی روشنی میں تو یہ بہت دور کی بات ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

مخالفین سنت کا دعویٔ دیدار

لیکن جس آدمی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے آیا وہ سرکار کا دیدار کرسکتا ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے جب وہ دعویٔ دیدار کرے تو یہ حق ہے یا نہیں؟ اس سے پہلے اس مسئلے پر بحث ہوچکی ہے کہ جس شخص کی خواب میں زیارت نا قابل یقین ہے اس کے لئے بیداری میں دیدار کیسے مانا جاسکتا ہے ویسے اس میں بحث کی کافی گنجائش ہے۔ اس حدیث میں یہ اشارہ بھی

ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے اس بات کی خبر دی کہ آپ کی امت میں آخری زمانہ میں ایسے آدمی ہوں گے، جن کی تمنا ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال سے نکل کر سرکار کی زیارت حاصل کریں۔تو کیا ایسے لوگوں کے لئے بشارت عظمیٰ ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔پس اسی امید پر ان سچے تصدیق کرنے والے اہل محبت نے دولت دیدار حاصل کر لی اور اس حدیث کے مطابق ان کو سرکار کا دیدار مل گیا لیکن شک والوں کے یہاں قدم ٹھہرتے ہی نہیں، جن لوگوں کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے سرکار کی زیارت کی ہے جب تم ان کے حالات کی کرید کرو گے تو تمھیں پتہ چلے گا کہ ایک تو وہ لوگ اس حدیث کی تصدیق کرتے تھے اور دوم وہ دوسروں کے بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ چڑھ کر محبت کرنے والے تھے۔

میرے نزدیک بعض حضرات جن کا اس حدیث پر بحث کرنے سے پہلے میں نے ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک بغیر کسی شبہ کے یہ بات صحیح تر ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی طور پر متوجہ دیکھا، اور عرض کیا یارسول اللہ! میں اس عنایت کا خاص مستحق کیونکر ٹھہرا؟ تو سرکا نے فرمایا، مجھ سے محبت جو کرتے ہو۔پس اس بلند مرتبہ کی محبت کے سوا آپ نے کوئی وجہ نہیں بتائی، اس اشارہ کو اگر منکر سمجھ لے تو انکار نہ کرے وہ یوں کہ محب اپنے محبوب میں فانی ہوتا ہے، محبوب کی طرف مکمل توجہ اس کو اس دنیا اور جہان کے باشندوں سے دور کر دیتی ہے۔جب فانیوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے تو وہ دارالبقاء والوں سے جا ملتا ہے، ان کو دیکھتا اور ان کے دیدار سے لذت اندوز ہوتا ہے یہاں اس کی جنت محض اس طرح ہوتی ہے جیسے قبر کا ظاہر۔تو دنیا میں ہوتا ہے اور اس کا باطن آخرت سے متعلق ہوتا ہے کیونکہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔چنانچہ بارہا قبر کے اوپر ایسے آثار نمودار ہوتے رہتے ہیں جو اندر کی اچھی یا بری کیفیت کی خبر دیتے ہیں اور سلف و خلف میں یہ

حقیقت شہرت کے اس درجہ تک پہنچ چکی ہے کہ کسی حکایت وخبر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ اس نے شیطان کو کس طرح قدرت دی کہ جوصورت چاہے اختیار کر لے اور جس سے چاہے مشابہت اختیار کر لے۔ یہ مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے حاصل ہوتا ہے کہ ''شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔'' یہ دلیل ہے کہ دوسروں کی مثل بن سکتا ہے۔ ایسا ہی فرشتوں کے متعلق آتا ہے، ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جوصورت چاہیں اختیار کر لیں اور اب شیطان اور ملائکہ کا حال دیکھو، کہ دونوں کو یہ عجیب وغریب وصف ملا ہے اسی لئے اہل توفیق نے ان کرامات پر توجہ نہیں دی، جن میں خرق عادت امور ہوں انہوں نے احکام شرع پر عمل کی توفیق مانگی اور دنیا وآخرت میں اپنے لئے اللہ کا لطف مانگا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد ﷺ پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

کرامت کا ظہور

اس لئے کہ خرق عادت تو کبھی صدیق اور زندیق دونوں کو حاصل ہو جاتی ہے ، زندیق کے لئے مہلت اور گمراہی کے لئے ، دونوں میں یعنی کرامت اور آزمائش واغوا میں فرق صرف کتاب وسنت کی پیروی سے واضح ہوگا کہ قرآن وسنت پر عمل ہوگا وہاں کرامت ہوگی ورنہ امتحان واغوا۔

عارف باللہ عبداللہ بن ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح مذکور میں فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقینا مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا '' کی ایک اور روایت میں لَا يَتَخَيَّلُ اور اس سے پہلی میں يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ کے الفاظ آئے ہیں ۔تو ہم کہتے ہیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے بہتری کی ، کہ دونوں حدیثوں کا مقصد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شیطان کی خواب دیکھنے والے کے ساتھ دو حالتیں ہیں ۔ ایک یہ کہ جس صورت اور جس حالت میں خواب دیکھنے والے کے سامنے آنا چاہے آسکتا ہے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آسکتا ۔ دوسری یہ کہ دیکھنے والے کو خیال گذرتا ہے کہ کوئی صورت اس کو نظر آرہی ہے ، حالانکہ درحقیقت وہ شیطان کی اصل صورت ہوتی ہے ، جس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ ایسے مشاہدات ان لوگوں کو زیادہ ہوتے ہیں جو اس دنیا میں جادو کا کاروبار کرتے ہیں کہ دیکھنے والے ، چیزوں کو اصل شکل سے مختلف دیکھتے ہیں حالانکہ حقیقۃً شے میں تبدیلی نہیں ہوتی ، اس میں ان احادیث کی دلیل ہے جو جو ذرا پہلے ذکر کر آیا ہوں جہاں یہ سوال آیا تھا ، کیا اسی سے ملایا جائے گا اس صورت کو جو اہل برکت اور اہل دل لوگوں کے خیالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت آتی ہے ، یا نہیں ؟ یہ

دلیل ہے کہ جس طرح شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آ سکتا۔
اسی طرح کلام اور خیال میں بھی اور کسی اور صورت میں بھی سرکار کی شکل میں
سامنے نہیں آ سکتا، کیونکہ جب غور کرو تو دو ہی صورتیں بنتی ہیں کہ یا تو ذات کی شکل
میں ہو یا ذات کے علاوہ کلام، اشارہ یا دل میں بات آئے، یا خیال آئے تو پہلی
حدیث نے بتایا کہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل اختیار نہیں کر سکتا جب کہ دوسروں
کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ اس حدیث نے یہ بتایا کہ شیطان صورت کے علاوہ بھی
کوئی ایسی حالت اختیار نہیں کر سکتا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلالت کرے۔ مثلاً سرکار کی
کوئی خصوصی صفت، کوئی مخصوص لحہ، کوئی خطرہ یا اشاروں میں سے کوئی اشارہ کہ
اللہ تعالیٰ نے تمام احوال کے اختیار کرنے سے شیطان کو منع کر دیا ہے اور رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب کے ساتھ جو چاہے رو یہ اختیار کرے اللہ
تعالیٰ نے اسے یہ قدرت دے رکھی ہے۔ یہ بہت بڑی بشارت ہے۔ اس خیال
میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق
جو بحث ہے گزشتہ بحث کی طرح ہے۔

اس سے پہلی حدیث کے ضمن میں ان تمام باتوں میں وہ شرط ملحوظ ہو گی جو ہم
پہلے لکھ آئے ہیں کہ ایسے مشاہدات میں جو امر و نہی، زجر، مخاطبت وغیرہ ہو گی،
اسے سرکار کی سنت پر پیش کیا جائے گا۔ دیکھنے والے نے جو سنا دیکھا اگر وہ سنت
کے موافق ہے تو حق ہے اور جو سنت کے خلاف ہے دیکھنے والے کا خلل ہے کہ
سرکار تو اپنی خواہش نفسی سے بولتے ہی نہیں۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف
ہوتا تو لوگ اس میں بہت کچھ اختلاف محسوس کرتے۔ پس ذات مبارکہ کا دیدار حق
ہے اور خرابی سننے والے کان میں ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں ذرہ بھر شک
نہیں۔ یونہی جس بحث میں ہم پڑے ہیں کہ نیک لوگوں کے خیالات میں جو سرکار
کی صورت مبارکہ آتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری میں دیدار، اور آپ
سے ہم کلامی اور وہ مشاہدات جو آپ کی طرف سے لوگوں تک پہنچتے ہیں، اور

جو لوگوں کے دلوں میں آتے رہتے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سرکار علیہ السلام کی سنت پر پیش کیا جائے گا جیسے گزر چکا۔ اللہ ہی بہتری کی توفیق دینے والا ہے۔ اس میں قدرت والے کی قدرت کی واضح دلیل ہے جیسا کہ پہلے گزرا، اور اس میں سرکار سے محبت کرنے والوں اور آپ کی پیروی کرنے والوں کے لئے بشارت ہے کیونکہ جب آپ کی زیارت حق ہے تو جو آپ کی طرف سے اشارہ یا خطرہ سامنے آئے گا، سرکار اس میں خود موجود ہوں گے اور وہ آپ کی طرف سے ہوگا پس مذکورہ شرط کے ساتھ وہ حق ہے پس ان کی خوشی مزید خوشی میں بدل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے احسان سے ہمیں دونوں جہاں میں ان میں شامل فرمادے بخیر وعافیت۔ اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

شرح ابن ابی جمرہ کی عبارتیں ختم۔ میں نے اسی سے نقل کیں۔

علامہ حجر نے اپنی شرح شمائل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے تحت:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِصُوْرَتِیْ۔

بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: لَا یَتَکَوَّنُنِیْ۔ ایک روایت میں: لَا یَتَرَاٰنِیْ بِیْ۔

کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ اگرچہ اللہ نے اس کو طاقت دی ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرلے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ ایک جماعت نے کہا، اس کا موقع محل یہ ہے، کہ جب حضو علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھے جو واقع میں آپ کی تھی اور بعض نے اس میں مبالغہ کیا کہ اس صورت میں جو بوقت وفات آپ کی تھی، انہی میں سے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ہیں، یہ صحیح بات ہے کہ جب خواب میں دیکھنے والا ان کے سامنے اپنا خواب بیان کرتا ہے تو دیکھنے والے سے کہتے، جو کچھ تم نے دیکھا ہے میرے سامنے بیان کرو۔ اگر غیر معروف

صفت بیان کرتا تو کہتے تو نے حضور علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ عاصم ابن کلیب کی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جسے حاکم نے عمدہ سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے کہا میرے سامنے بیان کرو، کہا کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور سرکار کو ان کے مشابہ بتایا تو انہوں نے کہا تم نے یقینا سرکار ہی کو دیکھا ہے، اس کے خلاف وہ حدیث نہیں کہ ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ میں ہر صورت میں نظر آ سکتا ہوں'' کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے۔ دوسروں نے کہا یہ کوئی شرط نہیں، ان میں ابن العربی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان کے قول کا حاصل یہ ہے کہ ''حضور علیہ السلام کو مشہور صفت میں دیکھنا ادراک حقیقت ہے۔'' اور ''دوسری صفت میں دیکھنا ادراک مثال ہے'' صحیح یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو زمین بدل نہیں سکتی۔ اس ذات کریمہ کا ادراک حقیقت ہے اور صفات کو دیکھنا ادراک مثالی ہے اور اس فرمان کا مطلب کہ عنقریب مجھے دیکھے گا تفسیر ہے مَنْ رَاٰنِیْ کی (جس نے مجھے دیکھا) کیونکہ یہ حق اور غیب ہے اور یہ فرمان گویا اس نے مجھے دیکھا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جاگتے ہوئے مجھے دیکھا تو وہ بھی مجھے دیکھنے کے مطابق ہوتا جو اس نے خواب میں دیکھا۔ پس پہلا حق اور حقیقت ہے اور دوسرا حق اور تمثیل۔ یہ اس وقت ہے جب آپ کو مشہور صفت میں دیکھے، ورنہ مثال ہے۔

اگر دیکھنے والا آپ کی طرف رخ کیے دیکھتا ہے تو یہ بہتر ہے دیکھنے والے کے لئے،، اور نہیں تو معاملہ برعکس ہے۔ ان میں سے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ہیں، فرماتے ہیں: فَقَدْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ. اس کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے جس نے سرکار کو اس مشہور صورت میں دیکھا جو ظاہری زندگی میں آپ کی تھی، اس کا خواب حق ہے اور جس نے مشہور شکل کے خلاف دیکھا اس کا دیکھنا تاویلی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور فرمایا کہ یہ بات کمزور ہے۔

صحیح یہ ہے کہ جس نے سرکار کو خواب میں دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا تاہم اس سے کہ معروف صورت میں دیکھا یا غیر معروف میں۔ بعض حفاظ نے اس کا جواب دیا ہے کہ قاضی عیاض کا کلام اس کے خلاف نہیں بلکہ ان کے کلام کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، لیکن پہلی صورت میں تعبیر و تاویل کی ضرورت نہیں اور دوسری صورت میں وہ خواب کی مناسب تعبیر کی محتاج ہوگی۔ ان میں سے الباقلانی وغیرہ ہیں۔ ان حضرات نے پہلے حضرات کو یہ الزام دیا ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اصل صورت کے خلاف دیکھتا ہے، (اس کا خواب حقیقی خواب نہیں) بلکہ پریشان کن خیال ہے، اور یہ باطل ہے وہ خواب میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ دنیا کی حالت بیداری کے مطابق ہے۔ اب اگر کسی عارض کے بنا پر شیطان حضور علیہ السلام کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تو یہ بات سرکار کے اس فرمان سے ٹکرائے گی کہ میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ پس بہتر یہی ہے کہ آپ کے دیدار کو یا آپ کی مناسب صفات کے مشاہدے کو شیطانی دسترس سے محفوظ و مامون مانا جائے۔ یہی آپ کی عزت و عصمت کے لائق تر ہے جیسے آپ بیداری میں شیطان سے معصوم و محفوظ ہیں۔ پس صحیح یہی ہے کہ سرکار کا دیدار کسی حال میں باطل و غلط نہیں بلکہ اپنی ذات کی لحاظ سے حق ہے اگرچہ حضور کی اصل صفت کے خلاف دیکھے کیونکہ اس صورت کا تصور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس معلوم ہوا کہ صحیح و درست بعض حضرات کا وہی قول ہے کہ حضور علیہ السلام کا دیدار جس حال میں ہو حق ہے، پھر اگر آپ اصل صورت میں ہیں خواہ وہ جوانی کی ہو، پختہ عمر کی ہو، بڑھاپے کی ہو یا آخری وقت کی ہو، تو کسی تاویل کی ضرورت نہیں ورنہ دیکھنے والے کی حالت دیکھ کر تعبیر کی صورت پڑے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

نظر نظر میں فرق

بعض علماء نے کہا کہ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں بڑھاپے کی حالت میں دیکھتا ہے تو یہ انتہائی صلح کی نشانی ہے اور اگر جوانی کی حالت میں دیکھتا ہے تو انتہائی جنگ کی علامت ہے اور جس نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو یہ آپ کی سنت پر چلنے کی دلیل ہے۔ اور بعض نے کہا، جس کسی نے آپ کو اپنی اصل حالت وہیبت پر دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی اچھائی، کمال جاہ اور دشمن کے مقابلے میں کامرانی کی علامت ہے اور جس نے آپ کو غیر حال میں دیکھا یعنی تیوڑی چڑھی صورت میں دیکھا، یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے (کہ آئینہ میں اپنی شکل نظر آتی ہے) ابن جمرہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی صورت میں دیکھنا، دیکھنے والے

کے دین کا حسن ہے، اور اگر آپ کے بدن مبارک پر کوئی نقص و عیب دیکھتا ہے تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خرابی ہے کیونکہ آپ شفاف آئینے کی طرح ہیں جو سامنے آتا ہے، اس میں منعکس ہو جاتا ہے اگر چہ آپ اپنی اصل کے لحاظ سے حسین تر اور کامل تر ہیں (بقول مولائے روم ؎

گفت من آئینہ مصقول دوست
ترکی وہندی بہ بینہ آنکہ اوست

سرکار کے دیدار کے مسئلے میں یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ اسی سے دیکھنے والے کی پہچان ہوتی ہے ۔دوسروں نے کہا حضور علیہ السلام کی نسبت سے دیکھنے والوں کی حالت مختلف ہوتی ہے کیونکہ یہ دیکھنا آنکھ کا نہیں دل کا ہوتا ہے اور دل کے دیکھنے میں آدمی محدود نہیں ہوتا بلکہ شرق و غرب اور اونچ نیچ سب نظر آتا ہے، جیسے تم آئینہ میں شکل دیکھتے ہو، جب آئینہ اپنی جگہ سے منتقل نہ ہو، مثلاً ایک آدمی سرکار کو بوڑھا دیکھتا ہے اور دوسرا جوان، ایک وقت میں، یہ ایسا ہی ہے، جیسے ایک صورت میں مختلف زاویوں سے دیکھا جائے اور مختلف آلات سے دیکھا جائے تو شکل، مقدار، چھوٹا ، بڑا، لمبا، چھوٹا ٹیڑھا، سیدھا، مختلف صورتیں نظر آئیں گی ۔ (آج کل رنگین کیمرہ، بلیک اینڈ وائٹ کیمرہ اور تصویر کے مختلف پوز، ٹی، وی وغیرہ پر دیکھے جاسکتے ہیں) اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت میں، دور و دراز کے مختلف مقامات پر، مختلف اوصاف میں آپ کا نظر آنا بالکل جائز ہے۔اس سوال (کہ حضور کا دیدار مختلف رنگوں میں کیوں ہوتا ہے؟) کا جواب الزرکشی نے بھی دیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۳: علامہ زرکشی کا ایمان افروز واقعہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چراغ اور نور ہیں اس دنیا میں سورج حضور علیہ السلام کے تمام عالمین میں نور ہونے کی مثال ہے تو جس طرح اہل شرق و غرب آن واحد میں مختلف صفات میں سورج کو دیکھتے ہیں یہی عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

غلو اور حماقت

اور جیسا کہ ابن العربی نے کہا غلو اور حماقت، بعض لوگوں کی یہ بات ہے کہ خواب میں جو نظر آتا ہے یہ سر کی آنکھ سے نظر آتا ہے حالانکہ بعض متکلمین نے اس دیکھنے کو دل کی دو آنکھوں سے مختص کیا ہے جو ایک قسم کا مجاز ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۴: حسن محبوب کی جلوہ ریزیاں

ابن ابی جمرہ البارزی اورالیافعی وغیرہ نے بزرگوں کی ایک جماعت سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھا، یونہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار بڑے بڑے علماء سے منقول ہے۔جیسے امام عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ،جیسا کہ عوارف المعارف میں ہے۔امام ابوالحسن شاذلی نے جیسے ان کا بیان نقل کیا ہے تاج ابن عطااللہ نے اوران کے ساتھی ابوالعباس المرسی ،امام علی وفائی ،قطب قسطلانی ،اورسید نورالدین ایجی ،اسی مسلک پر ہیں۔امام غزالی ،اپنی کتاب المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں ''اہل دل ،بیداری میں فرشتوں اورارواح انبیاء کو دیکھتے ،آوازیں سنتے اورفوائد حاصل کرتے۔''غزالی کا کلام ختم ہوا۔

اہل دل نے جودعوی کیا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف سے باہر نکلیں غلط ہے،اس لئے کہ اولیاء کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردے چاک کردیتا ہے ،پس عقلاً شرعاً ،عادتاً کوئی مانع نہیں کہ ولی انتہائی مشرق ومغرب میں ہو اوراللہ اس کی عزت افزائی فرماتے ہوئے اس ولی اوراپنی قبراطہر میں تشریف فرما نبی علیہ السلام کے درمیان سے تمام پردے اورستر اٹھادے کہ وہ پردے شیشے کی طرح ہوجائیں کہ پیچھے والی ہر چیز نظر آئے اب دیکھنے والے کی نظر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑے گی اورہمارا یقین ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اورنمازیں پڑھتے ہیں توجب کسی انسان کی اس طرح عزت افزائی ہوسکتی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو دیکھے

ہ،تو پھر سرکار سے ہم کلامی کے شرف سے کیوں مشرف نہیں ہوسکتا۔لہٰذا آپ سے کلام کرنے اور مسائل کا سوال کرنے اور سرکار سے جواب حاصل کرنے میں کوئی مانع نہیں۔اس تمام پر نہ شرعاً انکار ہوسکتا ہے اور نہ عقلاً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ اَلْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۵: علامہ حجر عسقلانی کا اشکال

فتح الباری کے مصنف (ابن حجر عسقلانی) نے کہا کہ یہ بات بہت مشکل ہے اور اس حدیث کو ظاہری معنی پر محمول کیا جائے تو یہ تمام (خواب میں دیدار کرنے والے) صحابہ ہوں گے،اور مقام صحبت قیامت تک باقی رہے گا (حالانکہ اس کا

کوئی بھی قائل نہیں) اس کا رد اس طرح کیا جائے گا کہ ہم نے اس مسئلہ کی علمی بحث کردی ہے اور ہماری اس تقریر پر کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

اس کا حل

رہا یہ دعویٰ کہ دیدار ہونے سے صحابی ہونا لازم آتا ہے، بے محل ہے۔ برمحل ہو بھی کس طرح؟ کہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس نے سرکار کو (دنیوی ظاہری) زندگی میں دیکھا ہو (یا بات کی ہو، صحبت کی ہو) یہاں تک کہ علماء نے ان لوگوں کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے جنہوں نے وفات کے بعد تدفین سے پہلے آپ کو دیکھا کہ انہیں صحابی کہا جائے یا نہیں؟ علاوہ ازیں یہ بات خارق عادت

ہے، اور ایسے امور کے لئے قواعد شرع بدلے نہیں جاتے۔

ایک اور بحث

اس میں تنازع بھی کیا گیا کہ یہ بات کسی صحابی کی بیان نہیں کی جاتی، نہ بعد والوں کی اور یہ کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آپ کی وفات پر اتنا شدید صدمہ پہنچا کہ اسی کے چھ ماہ بعد ان کی وفات ہوگئی۔ حالانکہ ان کا گھر سرکار کی قبر شریف کے پاس تھا اور اس مدت میں سرکار کی زیارت نصیب ہونا منقول نہیں۔

اس کا رد

اس کا رد یوں کیا جائے گا کہ عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم نہیں، یعنی کسی بات کا منقول نہ ہونا، اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ لہٰذا یہ کوئی دلیل نہیں، جیسے کہ یہ قاعدہ اپنی جگہ مقرر رہے۔ یونہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدت غم سے فوت ہونا۔ (اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ اس مدت میں ان کو سرکار کا دیدار نہیں ہوا) کیونکہ کبھی کم درجے والے کو ایسی نعمت سے نوازا جاتا ہے جس سے بڑے مرتبے والے بھی رہ جاتے ہیں، اور اولیاء اللہ کو جو سرکار کا دیدار ہوتا رہا، اس میں اہدل کی یہ تاویل کی کہ یہ دیدار ان کو درحقیقت غائبانہ طور پر ہوا (محض خیالی) جس کو وہ بیداری سمجھ بیٹھے۔ اس میں ان اکابر کے متعلق بدگمانی ہے کہ ان کو خیالی اور بیداری کے دیکھنے میں شبہ ہوگیا۔ حالانکہ ایسی بدگمانی تو کمتر عقل والوں کے متعلق بھی نہیں کی جاسکتی چہ جائے کہ اکابر، اور اس کا عارف باللہ ابوالعباس المرسی کے اس قول پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اوجھل ہوں تو اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھا۔ یہ عجیب تاویل کی ہے کہ یہاں مجازی معنی مراد ہے یعنی اوجھل ہونے سے مراد غافل ہونا ہے یہ مراد نہیں کہ حضور علیہ السلام کی ذات آنکھوں سے اوجھل ہوجائے، کہ نظروں سے اوجھل ہونا تو محال ہے، پس اس سے کہا جائے کہ تیری مراد اگر استحالہ عقلی ہے تو یہ باطل ہے اور استحالہ شرعی مراد ہے

تو کس دلیل یا قاعدے سے تو نے یہ مفہوم اخذ کیا؟ نہیں ہرگز اس میں کوئی استحالہ نہیں جیسے ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ ابن حجر کا کلام شرح شمائل سے ختم ہوا۔

''خاتمۃ الفتاویٰ'' میں انہی کی عبارت اس سوال کے جواب میں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہوسکتی ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے اور دوسرے نے اس کو جائز کہا ہے اور یہی حق ہے اس کی خبر ان نیک لوگوں نے دی جنہیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی، بلکہ حدیث بخاری سے استدلال کیا۔

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب بیداری میں دیکھے گا۔

یعنی سر کی آنکھوں سے، اور کہا گیا ہے کہ دل کی آنکھوں سے اور قیامت کے دن کا احتمال کرنا بیداری سے دور کی بات ہے علاوہ ازیں اس قید کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہاں تو سرکار کی ساری امت زیارت سے بہرہ ور ہوگی۔ خواہ کسی نے خواب میں آپ کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اور صحیح بخاری کی منتخب احادیث کی جو شرح ابن جمرہ نے کی ہے، اس میں بھی اس حدیث میں عوام کو ترجیح دی گئی ہے، ظاہری زندگی میں یا وفات کے بعد۔ سنت پر چلنے والا ہو یا نہیں، اور حضور علیہ السلام کی قید لگائے بغیر جو قید لگائے غلط ہے۔ پھر اس کے منکر کو الزام دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک تو وہ سچے (نبی) کی سچی بات کی تصدیق نہیں کرتا، دوسرے قادر (اللہ) کی قدرت سے جاہل ہے۔ تیسرے وہ کرامات اولیاء کا منکر ہے۔ حالانکہ وہ قرآن وسنت سے واضح طور پر ثابت ہیں۔ اور عوام سے مراد یہ ہے کہ جس نے بھی خواب میں، خواہ ایک مرتبہ دیکھا، بیداری میں زیارت کرے گا تا کہ حضور علیہ السلام کا وعدہ سچا ثابت ہو جس میں خلاف نہیں ہوسکتا۔ اور عوام کو اکثر یہ سعادت مرنے سے پہلے، مرنے سے ذرا پہلے حاصل ہوتی ہے پس جب تک ان کو سرکار کی زیارت نہ ہوجائے روح نہیں نکلتی۔ یہ ہے ایفائے وعدہ۔ باقی دوسرے

لوگ (جنہوں نے خواب میں زیارت نہیں کی) ان کو اس سے پہلے ان کی اہلیت عقل اور اتباع سنت کے مطابق کم یا زیادہ یہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے کہ اس میں کوئی بڑا مانع خلل انداز نہیں۔

صحیح مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بواسیر کی تکلیف تھی اور آپ اس پر صبر کرتے تھے، اس کے صلہ میں فرشتے آپ کو سلام کرنے حاضر ہوتے تھے۔ جب آپ نے اس کو داغ دیا فرشتوں کا سلام ختم ہو گیا۔ پھر جب داغ دینا ترک کر دیا یعنی ٹھیک ہو گئے، جیسا کہ صحیح روایت میں ہے، ان کا سلام پھر لوٹ آیا۔'' شدید ضرورت کے باوجود اپنی عادت شریفہ کے خلاف، داغنے سے ان کا سلام ختم ہو گیا، کہ یہ توکل، تسلیم اور صبر کے خلاف تھا۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ فرشتے آپ سے مصافحہ کرتے تھے، جب آپ نے داغ دیا تو وہ الگ ہو گئے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب **المنقذ من الضلال** میں صوفیاے کرام کی تعریف کرنے اور ان کو بہترین مخلوق قرار دینے کے بعد فرمایا، یہاں تک کہ وہ بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیاء کو دیکھتے، ان کی آواز سنتے، اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں، پھر صورتوں اور مثالوں سے یہ حال ترقی کر کے اس مقام تک پہنچتا ہے جس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ ان کے شاگرد ابو بکر بن العربی مالکی نے فرمایا کہ انبیاء اور ملائکہ کو دیکھنا اور ان کا کلام سننا ممکن ہے مومن کے لئے بطور کرامت اور کافر کے لئے بطور عقوب (سزا)۔ ابن الحاج مالکی کی کتاب المداخل میں ہے کہ بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار تنگ دروازہ ہے اور کم ہی کسی کو حاصل ہوتا ہے ہاں جن کا وجود اس زمانہ میں نادر بلکہ معدوم ہو گیا ہے، حالانکہ ہم اس کے حصول کا ان کے اکابر کے لئے انکار نہیں کرتے، جن کے ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا ہے، فرمایا بعض علمائے ظواہر نے اس کا اس بنا پر انکار کیا ہے کہ فانی آنکھ باقی ذات کو نہیں دیکھ سکتی۔ حضور علیہ السلام عالم بقاء میں ہیں اور دیکھنے والا دارِ فنا میں۔ اس کا رد اس طرح کیا گیا

ہے کہ جب ایماندار مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ حالانکہ اللہ سبحانہ مرتا نہیں، حالانکہ بیک وقت ستر آدمی مرتے ہیں (بلکہ ہزاروں) بیہقی نے اس کے رد کی طرف یوں اشارہ کیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات تمام نبیوں کو دیکھا، البارزی نے کہا، ہمارے زمانے اور ہم سے پہلے زمانے کے اولیاء کے متعلق سنا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد حالت بیداری میں دیکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۶: مصر میں مہنگائی اور مزار ابراہیم علیہ السلام

الیافعی وغیرہ نے شیخ کبیر ابو عبداللہ قرشی سے نقل کیا ہے کہ مصر میں سخت مہنگائی ہوگئی۔آپ اپنے رفقا کے ہمراہ مصروف دعا ہوئے تو کہا گیا کہ دعا مت کرو،اس بارے میں تم میں سے کسی کی دعا نہیں سنی جائے گی فرمایا کہ میں شام کے سفر پر روانہ ہوگیا جب میں خلیل اللہ علیہ السلام کے مزار مبارک کے قریب پہنچا(ہمارے نبی اور آپ پر افضل درود سلام ہو)تو آپ سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اپنے ہاں میری یہ مہمانی فرمائیں کہ اہل مصر کے لئے دعا فرمادیں آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی،اللہ تعالیٰ نے مہنگائی ان سے دور فرمادی۔الیافعی نے کہا،یہ جو فرمایا کہ خلیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوگئی، یہ بات حق ہے۔اس کا انکار صرف وہ کرے گا جن کو ان کے احوال کی خبر نہیں،جن سے یہ حضرات زمین وآسمان کی ہر چیز کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور انبیاے کرام علیہم السلام کو مردہ حالت میں نہیں،زندہ دیکھتے ہیں،جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت آسمانوں میں دیکھی اور ان کی باتیں سنیں،اور یہ بات طے ہے کہ جو کچھ انبیاء کے لئے بطور معجزہ جائز ہے وہ اولیاء کے لئے بطور کرامت جائز ہے بشرطیکہ اس میں تحدی نہ ہو۔ابن الملقن نے طبقات الاولیاء،میں یہ حکایت نقل کی ہے کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۷: غوث اعظم اور زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے نماز ظہر سے پہلے نبی علیہ السلام کو دیکھا، فرمایا بیٹا بولتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا ابا حضور! میں عجمی آدمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کیسے بولوں! فرمایا منہ کھولو! فرماتے ہیں میں نے منہ کھولا، تو آپ نے سات مرتبہ اس میں لعاب مبارک ڈالا اور فرمایا لوگوں سے خطاب کرو اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ،، میں نماز ظہر پڑھ کر (منبر) پر بیٹھ گیا، مخلوق بے شمار تھی مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور میں کانپنے لگا۔ اتنے میں میں نے اپنے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں کھڑے پایا۔ فرمایا بیٹا! بولتے کیوں نہیں؟ میں نے کہا ابا حضور! مجھ پر کپکپی طاری ہے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا، میں نے عرض کیا، سات بار پوری نہیں کرتے! فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہے، پھر وہ مجھ سے اوجھل ہو گئے اور میں نے بولنا شروع کر دیا۔"

ان کے علاوہ صوفیا کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جن میں سے ہر ایک کو کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔ بیداری میں بھی اور خواب میں

بھی۔ان میں سے ایک کمال ادفوی کا ذکر فرمایا، جن سے ابن الدقیق وغیرہ نے یہ بات لی۔تاج بن عطاء اللہ نے اپنے شیخ کامل عارف ابوالعباس المرسی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے۔ابن فارس نے سیدی علی وفا سے یہ حکایت نقل کی ہے فرمایا میں پانچ سال کی عمر میں ایک شخص سے قرآن مجید پڑھا کرتا تھا ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو نبی علیہ السلام کو نیند میں نہیں بیداری میں دیکھا، آپ پر سفید سوتی قمیص تھی پھر میں نے وہی قمیص اپنے جسم پر دیکھی۔ مجھ سے فرمایا پڑھو میں نے ان کے سامنے سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح پڑھی پھر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے پھر جب میری عمر اکیس سال تھی میں نے مقام قرافہ، میں صبح کی نماز کی تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے سامنے نبی علیہ السلام کو دیکھا آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور فرمایا ''اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو۔'' اسی وقت سے مجھے زبان ملی۔اس سلسلہ میں اولیاء اللہ کی حکایات بہت زیادہ ہیں اور اس کا انکار کوئی ضدی یا بے نصیب ہی کرسکتا ہے۔ ابن العربی کے حوالہ سے جو بات گزری اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اکثر زیارت دل سے ہوتی ہے پھر دل سے، لیکن یہ دیکھنا عام دیکھنا نہیں، یہ اتحاد حالی اور حالت برزخی ہوتی ہے اور وجدانی کیفیت ہوتی ہے۔پس اس کی حقیقت قال سے بیان نہیں حال سے محسوس کی جاسکتی ہے۔یونہی کہا گیا ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دیدار سے مراد وہی دیدار ہو جو عرف عام میں دیدار کہلاتا ہے کہ دنیا میں ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں اور سرکار کے درمیان سے پردے اٹھ جائیں، سرکار اپنی قبر انور میں ہوں، پس دیکھنے والا حقیقۃً، زندہ حالت میں حضور کی زیارت کرے کہ اس میں کوئی استحالہ نہیں، لیکن عموماً صورت ذاتیہ نہیں مثالیہ نظر آتی ہے۔امام غزالی کا قول بھی اسی پر محمول کیا جائے گا کہ مراد بدن اور جسم کا دیکھنا نہیں بلکہ اس کی مثال ہے۔یہ مثال ایک آلہ بنتی ہے اس حقیقت تک پہنچنے کا جو سرکار کی ذات میں ہے۔آلہ یا حقیقی ہوتا ہے یا خیالی

اور نفس متخیل کا خیال نہیں ہوتا۔ پس جو شکل اس نے دیکھی وہ نہ تو روح مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ بعینہٖ ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ آپ کی مثال ہے فرمایا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو آدمی کو خواب میں حاصل ہوتا ہے اب اللہ تعالیٰ کی ذات تو شکل وصورت سے پاک ہے لیکن محققین (قرآن وسنت اور آثار عالم کو پیش نظر رکھ کر) جو اللہ کی تعریف کرتے ہیں، وہ لوگوں تک کسی حسی مثال مثلاً نور وغیرہ کے واسطے سے پہنچتی ہے اور وہ مثال معرفت ذات کا واسطہ بننے کی حد تک صحیح ہوتی ہے۔ اب دیکھنے والا کہتا ہے میں نے خواب میں اللہ کو دیکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس طرح باقی ذاتیں نظر آتی ہیں، ایسے ہی ذات باری کو دیکھا ہے۔ ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

فرمایا کہ پھر میں نے ابن العربی کو دیکھا کہ انہوں نے بھی میری بات کی تصریح کی ہے کہ حضور علیہ السلام کی ذات جسم مع روح کا دیدار محال نہیں کیونکہ آپ اور دوسرے تمام انبیاے کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ ان کی روحیں قبض کے بعد دوبارہ لوٹائی گئی ہیں اور ان کو اجازت ہے کہ اپنی قبروں سے نکل کر عالم بالا وپست میں تصرفات کریں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں کہ بیک وقت ان کو کثیر تعداد میں لوگ دیکھیں کہ ان کی مثال سورج کی سی ہے اور جو قطب کائنات کو بھر دیتا ہے جبکہ تاج بن عطاء اللہ نے کہا ہے، تو نبی علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس دیکھنے والے کا صحابی ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالم ملک (دنیاوی زندگی) میں دیکھے، اور یہ دیکھنا عالم ملکوت سے تعلق رکھتا ہے، جو صحابی نہیں بناتا۔ ورنہ یہ راستہ تمام امت کے لئے کھل جائے گا کہ اس عالم میں سبھی آپ پر پیش کیے جاتے ہیں، وہ آپ کو اور آپ ان کو دیکھتے ہیں جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔ فتاویٰ ابن حجر کی عبارت ختم ہوئی۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ہمزیہ کے اس شعر کی شرح میں بھی یہی بات لکھی ہے

لَیْتَہٗ حَصَّنِیْ بِرُؤْیَۃِ وَجْہٍ
زَالَ عَنْ کُلِّ مَنْ رَاٰہُ الشقاءُ

کاش مجھے اس چہرۂ اقدس کی خصوصی زیارت نصیب ہو جس کے دیکھنے سے دیکھنے والے کی بدبختی جاتی رہی۔

اس مقام پر آخر میں فرماتے ہیں، میرے اور میرے والد کے شیخ محمد بن ابی الحمائل کثرت سے بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے یہاں تک کہ جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے میں اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرلوں پھر اپنا سر گریبان میں لے جاتے پھر فرماتے نبی علیہ السلام نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے پھر ایسا ہی ہوتا جیسے فرماتے کبھی اس سے مختلف نہ ہوتا، پس اس انکار سے بچو، کہ یہ اشارہ غیبی کی علامت ہے۔ آخر تک۔

علامہ مناوی نے اپنی شرح شمائل میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی، اور مسلم کی روایت میں ہے۔ فسیرانی فی الیقظۃ یہ لفظ بھی ہے فکانما رانی فی الیقظہ یا یہ فقد رای الحق کی شرح میں فرمایا ''یعنی جس نے خواب میں مجھے جس حالت میں دیکھا، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے سچا خواب دیکھا ہے یعنی خواب باطل نہیں، حق ہے کیونکہ شرط اور جزا کا اتحاد، غایت کمال کی دلیل ہے، اور مبالغہ کی حد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اس نے تمام کمال کے ساتھ میری حقیقت دیکھی۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، اس میں تنبیہ ہے کہ نظر آنے والی ذات، نہ سرکار کی روح ہے نہ شخص بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ مثال ہے اسے حجۃ الاسلام (غزالی) نے ذکر کیا ہے، پھر اس کے بعد وہ لفظ لائے جو پہلی عبارت کی معنوی تاکید یا حکم کی تعلیل سمجھ لیجئے فرمایا ''شیطان میری مثال نہیں بن سکتا'' یعنی اس میں یہ طاقت ہے ہی نہیں، عام اس سے کہ دیکھنے والا سرکار کو مشہور وصف میں دیکھے یا غیر معروف وصف میں جیسا کہ عقل مندوں کے نزدیک مقبول مفہوم ہے، کیونکہ حق سبحانہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے، گمراہوں کے

لئے ہادی، اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرمایا ہے پس جب کہ کائنات آپ کے نورِ وجود سے منور ہے، شیطان آپ کی میلاد کے ساتھ ہی دھتکارا اور ستاروں سے مارا جانے لگا، کاہنوں کی بنیادیں اکھاڑ دی گئی تو کیسے تصور کیا جائے کہ شیطان آپ کی مثال بن سکتا ہے اور اگر شیطان آپ کی مثال اگر اختیار کر سکے تو خارج میں یونہی قتل ہو جائے پس خواب میں آپ کو دیکھنا حق ہے جس صورت میں بھی ہو۔

پھر ابن ابو جمرہ، ابن حجر اور صدر الدین قونوی کی آنے والی عبارت کا کچھ حصہ ذکر فرمایا ملا علی قاری نے شرح شمائل میں فرمایا، المازری نے الباقلانی سے حکایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی حدیث اپنے ظاہری مفہوم میں ہے اور یہ مراد ہے کہ جس نے سرکار کو دیکھا اس نے آپ کو پالیا اور کوئی مانع اس سے منع نہیں کر سکتا۔ عقل بھی اس کو محال قرار نہیں دیتی کہ ظاہری معنی سے کسی اور طرف پھیرنے کا حیلہ کیا جائے پھر ملا علی قاری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان من رانی فی المنام فقد رانی فان شیطان لایتمثل بی۔ اس کو احمد، بخاری اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام احمد اور شیخین نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ روایت کیے ہیں من رانی رای الحق فان الشیطان لایترانی یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے میری کامل حقیقت دیکھی جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اس پر حضور علیہ السلام کا یہ قول دلیل ہے فَقَدْ رای الحَقَّ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقۃً میری ظاہری صورت دیکھی اور عنقریب آمنے سامنے بھی دیکھ لے گا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا، اس میں میری ہمشکل صورت اختیار کرنے کی طاقت ہی نہیں، ورنہ معنوی صورت اختیار کرنا تو ویسے ہی بعید تر ہے۔ مرحوم فرماتے ہیں، پھر تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جس طرح حالت بیداری میں شیطانی تسلط اور وسوسہ سے اپنے نبی علیہ السلام کو محفوظ رکھا، اسی طرح دار التکلیف (دنیا) سے نکلنے کے بعد بھی محفوظ فرمایا دیا۔ پس شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا، کہ دیکھنے والے کو فرضی

تخیلات میں مبتلا کر دے۔ پس کسی شخص کو حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا، بیداری میں دیکھنا ہے کہ یہ حقیقی دیکھنا ہے کسی اور ذات کو دیکھنا نہیں۔ کیونکہ شیطان حضور کی صورت وشکل اختیار نہیں کر سکتا، نہ یہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اپنی صورت میں آئے اور دیکھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سمجھ بیٹھے۔ پس جو شخص سرکار کو خواب میں دیکھے خواہ کسی صورت میں دیکھے اسے ایسی تعبیر کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ کوئی اور وہم وخیال کرنے کی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیاوی صورت کے خلاف دیکھے جیسا کہ مبرک نے ذکر کیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

ازالہ شبہ

اگر یہ سوال کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیک وقت مختلف شکلوں میں بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے (اس کا کیا حل ہے؟) ہم کہتے ہیں اس کا تعلق دیکھنے والوں کے حال سے ہے، جسے دیکھ رہے ہیں اس کے حال سے نہیں، جیسا کہ آئینہ میں ہوتا ہے۔جس نے سرکار کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا آپ کی سنت تبسم پر عمل کر رہا ہے اور حال غضب میں دیکھتا ہے تو معاملہ برعکس ہے جس نے آپ کو ناقص دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ اس نے آپ کی سنت کی ناقص اتباع کی ہے مثلاً سبز شیشے کے پیچھے سفید پرندے کو دیکھنے والا، سبز رنگ میں دیکھتا ہے اسی پر قیاس کر لیجئے۔ یہ بات صاحب الازہار نے ذکر کی ہے جو انتہائی تحقیقی اور دقیق ہے۔ہاں! کبھی اس کا تعلق دیکھنے والے کی جگہ سے ہوتا ہے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے ایک حصہ میں اس طرح دیکھا گیا جیسے آپ وصال فرما چکے ہوں۔بعض عارفین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ تو اس قطعہ زمین کا مسجد میں شامل کیا جانا سنت کے مطابق نہیں ہوا۔ جب اس کی تحقیق اور تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ قطعہ غصب شدہ تھا۔پھر نبی علیہ السلام کے فرمان فقد رای الحق کے تحت فرمایا، یہ دیکھنا حق وصحیح ہے اس میں کوئی وہم یا باطل خیالات کا دخل نہیں۔ یہ بات کرمانی نے ذکر کی۔طیبی نے فرمایا الحق اس جگہ مصدر موکد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، حقیقی دیکھنا اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ایک روایت میں ایسے ہی الفاظ آئے ہیں۔زین العرب نے کہا حق باطل کی ضد ہے۔پس یہ مفعول مطلق ہے اصل عبارت اس طرح ہے فقد رای رویۃ الحق، مبرک نے کہا، کہا گیا کہ الحق مفعول بہ ہے، مجھے اس میں تامل ہے۔ختم۔شائد تامل کی وجہ یہ ہو کہ حق سے مراد باطل کی ضد لیا ہو۔لہٰذا یہ مفعول مطلق نہیں ہو سکتا ہاں یہ مراد لینا صحیح ہے حق سبحانہ مراد ہو مضاف مقدر مان کر یعنی

رَاٰیَ مَظْھَرَ الْحَقِّ یا مَظْھَرَہٗ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کا مظہر دیکھا، یا یہ کہ جس نے مجھے دیکھا وہ عنقریب اللہ سبحانہٗ کو دیکھے گا کیونکہ جس نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب جاگتے ہوئے سلامتی کے گھر (جنت) میں دیکھے گا۔اس سے لازم آیا کہ وہاں وہ اللہ کو دیکھے یہ بھی بعید نہیں کہ اس کا مطلب ہوا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب اللہ کو خواب میں دیکھے گا کہ میرا دیکھنا اس کے دیکھنے کا مقدمہ یا اس مقصد کے حصول کی بشارت ہے۔الخ

عارف باللہ سیدی صدرالدین قونوی نے ان چالیس احادیث کی شرح میں، جو اہل حقیقت کی زبان پر جاری ہیں، یہ شرح مکمل نہیں ہوسکی بلکہ ستائیس تک پہنچ کر ختم ہوگئی ہے۔فرمایا بیسویں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے مناسب نہیں کہ میری صورت اختیار کرے ایک روایت میں ہے ”شیطان میرا وجود نہیں بن سکتا۔“ ایک روایت میں ہے ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کہ شیطان میری شکل میں نظر نہیں آ سکتا۔“ اس راز کی تشریح اور اس کے معنی کی توضیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اس لئے حاضر ہوتے کہ حق تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کے جو احکام ہیں ان سے اپنے آپ کو متصف کریں اور اپنے اندر ان معانی کو منعکس کریں کیونکہ مقام رسالت اور جن لوگوں کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا ان کی راہنمائی اور ان کو حق کی دعوت ان سب کا تقاضا یہ تھا کہ آپ کی ذات میں حکم اور سلطنت کا ظہور ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسما میں ایک صفت ہدایت اور اس کا نام ہادی بھی ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دی:

اِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ترجمہ: آپ بے شک سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پس حضور علیہ السلام اسم الہادی کی صورت میں صفت ہدایت کے مظہر

ہیں۔جب کہ شیطان اسم المضل کا مظہر ہے اور صفت ضلالت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونوں متضاد ہیں۔ہم نے اس مفہوم کی تائید کرنے والی حدیثیں بھی ذکر کی ہیں۔ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے (اللہ سے) ابلیس سے ملاقات کا سوال کیا تاکہ اس کی صفات کو قریب سے دیکھیں چنانچہ اسے آپ کے سامنے حاضر کیا گیا فرشتوں نے حفاظت کے لئے حضور علیہ السلام کو گھیرے میں لے لیا تاکہ ابلیس آپ کے خلاف کسی برائی کا ارادہ نہ کرے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابلیس! جو بات تیرے پاس ہے، کہہ ڈال، اس نے کہا اے محمد! بیشک اللہ نے آپ کو ہدایت کے لئے پیدا کیا ہے، حالانکہ تیرے ہاتھ میں کوئی ہدایت نہیں اور مجھے گمراہی کے لئے پیدا کیا ہے حالانکہ گمراہی کا مجھے کوئی اختیار نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس نے سچ کہا، حالانکہ بڑا جھوٹا ہے۔(واللہ اعلم) اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت شیطان نبی علیہ السلام کی ضد ہے، اور دو ضدیں کبھی جمع نہیں ہوتیں، نہ ایک دوسرے کی صورت میں ظاہر ہوسکتی ہیں نیز نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔اب اگر شیطان آپ کی صورت میں ظاہر ہوسکے تو وہ تمام وثوق واعتماد ختم ہوجائے جس کو اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی میں پیدا کرتا ہے جو حضور علیہ السلام کے معجزات کا مشاہدہ کرتا ہے اس حکمت کے بنا پر اللہ تعالیٰ نے صورت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطانی مشابہت سے محفوظ فرمایا دیا۔

ایک مزیدار سوال: ابلیس کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی عظمت ہر عظیم کی عظمت سے بڑھ کر ہے کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی صورت میں آنے پر پابندی لگادی، اور خود حق تعالیٰ کئی لوگوں کو نظر آیا اور ان سے بات کی کہ میں حق ہوں جو اُن کی گمراہی کا سبب بنا، اور اس طرح کئی لوگ گمراہ ہوئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کا گمان کیا، اور یہ کہا کہ ہم نے حق سبحانہ تعالیٰ سے گفتگو کی ہے اور اس کی بات سنی ہے۔

اس کا جواب: میں کہتا ہوں کہ دونوں کے نظر آنے میں دو طرح کا فرق ہے۔ اول یہ کہ ہر عقل مند جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی متعین صورت نہیں جس سے شبہ پیدا نہ ہو سکے بخلاف نبی علیہ السلام کہ آپ کی معین ،معلوم اور نظر آنے والی صورت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وسعت کا تقاضا یہ ہے کہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے جیسا کہ اس گزشتہ حدیث کے ضمن میں تنبیہ گزر چکی ہے جس میں ابلیس اور نبی علیہ السلام کا مکالمہ ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ وہ بڑا جھوٹا ہے، رہے نبی علیہ السلام تو آپ میں صرف ہدایت کی صفت ہے جو اپنی صورت میں ظاہر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ آپ کی صورت کو شیطانی تمثیل سے بچایا جائے تا کہ اعتماد باقی رہے اور ہدایت کا مقصد ظاہر ہو اس شخص میں جس میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی ہدایت ظاہر کرنا چاہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو اس فرمان باری کا کیا مفہوم ہوگا؟

اِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ترجمہ: بے شک آپ سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پھر تو بعثت کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اسے سمجھ لیجئے۔ ہاں یہاں ایک کسوٹی اور دلیل ہے، ان دونوں پر تنبیہ کرنا ضروری ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

معیار صحت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ کو اس صورت میں دیکھے ،جس کا حلیہ نقل صحیح سے ثابت ہو۔ اسی بات کی طرف بعض روایات حدیث میں اشارہ ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے سرکار کو حقیقی حسین وجمیل صورت کے خلاف دیکھا اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں ۔مثلاً بہت لمبا قد دیکھا یا بہت چھوٹا قد دیکھا، یا زرد رنگ میں دیکھا یا بوڑھا، بہت گندم گوں وغیرہ۔ دیکھنے والے کا یقین ہے کہ میں نے آپ ہی کو دیکھا ہے کوئی دلیل نہیں جو چیز اسے نظر آرہی ہے وہ یا تو دیکھنے والے کے عقیدے کے مطابق صورت شرع ہے یا اس کا حال ہے یا اس کی صفت کا مظہر ہے یا کسی اسلامی حکم کی تصویر ہے یا اس جگہ کا اثر ہے جہاں دیکھنے والے نے خواب میں صورت دیکھی اور سمجھا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت ہے۔ ہم نے اس کا تجربہ خود بھی بہت کیا ہے اور دوسروں میں بھی اور اپنے شیوخ سے بھی بارہا ایسی باتیں سنی ہیں جو ہماری موید ہیں ان میں سے ایک یہ کہ ہمارے شیخ الاسلام اکمل محی الدین بن محمد علی بن العربی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سلسلہ میں ایک حکایت سنائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۸: ابن العربی کی حکایت

ایک مرتبہ بچپن میں اشبیلیہ کے جامع مسجد میں، جو اندلس (اسپین) کے شہروں میں سے ہے، انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور ایک کونے میں چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اس کے کئی سال بعد جب شیخ اللہ والوں کے راستے پر چل پڑے، حکومت اور جو کچھ دنیاوی مال پاس تھا سب کچھ ترک کر دیا، مصروف آخرت ہو گئے، اور اللہ نے فتوحات کے دروازے کھول دیے تو اتفاق سے اسی جامع مسجد میں اپنے شہر کے بعض اہل علم و فضل کے

ہمراہ داخل ہوئے کسی کام سے وہ ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے نکلنا چاہتے تھے، اوراس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص گذرگاہ بنا کرمسجدوں سے یوں گذرجائے اوردورکعت نفل ادانہ کرے، اورجس دروازے سے چاہے نکل جائے، ہم ساتھیوں کوبھی اسی طرح دروازوں والی مساجدکوگذرگاہ بنانے اوردورکعت نفل بھی ادانہ کرنے سے منع کرتے تھے۔فرمایا جب میں اپنے مذکورساتھیوں کے ہمراہ جامع مسجد میں داخل ہوا، میں نے کہاجب تک دونفل ادانہ کرلوں مسجد کوعبورنہیں کروں گا۔میرے ساتھی نے کہا آؤ اس کونے میں دونفل اداکرلواوراشارہ اس کونے کی طرف کیا، جہاں نبی علیہ السلام کووفات یافتہ اورکپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا تھا، لہٰذا میں نے اس جگہ نماز پڑھنا اچھانہیں سمجھا انہوں نے اس پر تعجب کیا اورکہا تم نے حق دیکھا ہے۔اب میں تمہیں اس کی تعبیر بتا تا ہوں۔جان لیجئے کہ وہ میرامقام میرا گھرتھابلادِمغرب کے حاکم نے جامع مسجد میں توسیع کاارادہ کیااورایک دیوارکوگرایااوراس کے پیچھے جومکان تھے انہیں مسجد میں داخل کرنے کے ارادے سے خریدلیا۔میرے مکان کے علاوہ کوئی مکان باقی نہیں رہا۔انہوں نے مجھ سے خریدنا چاہالیکن جتنی قیمت میں چاہتا تھا، اتنی انہوں نے نہ دی، میں نے بیچنے سے انکارکردیا، لیکن انہوں میری رضامندی کے بغیرہی جتنی قیمت میں چاہاوہ مکان لے لیا۔پس میں نے جن کو دیکھا ہے وہ نبی علیہ السلام نہیں ان کی شریعت ہے۔اس نسبت سے یہاں فوت ہوئے اورسودے کی صورت میں پردہ فرمالیا، وہ سودا درست نہ تھا بلکہ یہ غصب شدہ تھی۔ہاں اب میں تمہیں گواہ بنا کراپنا حق اہل اسلام کے لئے چھوڑتا ہوں پس آئیں اورنماز پڑھیں! ہم گئے اورمسجد میں نماز پڑھی اورپھراپنے کام کے لئے باہرنکل آئے۔یونہی علاقہ شام میں مجھ سے فرمایا کہ ایک نیک آدمی نے خواب میں نبی علیہ السلام کوتھپڑمارا (نعوذباللہ) پھرگھبراکر بیدارہوااورآپ کی جلالت شان کے پیش نظرجودیکھا تھااس سے دہشت زدہ ہوگیا۔بعض شیوخ کے

پاس آ کر اپنا خواب بیان کیا، شیخ نے اس سے کہا، تمہیں معلوم ہو کہ نبی علیہ السلام اس سے عظیم تر ہیں کہ تیرا، یا کسی اور کا آپ پر ہاتھ اٹھ سکے جو تو نے دیکھا وہ نبی علیہ السلام نہ تھے یہ آپ کی شرع تھی ،جس کے ایک حکم میں تو نے غلطی کی ہے، اور تیرے چہرے پر تھپڑ اس بات کی دلیل ہے کہ تو نے امر حرام اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔اس پر وہ شخص سراسیمہ ہو کر سوچنے لگا اور یہ نہ بتایا کہ میں نے کوئی حرام کیا ہے۔ ویسے دیندار آدمی تھا۔اس شخص نے شیخ کو اس تعبیر پر کوئی تہمت نہ لگائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیخ صحیح تعبیر کر رہے ہیں پس پریشان اور بوجھل دل کے ساتھ گھر لوٹا۔ بیوی نے اس سے پریشانی کا سبب پوچھا،تو اس نے اپنا خواب اور شیخ کی تعبیر اسے بتائی بیوی بہت حیران ہوئی اور اس نے توبہ کی اور کہنے لگی میں تجھے بتاتی ہوں ،تو نے قسم اٹھائی تھی کہ اگر میں تیرے فلاں جان پہچان والے کے گھر میں قدم رکھوں تو مجھے طلاق۔ میں ان کے دروازے سے گذرنے لگی انہوں نے مجھے قسمیں دیں۔ مجھے ان کے اصرار پر شرم آئی اور میں اندر چلی گئی اور ڈر کے مارے یہ ماجرا میں نے تجھ سے بیان نہ کیا اس لئے صورت حال چھپائے رکھی۔ اب اس شخص نے توبہ واستغفار کی اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں زاری کی۔ عورت نے عدت گزار کر از سر نو نکاح کیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نُوۡرٌ مِّنۡ نُّوۡرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۳۹: سقوط بغداد کا خواب

القونوی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ واقعہ کے بعد فرمایا کہ میں نے اس رات کو جس کی صبح میں بغداد پہنچا، سحری کے وقت نبی علیہ السلام کو کفن میں لپٹی لاش کی صورت میں دیکھا۔ کچھ لوگ اسے لے کر دوڑے جا رہے ہیں، سر مبارک کھلا تھا اور زلفیں زمین سے چھو رہی تھیں۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا یہ فوت ہو گئے ہیں اور ہم دفن کرنا چاہتے ہیں۔ میرے دل میں آیا کہ حضور علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، میں نے ان لوگوں سے کہا، مجھے تو آپ کا چہرۂ اقدس مرنے والوں کا سا نظر نہیں آتا۔ ذرا صبر کرو، بات کی تحقیق ہو جائے۔ میں منہ مبارک کے قریب ہوا، تو مجھے ہلکا پھلکا سانس محسوس ہوا۔ میں ان پر چلایا اور ان کو اس ارادے سے منع کیا۔ اب میں سخت گھبراہٹ میں بیدار ہو گیا تو مجھے چونکہ یہ مسئلہ معلوم تھا اور بارہا اس کا تجربہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا میں سمجھ گیا کہ یہ عالم اسلام میں کسی بڑے حادثہ کی مثال ہے، جب یہ بات پھیلی کہ مغل (منگول) بغداد کی طرف بڑھ رہے ہیں تو مجھے محسوس ہوا کہ بغداد نرغے میں آ گیا ہے میں نے وہ تاریخ نوٹ کر لی، پس ایک سے زیادہ اخباری جنہوں نے اپنی آنکھوں سے واقعہ دیکھا تھا، آ موجود ہوئے، اور انہوں نے بتایا کہ اسی دن بغداد پر حملہ ہوا تھا، پس

خواب کی تعبیر صحیح ہوگئی، میں نے ثقہ لوگوں سے اس بارے میں جو سنا اور کئی بار مجھے خود جو تجربات ہوئے ہیں، یا دوسرے لوگوں کو، اگر یہ سب کچھ ذکر کروں تو بات طویل ہوجائے۔ میں نے محض نمونہ اور تنبیہ کے طور پر کچھ بیان کر دیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

وجہ اشتباہ

سالکین کی ایک جماعت پر اللہ تعالیٰ کا طریقہ جن وجوہات سے مشتبہ ہوگیا ہے ہم ان اسباب کو ذکر کر آئے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیال کے مطابق حضور علیہ السلام کو دیکھا اور آپ نے ان کو کئی باتوں کی خبر دی مگر خبر کے مطابق وہ امور واقع

پذیر نہ ہوئے، پھر جب میں نے ان سے نظر آنے والی صورت کا حلیہ پوچھا اورانہوں نے مجھے بتایا تو معلوم ہوا کہ یہ حلیہ اصل صورت مبارکہ کے خلاف ہے میں نے ان کو اس کا سبب بتادیا اور خبردار کردیا تو وہ خوش ہوگئے اور متنبہ ہوگئے۔ جس طرح ہم نے اس قسم کا تجربہ کیا ہے، اسی طرح ہمارا یہ بھی تجربہ ہے کہ جس کسی نے سرکار کو اصل صورت میں دیکھا اور اس کو خبر دی جو بھی دی، وہ خبر کبھی غلط نہ ہوئی نہ تبدیل بلکہ ہم نے اسے ایک روشن نص پایا جسے ہم نے آپ سے روایت بھی کردیا۔ خدائے یکتا کا شکر ہے۔

اس کے بعد قونوی نے طویل و دقیق کلام کیا ہے، عالم مثال کی حقیقت اور خواب میں لوگوں کے ایک دوسرے کو دیکھنے کے متعلق اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ دیکھنا کئی قسم کا اور مناسبات کے مطابق الگ الگ نوعیت کا ہوتا ہے اور اس بیان میں ہمارے مقصود کی جو بات ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دنیا میں لوگوں کا دوسرے سے صورتوں میں جمع ہونا اور عالم بالا میں ارواح کے ساتھ جمع ہونا کبھی بیداری اور کبھی خواب میں۔ اس کا مضبوط تر سبب مناسبت اور کئی باتوں میں یکسانیت کا پایا جانا ہے۔ کثرت اجتماع اور قلت اجتماع کا دارو مدار آثار کی مناسبت کی قوت وضعف پر ہے کیونکہ دو ذاتوں میں کبھی صفات، احوال اور افعال، تینوں میں مناسبت ہوتی ہے اور کبھی صرف افعال میں۔ اگر اس درجہ میں کوئی دوسرا وصف بھی اس میں مل جائے تو نسبت اور قوی ہوجائے گی۔ اگر اس کے ساتھ مناسبت ذاتی کو بھی فرض کرلیا جائے تو نسبت مکمل ہوگئی پس جس آدمی کی نسبت کاملین یعنی انبیاء، اولیاء کی ارواح سے ثابت ہوگئی وہ جب چاہے ان سے مل جائے خواب میں خواہ بیداری میں۔ فرمایا یہ حال ہم نے اپنے شیخ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ میں کئی سال تک دیکھا ہم نے ان میں سے بعض احوال دوسرے لوگوں میں بھی دیکھے ہیں۔ رہے شیخ رضی اللہ عنہ، سو وہ انبیاء اولیاء اور گزرے ہوئے دیگر لوگوں کی ارواح سے جب چاہیں ملاقات کرلیتے تھے اس ملاقات کی

تین صورتیں ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۰: ارواح سے ملاقات کے تین مراتب

(۱) اگر چاہے تو اپنی روحانیت کو اس دنیا میں اتار لے اور اس کو مجسم کر کے مثالی صورت میں محسوس کرے جو حسی و حقیقی صورت سے مشابہ ہو جو دنیا میں اسے حاصل تھی۔ اس میں ذرہ بھر کمی نہ ہو۔

(۲) اگر چاہے تو اسے خواب میں حاضر کر لے۔

(۳) اور اگر چاہے تو اپنی شکل ختم کر کے اس میں مل جائے، بایں طور کہ اس کا ذاتی مقام عالم بالا سے متعین ہو۔

اس مناسبت ثانیہ کے مطابق جو اس نظر آنے والی صورت اور بعض افلاک کے درمیان ہے اور اس مناسبت کے اس فلک کو دوسرے افلاک اور دوسری کائنات سے ہے اور یہ حال جو میں نے ذکر کیا ہے ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ کے تصرف سے ملا ہے۔ یہ وراثت نبوی کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ اسی کی طرف اللہ کے اس ارشاد میں اشارہ ہے کہ ’’جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھ لو۔‘‘ آخر تک۔ اگر نبی علیہ السلام ان نبیوں سے ملاقات نہ کر سکتے تو اس فرمان کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ سو ایسی ملاقات کو بعید نہ سمجھ، کہ کسی کمزور تاویل کا سہارا ڈھونڈتا پھرے کہ تیرے علاوہ، بخدا ایک سے زیادہ ان لوگوں نے یہ اور اس جیسی کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ صدر قونوی کا کلام ختم ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۱: شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن العربی کا ارشاد

شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ نے ''فتوحات مکیہ'' کے باب نمبر ۳۶۳ میں فرمایا:

''میں نے تمام نبیوں اور رسولوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور ان میں سے صرف قوم عاد کی طرف بھیجے گئے نبی حضرت ہود علیہ السلام سے ہم کلام ہوا، اور کسی سے کلام نہیں کر سکا، میں نے تمام مسلمانوں کو بھی اپنی آنکھ سے دیکھا جو ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے سامنے ایک میدان میں، دو مختلف وقتوں میں ظاہر فرمایا۔ میں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، ان سب کے ساتھ رہا اور ان سے بہرہ مند ہوا۔ ان میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی شامل تھے جن کے سامنے میں نے قرآن پڑھا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے سامنے موجود تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے مجھے علم کشف علم ایضاح اور رات دن بدلنے کا علم عطا فرمایا۔ جب مجھے یہ حاصل ہوا تو رات ختم ہوگئی اور تمام وقت دن ہی رہا۔ سو میرے لئے نہ سورج غروب ہوا نہ طلوع۔ یہ کشف میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اطلاع تھی، کہ آخرت میں میرے لئے کوئی بدبختی نہیں، ہود علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا جو انہوں نے مجھے سمجھا دیا۔ مجھے یوں لگا جیسے حضرت میرے اسی زمانہ میں موجود ہیں اور سمجھا رہے ہیں اور میں رسولوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، ہود اور داؤد علیہم السلام کے ساتھ رہا۔ باقیوں کو دیکھا تو ہے۔ ان کے ساتھ نہیں رہا۔'' الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۲: سیدی عبدالکریم الجبلی کا ارشاد

عارف باللہ سیدی عبدالکریم الجبلی نے اپنی کتاب الانسان الکامل کے ۶۰ ویں باب میں فرمایا:

''جان لیجئے اللہ تیری حفاظت فرمائے، کہ انسان کامل وہ قطب (کیل) ہے جس پر افلاک وجود ابتدائے آفرینش سے آخر تک گردش کر رہے ہیں اور وہ ابتدائے وجود میں ابد آلاباد تک ایک ہی ہے پھر آگے اس کی متعلقہ شاخیں ہیں ایک شاخ کے اعتبار سے اس کا ایک نام ہے اور دوسری شاخ کے اعتبار سے دوسرا۔ پس اس کا اصل نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کی کنیت ابوالقاسم اس کی صفت عبداللہ اور لقب شمس الدین ہے۔ پھر دوسرے متعلقات کے اعتبار سے اس کے کئی نام ہیں، اور ہر زمانہ میں اس کا مناسب حال ایک نام ہوتا ہے۔ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں، اس وقت سرکار، میرے شیخ، شیخ شرف

الدین اسماعیل الجبرتی کی صورت میں تھے مجھے معلوم تھا کہ یہ نبی علیہ السلام ہیں اور یہ بھی جانتا تھا کہ یہ (شکل) شیخ (میں) ہیں۔ یہ ان مشاہدات میں سے ایک ہے جو میں نے مقام زبید میں ۷۹۶ھ کو دیکھے۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

اس کا راز

اس کا راز یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ہر صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ پس صاحب ادب حضور علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھتا ہے جو صورت محمد یہ ہے اور جو آپ کو حیات ظاہری میں حاصل تھی تو وہ اسے اسم محمد سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی اور صورت

میں دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، تو پھر اسی نام سے موسوم کرتا ہے۔ پس وہ نام حقیقت محمد یہ پر ہی بولا جاتا ہے، تم دیکھتے نہیں کہ جب حضور علیہ السلام شبلی رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہوئے تو شبلی نے اپنے شاگرد سے کہا:

اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

شاگرد بھی صاحب کشف تھا اس نے پہچان لیا اور کہا:

اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کوئی غلط بات نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کسی کو خواب میں دیکھتا ہے اور کشف کا کمتر درجہ یہ ہے کہ خواب میں جو کچھ دیکھا وہ بیداری میں بھی ممکن ہو، لیکن خواب اور کشف میں فرق ہے یہ ہے کہ خواب میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو شکل دیکھتا ہے، اس کو جاگتے ہوئے حقیقت محمد یہ کا نام نہیں دے سکتا اس لیے کہ عالم مثال کی تعبیر تو ہو سکتی ہے کہ جس شخص کو خواب میں دیکھا، اسے بیداری کی صورت محمد یہ سے تعبیر کر لیا۔ لیکن کشف میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ جب کشف میں صورت محمد یہ تمہارے سامنے کسی اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو گی تو تم پر یہ بھی لازم ہو گا کہ حقیقت محمد یہ پر اس صورت کا نام چسپاں کرو، اور تم پر یہ بھی لازم ہو گا کہ صورت والے کا اس طرح ادب کرو، جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب کرتے ہو کیونکہ کشف نے تمہیں یہ بتا یا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس صورت میں ظہور پذیر ہیں۔ لہٰذا جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوئے تو اب تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس سے اب بھی وہی معاملہ کرو جو اس سے پہلے کرتے تھے پھر ہرگز ہرگز میری گفتگو سے مسئلہ تناسخ کا وہم نہ کر بیٹھنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

اسے تناسخ نہ سمجھ لینا

اللہ کی پناہ ،رسول اللہ کی پناہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ میری یہ مراد ہو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر صورت میں ظاہر ہونے کی طاقت ہے کہ آپ ان صورتوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی سنت جاریہ یہی ہے کہ ہر زمانہ میں، جو جلیل القدر شخصیت ہوتی ہے اس کی صورت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں تا کہ ایسے لوگوں کی شان بلند اور میلان درست ہو۔ یہ حضرات ظاہر میں سرکار کے خلفاء ہیں اور حضور علیہ السلام باطن میں ان کی حقیقت ہیں۔ الجبلی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ سیوطی کا ارشاد

شیخ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تنویر الحلك فی امکان رؤیة النبی والملك میں فرماتے ہیں:

یہ سوال بکثرت کیا جاتا ہے کہ ارباب احوال کو حضور علیہ السلام کا دیدار ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس زمانہ کے بعض لوگ جن کو کوئی علمی مقام حاصل نہیں، نہایت مبالغہ سے اس کا انکار کرتے ہیں اور اس کے محال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لہٰذا میں نے اس سلسلہ میں یہ رسالہ لکھا ہے اور اس کی ابتدا اس صحیح حدیث سے کرتے ہیں، جو اس موضوع پر، امام بخاری امام مسلم، اور امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔

طبرانی نے ایسی ہی روایت حضرت مالک بن عبداللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ اسی کے مثل دارمی نے ابوقتادہ سے نقل کی ہے۔ علماء فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام کے فرمان فسیرانی فی الیقظۃ میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے عنقریب قیامت کے دن مجھے دیکھ لے گا، اس پر اعتراض کیا گیا ہے پھر اس خصوصیت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ قیامت کے دن آپ کی تمام امت آپ کا دیدار کرے گی وہ بھی جنہوں نے دنیا میں آپ کو خواب میں دیکھا اور وہ بھی جنہوں نے نہ دیکھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کی ظاہری زندگی میں ایمان لائے لیکن دولت دیدار سے مشرف نہ ہوسکے کہ آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ ایسے لوگوں کو بشارت دی گئی ہے کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے ضرور سرکار کو دیکھیں گے۔ ایک قوم نے کہا یہ فرمان اپنے ظاہر پر ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا، وہ اپنے سر کی آنکھوں سے بیداری میں بھی آپ کی زیارت کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دل کی آنکھوں سے بیداری میں بھی آپ کی زیارت کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا کہ دل کی آنکھ سے۔ یہ دونوں باتیں قاضی ابوبکر ابن العربی نے بیان کیں۔ سیوطی نے ابن ابی جمرہ المداخل لابن الحاج کے مذکورہ حوالہ جات کے بعد فرمایا قاضی شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البارزی نے کتاب عری

الایمان میں کہا، بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا:

الانبیاء بعد ما قُبِضُوا رُدَّتْ الیھم اَرْوَاحُھُمْ فَھُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ کَالشھداء وقد رای النبی ﷺ لیلۃ المعراج جماعۃ منھم واخبروا خَبَرَ صِدْقٍ ان صلاتنا معروضۃ علیہ وان سلامنا یبلغہ وان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل لحوم الانبیاء۔

ترجمہ: انبیاے کرام کی روحیں قبض کرنے کے بعد پھر ان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں جیسے شہید، اور نبی علیہ السلام نے معراج کی رات ان کی ایک جماعت کو دیکھا اور انہوں نے آپ کو سچی خبر دی، بے شک ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے اور بے شک ہمارا سلام آپ کو پہنچتا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے گوشت کھانے حرام کر دیے ہیں۔

البارزی نے کہا ہمارے زمانے اور پہلے زمانے کے اولیاء کی ایک جماعت سے سنایا گیا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد بیداری میں زندہ دیکھا۔ سیوطی نے اپنے رسالہ میں شیخ صفی الدین بن ابی منصور، اور شیخ عفیف الدین الیافعی نے ''روض الریاحین'' میں شیخ کبیر، قدوۃ الشیوخ العارفین، برکت اہل زمانہ ابوعبداللہ قرشی کے متعلق لکھا ہے کہ جب مصر کے علاقہ میں بہت بڑا قحط پڑا، اور آپ نے علاقہ شام کا سفر کیا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کا استقبال کیا (گذشتہ قصہ کے آخر تک) پھر فرمایا یافعی نے کہا یہ کہنا کہ خلیل علیہ السلام میرے سامنے آ گئے، حق بات ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو کاملین کے ان احوال سے ناواقف ہے، جن میں زمین و آسمان کی عظیم الشان کائنات کا مشاہدہ کرتے اور انبیاء کو مردہ حالت میں نہیں زندہ دیکھتے ہیں جیسے نبی علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو زمین میں دیکھا پھر ان کو اور انبیاء کی ایک جماعت کو آسمانوں پر بھی دیکھا اور ان سے گفتگو کی آواز سنی۔ یہ بھی ثابت ہے کہ انبیاء کے لئے جو کچھ بطور معجزہ جائز ہیں اولیاء کے لئے وہی کچھ بطور کرامت جائز ہے بشرطیکہ تحدی نہ ہو۔ فرمایا شیخ سراج الدین بن الملقن

نے طبقات الاولیاء میں شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی کے حالات میں لکھا ہے کہ نہر ملک عراق میں ایک بستی ہے کہ وہ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے خواب و بیداری میں مشرف ہوتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ میرے اکثر افعال حضور علیہ السلام کے حکم سے متعلق ہیں کچھ خواب میں کچھ بیداری میں۔ خواب کا ایک واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک رات میں سرکار ابد قرار کو سترہ مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ فرمایا، خلیفہ! تجھے مبارک ہو کہ کئی اولیاء میری زیارت کی حسرت میں مر گئے۔ خلیفہ! میں تجھے استغفار نہ بتاؤں جس سے تو دعا مانگا کرے؟ پھر یہ کلمات ان کو سکھائے:

اللّٰهم ان حسناتي من عطائك وسيّاٰتي من قضائك فجد بما انعمت على ما قضيت وامح ذالك بذلك جليت ان تطاع الا باذنك اوتعصى الا بعلمك اللهم ماعصيتك حين عصيتك استخفافا بحقك ولا استحانة بعذابك بكن لسابقة سبق بها علمك فالتوبة اليك والمغفرة لديك۔

ترجمہ: الٰہی! بے شک میری نیکیاں تیری عطا سے ہیں اور میری برائیاں تیری قضا سے ہیں، پس جن نعمتوں کا میرے حق میں تو نے فیصلہ کر دیا ہے وہ عطا فرما، ان کو ان سے مٹا دے۔ تو اس سے برتر ہے کہ تیری اطاعت تیرے حکم کے بغیر کی جائے یا تیری نافرمانی تیرے علم کے بغیر کی جائے۔ الٰہی! جب بھی میں نے تیری نافرمانی کی۔ تیرے حق کو گھٹیا سمجھ کر اور تیرے عذاب کو معمولی سمجھ کر نہیں بلکہ اسی شدنی کے بنا پر، جس کا فیصلہ تیرے علم میں پہلے سے ہو چکا تھا۔ پس توبہ تیری طرف اور بخشش تیرے پاس ہے۔

شیخ عبدالغفار بن نواح القومی نے ''کتاب التوحید'' میں شیخ ابو یحیٰ ابو عبید اللہ اسوانی مقیم اخیم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کو ہر وقت دیکھا کرتے تھے یہاں تک لمحہ بہ لمحہ سرکار کی خبریں بتایا کرتے تھے۔ ''کتاب التوحید میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیخ ابو العباس المرسی کو حضور علیہ السلام سے ملاپ اور قرب

حاصل رہتا تھا ، جب سرکار ہم کلام ہوتے ۔شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ نے الطائف المنن میں کہا کہ ایک شخص نے شیخ ابوالعباس المرسی سے کہا ، میرے آقا ، اپنی اس ہتھیلی سے اپنے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے کہا بخدا میں نے یہ ہاتھ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا ہے (یہ بات غیر شرعی اور متکبرانہ ہے ۔مترجم) شیخ صفی الدین ابن ابوالمنصور نے اپنے رسالہ میں اور شیخ عبدالغفار نے التوحید میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن الونائی نے کہا ہمیں شیخ ابوالعباس طنجی نے خبر دی ہے کہ میں سیدی احمد الرفاعی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا میں تمہارا شیخ نہیں ، تمہارے شیخ عبدالرحیم ہیں ، جو مقام قنا میں مقیم ہیں ۔تم ان کے پاس جاؤ۔ میں نے قنا کی راہ لی اور شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا ، رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں ۔ انہوں نے کہا ، بیت المقدس کی طرف چلو ، تاکہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانو ، میں بیت المقدس کی طرف چل پڑا ، میں نے جب قدم رکھا تو کیا دیکھا کہ آسمان ، زمین اور عرش و کرسی رسول اللہ ﷺ سے بھرے ہوئے ہیں ۔میں شیخ کی خدمت میں واپس آیا ، شیخ نے فرمایا ، تم نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا ؟ میں نے کہا جی ہاں ۔فرمایا تمہاری طریقت کامل ہوئی ، اقطاب اقطاب نہیں بنتے ، اوتاد اوتاد نہیں بنتے اور اولیاء اولیاء نہیں بنتے ، جب تک رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہ کرلیں ۔شیخ صفی الدین کہتے ہیں میں نے شیخ جلیل کبیر ابو عبداللہ القرطبی کو دیکھا جو شیخ قرشی کے جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے اکثر مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور حضور علیہ السلام سے رابطہ رکھتے تھے ۔جواب لیتے سلام عرض کرتے ، ان کو حضور علیہ السلام نے ملک کامل کے نام خط دے کر مصر روانہ کیا انہوں نے خط پہنچایا اور واپس مدینہ طیبہ آگئے ۔الیافعی نے ''روض الریاحین'' میں لکھا ہے کہ مجھے بعض حضرات نے بتایا کہ وہ خانہ کعبہ کے گرد فرشتوں اور نبیوں کو دیکھتے ہیں اور اکثر یہ منظر جمعرات پیر کی رات کو نظر آتا ہے ۔میرے سامنے بہت سے انبیائے کرام کا نام لیا ، اور یہ بھی کہا

کہ میں نے خانہ کعبہ کے گرد ہر نبی کو مخصوص مقام پر بیٹھے دیکھا ہے اور ان کے ہمراہ رشتہ دار، اہل وعیال اور صحابہ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد اتنی تعداد میں اولیاء جمع ہوتے ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ ہی ان کی تعداد جانے۔ اتنی تعداد باقی تمام نبیوں کے گرد جمع نہیں ہوتی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۳: محفل انبیاء

اور یہ بھی بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل واولاد کعبۃ اللہ کے دروازے کے بالمقابل مقام ابراہیم پر بیٹھتے ہیں، موسیٰ اور نبیوں کی ایک جماعت

علیہم السلام رکن یمانی و شامی کے درمیان اورعیسیٰ علیہ السلام اوران کے پیروکاروں کی ایک جماعت حجر کی طرف بیٹھتے ہیں۔ ہمارے نبی علیہ السلام کوصحابہ کرام اہل بیت اوراولیائے امت کے ہمراہ رکن یمانی کے پاس بیٹھے دیکھا۔

ایک ولی کی حکایت ہے کہ ایک فقیہ نے ایک حدیث بیان کی، ولی نے کہا یہ حدیث غلط ہے۔فقیہ نے کہا تجھے کیا معلوم؟ اس نے کہا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرے سر پر کھڑے فرمارہے ہیں میں نے یہ بات نہیں کہی۔مذکورہ بالا بیان کے بعد سیوطی فرماتے ہیں بعض مجموعوں میں ہے کہ سیدی احمد رفاعی جب حجرۂ نبوی (روضہ اقدس) کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ پڑھتے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تَقْبَلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ
حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: دوری کی حالت میں میں اپنی روح کوبھیجتا تھا کہ میری طرف سے نائب بن کرزمین بوسی کرے اور یہ جسم کی باری ہے جو حاضر ہے۔اپنا دست کرم بڑھائیے کہ میرے ہونٹ اپنا حصہ وصول کریں۔

پس دست اقدس روضہ انور سے باہر نکلااورانہوں نے اسے بوسہ دیا۔

فرمایااس حکایت کو بیان کرنے والے بعض حضرات نے اس پراتنااضافہ کیا کہ تمام حاضرین نے اسے دیکھا حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مقدس کوروح مع جسم کے دیکھنا ممتنع نہیں۔اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحیں قبض ہونے کے بعددوبارہ لوٹائی گئی ہیں اوران کوقبروں سے نکل کر کائنات بالاوپست میں تصرف کی اجازت ہے۔

امام بیہقی نے حیاۃالانبیاء کے موضوع پرایک جزکتاب تالیف کی ہے

دلائل نبوت میں فرمایا، انبیاے کرام اپنے رب کے حضور ایسے زندہ ہیں جیسے شہداء۔
استاذ ابو منصور عبد القاہر بن طاہر بغدادی نے کہا کہ ہمارے محقق متکلمین اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں، اپنی امت کی اطاعت سے خوش ہوتے ہیں، گنہگاروں کے گناہوں سے غمزدہ ہوتے ہیں، اور جو امتی آپ پر سلام بھیجے وہ آپ کو پہنچتا ہے فرمایا کہ انبیاے کرام نہ بوسیدہ ہوتے ہیں نہ زمین ان کے جسم کا کوئی حصہ کھا سکتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے میں فوت ہوئے حالانکہ ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے ان کو چوتھے (صحیح یہ ہے کہ چھٹے) آسمان پر دیکھا یونہی آپ نے آدم اور ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا (بلکہ بیت المقدس میں سب کو دیکھا اور سب کی امامت فرمائی) جب ہمارے سامنے صحیح اصل موجود ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نبی علیہ السلام بھی اپنی وفات کے بعد زندہ ہو گئے اور وہ بدستور نبی ہیں۔ الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۴: حقیقت موت

امام قرطبی نے تذکرہ میں حدیث صعقہ کے بیان میں اپنے شیخ کا یہ قول نقل فرمایا کہ موت عدم محض نہیں، یہ تو محض ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ شہدا اپنی شہادت اور موت کے بعد بھی زندہ ہوتے اور رزق پاتے ہیں، خوش ہوتے اور مبارک باد حاصل کرتے ہیں اور یہ دنیا میں زندہ لوگوں کی صفت ہے۔ جب شہدا کے لئے یہ سب کچھ ہے تو انبیاے کرام اس کے بطریق اولیٰ مستحق ہوئے۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ زمین انبیاے کرام کے جسموں کو کھاتی نہیں اور یہ بھی کہ نبی علیہ السلام، معراج کی رات تمام نبیوں سے بیت المقدس میں اور آسمانوں پر ملے ہیں اور آپ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور سرکار نے یہ خبر بھی دی ہے کہ جو مسلمان آپ پر سلام بھیجے آپ اس کا جواب دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام واقعات سے قطعی طور پر یہ حقیقت سامنے آگئی کہ انبیاء کرام کی موت کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں کہ ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے اگرچہ زندہ موجود ہیں۔ یہی حال ہے فرشتوں کی زندگی کا، کہ وہ زندہ موجود ہیں، مگر ان کو صرف یہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے مشرف فرمایا۔ الخ

ابو یعلی نے اپنی مسند اور بیہقی نے کتاب حیاۃ الانبیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ''نبی زندہ ہوتے ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، انبیائے کرام چالیس دن کے بعد چھوڑے نہیں جاتے ہیں لیکن وہ اللہ کے حضور نماز پڑھتے ہیں اور صور پھونکنے تک پڑھتے

رہیں گے۔سفیان ثوری نے اپنی جامع میں فرمایا، ہمارے ایک شیخ نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاتا یہاں تک کہ اٹھالیا جاتا ہے۔ بیہقی نے کہا اس بنا پر تمام نبیوں کا ایک حال ہوجاتا ہے جہاں اللہ ان کو ٹھہرائے وہاں ٹھہرتے ہیں۔امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں سفیان ثوری عن المقدام عن السعید ابن المسیب فرمایا کہ کوئی نبی زمین پر چالیس دن سے زائد (بعد وفات) نہیں رہا۔ابو مقدام کا نام ثابت بن ہرمز کوفی تھا۔ یہ صالح کے استاذ تھے۔ابن حبان نے اپنی تاریخ ،طبرانی نے الکبیر اور ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو نبی وفات پاتا ہے وہ اپنی قبر میں صرف چالیس دن تک رہتا ہے۔ امام الحرمین نے النہایہ میں اور الرافعی نے شرح میں کہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے حضور اس سے معزز تر ہوں کہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔امام الحرمین نے اس پر اضافہ کیا ہے کہ دو دن سے زائد۔ابوالحسن بن زاعونی حنبلی نے اپنی ایک تصنیف میں یہ حدیث نقل ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو آدھے دن سے زیادہ اس کی قبر میں نہیں چھوڑتا۔امام بدرالدین بن الصاحب نے اپنے تذکرہ میں فصل نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخ میں زندگی کے بارے میں اس کی دلیل مشائخ کی تصریح اور قرآن کریم کی اس آیت سے اشارہ ہے: ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ پس یہ حالت یعنی موت کے بعد حیات برزخی تو ہر شہید کو حاصل ہے، اور ان کی حالت دوسروں سے اعلیٰ ہوتی ہے خصوصاً برزخ میں۔

اور کسی امتی کا مرتبہ نبی علیہ السلام سے بڑھ کر نہیں بلکہ ان کو بھی یہ مقام حاصل ہوتا ہے تو نبی کے تزکیہ اور غلامی سے۔ نیز وہ اس مقام کے مستحق ہوئے ہیں تو صرف شہادت کی بنا پر، اور شہادت سرکار علیہ السلام کو اعلیٰ مرتبہ کی حاصل ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا شب معراج میں سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام پر گزرا، تو وہ

اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ حیات موسیٰ علیہ السلام کے ثبوت میں یہ صحیح حدیث ہے کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے اور اس طرح کی صفات روح کے لئے ثابت نہیں ہوتیں۔ یہ جسم کی صفات ہیں پھر قبر کی تخصیص بھی جسم کے لئے ہو سکتی ہے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ نبیوں کہ روحیں جسموں کے ہمراہ قبر میں مقید ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی روحیں جنت میں ہوتی ہیں۔ حدیث ابن عباس میں آتا ہے کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ چلے، ایک وادی سے گزرے، آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ ہم نے کہا وادی ازرق، فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کانوں میں انگلیاں ٹھونسے، اللہ کی پناہ لیتے ہیں، تلبیہ پڑھتے ہیں اس وادی میں سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے چلتے ایک گھاٹی پر آئے، فرمایا گویا میں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان پر صوف کا جبہ ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اس وادی میں چلے آ رہے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

یہاں یہ سوال کیا گیا ہے کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حج وتلبیہ کا ذکر کیسے فرمایا۔ وہ تو دوسرے جہان میں ہیں جو دار العمل نہیں۔اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ شہیدا پنے رب کے حضور زندہ اور رزق حاصل کرتے ہیں پس یہ کوئی بعید نہیں کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور جہاں تک ہو سکے اللہ کا قرب حاصل کریں اگر چہ وہ اس جہاں (برزخ) میں (بھی) ہیں۔ مگر اس دنیا میں بھی ہیں، جو دار العمل ہے یہاں تک کہ جب یہ دنیا فنا ہوئی اور دوسری دنیا آگئی جو دار الجزا ہے،تو عمل بھی ختم۔ یہ الفاظ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں تو جب قاضی عیاض کہتے ہیں کہ وہ اپنے اجسام کے ساتھ حج کرتے اور قبروں سے جدا ہوتے ہیں تو نبی علیہ السلام کے اپنی قبر سے جدا ہونے کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟ ان تمام منقولہ عبارات اور احادیث کے مجموعے سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نبی علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور تصرف فرماتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حاصل مبحث

اور زمین و آسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں بالکل اسی شکل وصورت میں جو وصال سے پہلے آپ کو حاصل تھی اس میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں ہوئی ، اور آپ آنکھوں سے اسی طرح اوجھل ہیں جیسے روح وجسم کے ساتھ زندہ فرشتے۔ پس جب اللہ کسی بندے پر کرم نوازی کرتے ہوئے پردہ اٹھانا اور محبوب کا دیدار کروانا چاہتا ہے تو وہ بندہ سرکار کو حقیقی صورت میں دیکھتا ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ اور یہ کہنا کہ مثال دیکھی ہے تو اس کا نہ کوئی داعیہ ہے نہ سبب۔ سیوطی کی کتاب تنویر الحلك کی عبارت ختم ہوئی۔ میں نے ایک ناقل سے یہ عبارت نقل کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۵: امام قسطلانی کا ارشاد

علامہ قسطلانی نے المواھب اللدنیہ میں طویل کلام کے بعد جس کا اکثر حصہ سیوطی وغیرہ کے مذکورہ کلام کے ضمن میں گزر چکا ہے، فرمایا کہ شیخ ابن ابو منصور نے اپنے رسالہ میں فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابو العباس قسطلانی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، احمد! اللہ نے تمہاری دستگیری فرمائی۔ شیخ ابو السعود کہتے میں اپنے شیخ ابو العباس اور دوسرے اولیاے مصر کی زیارت کیا کرتا تھا پھر جب یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور میں مصروف ہو گیا تو مجھ پر بندشیں کھل گئیں اب نبی علیہ السلام کے سوا میرا کوئی شیخ نہیں رہا اور یہ بزرگ ہر نماز کے بعد حضو علیہ السلام سے مصافحہ کرتے تھے۔ شیخ ابو العباس الحرار کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سرکار اولیاء کے لئے ولایت کے منشور لکھ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ میرے بھائی محمد کے

لئے بھی ایک منشور تحریر فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لیے اس طرح نہیں لکھتے جیسے میرے بھائی کے لئے لکھا؟ فرمایا میرا پیروکار ہونا چاہتے ہو؟ اصل لفظ طرقی تھا جو اندلس کے زبان میں پیروکار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ ان صاحب کا مقام اور تھا۔ المواہب میں امام غزالی کی کتاب المنقذ من الضلال کی عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا، سیدی علی وفا کا نبی علیہ السلام کو دیکھنا بیداری میں تھا ہاں وہ جو شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ نے لطائف المنن شیخ ابوالعباس المرسی کی حکایت لکھی ہے، کہ وہ شیخ ابوالحسن شاذلی کے ہمراہ جمعہ کی رات ستائیسویں رمضان قیروان میں تھے پھر ان کے ہمراہ جامع مسجد گئے، آگے لمبی حکایت ہے یہاں تک کہ فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اے علی! اپنے کپڑوں کو میل سے پاک کر، ہر لمحہ اللہ کی مدد سے حصہ پاؤ گے۔ آخر تک۔ اس میں خواب کا بھی احتمال ہے۔ اسی طرح شیخ قطب الدین قسطلانی کا یہ کہنا کہ میں مدینہ منورہ میں ابوعبداللہ محمد بن عمر یوسف قرطبی سے پڑھا کرتا تھا کہ ایک دن میں تنہائی میں ان کے پاس آیا، اس وقت میں نوعمر تھا آپ باہر تشریف لے آئے اور مجھے فرمایا تجھے یہ ادب کس نے سکھایا اور برا بھلا فرمایا کہا میں شکستہ خاطر چلا گیا۔ مسجد نبوی میں داخل ہوکر نبی علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ گیا، میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک شیخ تشریف لائے اور فرمایا اٹھو، تمہارا ایسا سفارشی آ گیا ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔"

اس سے ملتی جلتی شیخ عبدالقادر جیلانی کی حکایت (بھی) ہے جسے شیخ سہروردی نے عوارف المعارف میں نقل کیا ہے کہ میں نے اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک نبی علیہ السلام نے شادی کا حکم نہیں دیا۔ امام شعرانی نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے مقدمہ میں فرمایا، سیدی علی الخواص فرمایا کرتے تھے، کسی بندے کو عارفین کے راستے پر چلنا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک دونوں جہاں کی نعمتوں سے بے پرواہ نہ ہو جائے اور سوائے اللہ کے اس کا کوئی محبوب نہ ہو اور اس کا کامل

وارث ہوگا۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے یہ طریقہ سیدی ابراہیم متبولی کے واسطہ سے نبی علیہ السلام سے اختیار کیا اور کبھی فرماتے کہ یہ طریقہ میں نے اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ نبی علیہ السلام کو محاسن اخلاق میں ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، اور ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق دراصل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے اخلاق تھے کیونکہ حضور تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۶: فیض حاصل کرنے کی صورت

اولیاء کے نبی علیہ السلام سے فیض حاصل کرنے کی یہ صورت ہے کہ ان کی روحیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات کرتی ہیں، یہ ملاقات جسمانی

نہیں، روحانی ہوتی ہے۔ پس ان کا اجتماع حضور علیہ السلام سے ویسا نہیں جیسا صحابہ کرام کا تھا۔ اسے سمجھو۔ سیدی ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کا مقام کامل نہیں ہوتا، جب تک رسول اللہ ﷺ سے میل میلاپ اور ہر معاملہ میں سرکار کی طرف اسی طرح رجوع نہ ہو جس طرح شاگرد کا استاذ کی طرف ہوتا ہے۔ فرمایا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سیدی محمد غمری نے جب مصر میں اپنا دار العلوم اور مسجد تعمیر کی تو اس کی کسی واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی، سرکار نے فرمایا تعمیر کرو، اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بالواسطہ اجازت حصول کمال سے پہلے تھی یا حضور علیہ السلام سے شرم و حیا کی بنا پر تھی بالواسطہ اجازت چاہی۔ ویسے ان کے مرتبہ و مقام کے لائق یہی صورت تھی، بے شک وہ کمال میں مشہور تھے۔

سیدی یاقوت عرشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں نے بالمشافہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سے علم و ادب حاصل کیا ہے، اس سے تمام کیفیت پوچھو، اگر کہے میں نے ایسا نور دیکھا جس نے مشرق و مغرب کو نورانیت سے بھر دیا تھا۔ میں نے ایک کہنے والے کو اس نور میں سے یہ کہتے سنا، جو میرے ظاہر و باطن میں تھا کسی خاص جہت میں محدود نہ تھا۔ غور سے میرے رسول اور میرے نبی کا حکم سن، ایسے آدمی کی تصدیق کرو، ورنہ مفتری جھوٹا ہے۔ الخ

تو معلوم ہوا کہ بلا واسطہ حضور علیہ السلام سے حاصل کرنے کا مقام بہت معزز و مکرم مقام ہے، اسے ہر شخص نہیں پا سکتا۔ میں سیدی علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا، فقیر اور رسول اللہ ﷺ سے بلا واسطہ فیض حاصل کرنے میں دو لاکھ چوہتر ہزار نو سو ننانوے مقام ہیں۔ ان کی اصل ایک لاکھ مقام اور ان کے خاص ایک ہزار مقام ہیں۔ سو جو شخص اس تمام مقامات کو طے نہ کر لے، اس کا مذکورہ طریقہ سے فیض یاب ہونا درست نہیں۔ سیدی ابراہیم متبولی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ دنیا میں ہم پانچ آدمی ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی شیخ نہیں:

(۱) الجعیدی یعنی وہ خود (۲) ابومدین (۳) شیخ عبدالرحیم القناوی (۴) شیخ ابوالسعود بن العشائر (۵) شیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میرے بھائی جان لو، کہ اب مصر میں ظاہری فقراء میں سے مجھے اپنے سوا دوسرا کوئی فقیر ایسا معلوم نہیں جس کا واسطہ رسول اللہ ﷺ تک مجھ سے زیادہ قریب ہو، میرے اور حضور علیہ السلام کے درمیان صرف دو آدمیوں کا واسطہ ہے۔ اول سیدی علی الخواص، دوم سیدی ابراہیم المتبولی۔ پس وہ تمام اخلاق کاملہ جو اُن دو بزرگوں کے حوالہ سے اس کتاب میں مذکور ہیں، وہ سب یا تو صراحۃً حضور علیہ السلام سے حاصل کیے گئے ہیں یا اشارۃً جیسا کہ مجھے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، اور مجھے شیخ ابوالفضل الاحمدی نے بتایا کہ سیدی علی اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک رسول اللہ ﷺ سے بلاواسطہ فیض یاب نہیں ہوئے۔ پس اس طریق سے میرے اور حضور علیہ السلام کے درمیان صرف ایک آدمی کا واسطہ ہے۔ یہ معاملہ میری بالمصافحہ سند سے مشابہ ہے کہ میں نے شیخ ابراہیم قیروانی سے مصافحہ کیا انہوں نے مکہ معظّمہ میں شریف ساوی سے مصافحہ کیا، انہوں نے ان بعض جنوں سے مصافحہ کیا تھا، جنہوں نے حضور علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ پس میرے اور نبی علیہ السلام کے درمیان تین واسطے ہیں۔'' پھر اسی کتاب کے پانچویں باب میں شیخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے جو انعام واکرام فرمایا، اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجھے سرکار دوعالم ﷺ سے شدید قربت حاصل ہے اور اکثر اوقات میرے اور حضور علیہ السلام کی قبر اقدس کے درمیان والی مسافت لپیٹ دی جاتی ہے یہاں تک کہ بسا اوقات میں مصر میں ہوتے ہوئے بھی سرکار کے روضۂ اقدس پر ہاتھ رکھ کر اس طرح ہم کلام ہوتا ہوں جیسے انسان اپنے ساتھی سے باتیں کرتا ہے۔ یہ مقام چکھے بغیر سمجھ میں نہیں آتا، جو اس مقام سے ناآشنا ہے، اکثر انکار کر دیتا ہی ع

ذوق ایں می نشاسی بخدا تانہ چشی

ترجمہ: (انسان اپنے دل کے تابع ہوتا ہے کہ دل جسم کے تابع ہوتا ہے) یہ ذوق جب تک خدا نہ چکھائے۔ چکھا نہیں جا سکتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۷: فرمان حضرت مسیح علیہ السلام

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ انسان کا دل اس کے مال کے ساتھ ہوتا ہے پس اپنے حال آسمان میں رکھو کہ تمہارے دل آسمان میں رہیں۔ یعنی مال صدقہ کر دو کہ آسمان کی طرف چڑھ جائے اور وہاں تم اس کا اجر و ثواب دیکھو۔

سیدی شیخ ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جنت الفردوس
یارسول اللہ ﷺ لمحہ بھر کے لئے بھی میری نظر سے اوجھل ہوجائیں یا ایک سال
بھی مقام عرفات میں میرا وقوف فوت ہوجائے (حج نہ کرسکوں) میں اپنے کو مردہ
میں شمار نہ کروں۔ شعرانی فرماتے ہیں بھائی! فقراء کے ایسے دعوے تسلیم کرلو، اور
جب تک شریعت صراحۃً منع نہ کرے، انکار نہ کر، اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص ان
کے کسی مقام کا انکار کرے اس پر منزل تک پہنچنا حرام ہوجاتا ہے۔ اس کو سمجھ لو،
اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ پروردگار جہان کے لئے ہیں۔ شعرانی رضی اللہ عنہ نے
اپنی کتاب المیزان الکبریٰ کے مقدمہ میں فرمایا، سیدی علی الخواص رضی اللہ
عنہ فرمایا کرتے تھے، اہل کشف کے نزدیک ائمہ مجتہدین کے اقوال میں سے کوئی
قول کبھی قطعاً شریعت سے باہر نہیں نکل سکتا تو خود ان کے شریعت کے خلاف ہونا
کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ جب کہ ان کو اپنے اقوال کے قرآن وسنت اور اقوال صحابہ
سے دلائل معلوم ہیں، کشف صحیح بھی ہے اور ان کی ارواح رسول اللہ ﷺ کی روح
مبارک سے ملاقات کرتی ہیں، اور دلائل نہ ملیں تو سرکار سے سوال کر کے تسلی کر
لیتے ہیں کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا قول ہے یا نہیں؟ جاگتے ہوئے بالمشافہ۔ ان
شرائط کے ساتھ جو اہل کشف میں مشہور ہیں، یونہی علمائے کرام قرآن وسنت سے
جو مسائل استنباط فرماتے ہیں ان کو اپنی کتابوں میں لکھنے اور مرتب کرنے سے
پہلے سرکار سے پوچھتے ہیں تاکہ اللہ کے ہاں سرخرو ہوں کہ یارسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم ہم نے فلاں آیت سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے اور فلاں حدیث سے یہ مفہوم
لیا ہے آپ کو یہ پسند ہے یا نہیں؟ پھر آپ کے فرمان یا اشارے کے مطابق عمل
کرتے۔ ہم نے ائمہ مجتہدین کے کشف کا جو ذکر کیا ہے اور روحانی طور پر ان کا نبی
علیہ السلام سے ملنے کا بیان کیا ہے اگر اس میں کوئی شخص توقف کرے تو ہم اس سے
کہیں گے کہ یہ سب یقینا کرامات اولیاء ہیں۔ اب اگر ائمہ مجتہدین اولیاء نہ تھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۸: منکر سے سوال

تو پھر روئے زمین پر کبھی کوئی ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ ائمہ مجتہدین سے یقینا کمتر درجے کے اولیاء کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بکثرت اولیاء اللہ سے ملاقات کرتے تھے اوران کے ہم زمانہ لوگ اس سلسلہ میں ان کی تصدیق کرتے تھے مثلاً سیدی شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ ابومدین مغربی، سیدی ابوالسعود ابن ابی العشائر، سیدی شیخ ابراہیم وسوقی، سید شیخ ابوالحسن شاذلی، سیدی ابوالعباس مرسی، سیدی شیخ ابراہیم متبولی، سیدی شیخ جلال الدین سیوطی، سیدی شیخ احمد زلوی بجیری اور ایک جماعت جن کو میں نے کتاب طبقات الاولیاء میں ذکر کیا ہے، میں نے علامہ جلال

الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا ہے جوانہوں نے ایک ایسا شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جا کر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۴۹: علامہ سیوطی سے بادشاہ سے سفارش کرنے کی درخواست اور آپ کی معذرت

اے میرے بھائی! جان لے کہ اب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں، اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور علیہ السلام کے حجاب میں ہونے

کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور علیہ السلام کی حدیث شریف کے خدمت گاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان احادیث کی تصحیح کے لئے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے اور بے شک یہ فائدہ میرے بھائی تیرے فائدہ سے زیادہ بہتر ہے۔

فرمایا شیخ جلال الدین سیوطی کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سیدی محمد بن زین، مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے، جب وہ حج کے لیے گئے تو سرکار نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔ ان کو یہ مقام ہمیشہ حاصل رہا۔ یہاں تک کہ سخراویہ کے ایک شخص نے حاکم شہر کے پاس جا کر سفارش کرنے کی ان سے درخواست کی۔ جب آپ حاکم کے پاس گئے تو اس نے آپ کو اپنے قالین پر بٹھایا پھر دیدار نہیں ہوا۔ پھر عرصہ تک رسول اللہ ﷺ سے دیدار کی درخواست کرتے رہے، یہاں تک کہ سرکار کی شان میں شعر کہے، تو دور سے زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا میری زیارت بھی چاہتے ہو اور ظالموں کے ہمراہ قالین پر بھی بیٹھتے ہو! تمہارے لئے اس کی کوئی سبیل نہیں۔ اس کے بعد ہمیں یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ تا وقت وفات ان کو دیدار ہوا ہو۔ ہم کو شیخ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد شیخ ابوالعباس المرسی وغیرہ کی بات پہنچی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر حضور علیہ السلام لمحہ بھر بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں، تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہیں کرتے۔ پس جب ایک عام ولی کا یہ کہنا ہے تو ائمہ مجتہدین تو اس مقام کے بطریق اولیٰ حقدار ہیں۔ میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

شعرانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیہ کے مقدمہ العہود الکبریٰ میں فرمایا، میرے بھائی! جان لو کہ جب حقیقت میں رسول اللہ ﷺ اپنی تمام امت اجابت کے شیخ و مرشد

ہیں، تو ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش موجود ہے کہ کتاب وسنت میں جتنے وعدے مذکور ہیں، وہ آپ نے ہم سب افراد امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیے ہیں کیونکہ جب سرکار نے صحابہ کرام کو کسی امر، ترغیب یا ترہیب سے خطاب فرمایا تو عمومی طور پر قیامت تک وہ حکم تمام امت کو شامل ہے۔ پس ہمارے شیخ حقیقی آپ ہی ہیں۔ خواہ شیخ کے واسطہ سے ہو یا بغیر واسطہ۔ مثلاً وہ اولیاء جنہوں نے بیداری میں ان شرائط کے ساتھ سرکار کی زیارت کی جو قوم کے نزدیک معتبر ہیں۔ تو الحمد للہ میں نے اس مقام پر فائز کئی حضرات سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے۔ مثلاً سید علی الخواص، شیخ محمد العدل، شیخ محمد بن عثمان، شیخ جلال الدین سیوطی اوران جیسے حضرات ،اللہ ان سب سے راضی ہو۔ پھر مرحوم کتاب مذکور کے عہد ثانی میں فرماتے ہیں کہ حضوعلیہ السلام کی طرف سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ ہم اپنے تمام اقوال ،افعال اورعقائد میں سنت محمدیہ کی پیروی کریں۔ اوراگر کسی مسئلے کی کتاب سنت واجماع یا قیاس سے ہمیں دلیل نہ ملے تو اس پر عمل نہ کریں جب تک دیکھ نہ لیں۔ اگر اس بات کو بعض علماء نے مستحسن قرار دیا ہے تو ہم نبی علیہ السلام سے اس بارے میں اجازت مانگیں گے پھر ہم اس عالم کا ادب کرتے ہوئے اس بات پر عمل کریں گے۔ یہ سب شریعت مطہرہ میں بدعت سے بچنے کے لئے ہے کہ کہیں یہ شخص بھی بدعتی اور گمراہ کن ائمہ میں سے نہ ہو۔ میں نے خود بعض لوگوں کے اس قول پر سرکار سے مشورہ لیا کہ نمازی کو سجدہ سہو میں یہ الفاظ پڑھنے چاہئیں: سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنَامُ وَلَا یَسْھُوْ (وہ پاک ہے جو نہ سوئے نہ بھولے) سو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اچھا ہے۔

پھر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ نبی علیہ السلام سے اجازت بھی آدمی کے حسب حال ہوتی ہے۔ جب وہ کام کرنا چاہتا ہے اگر ان لوگوں میں سے جنہیں سرکار کا قرب بیداری میں اور بالمشافہ حاصل ہے، جیسا کہ اہل کشف کا مقام ہے تو اجازت بھی اسی حال میں لے۔ ورنہ دل سے اجازت مانگے اور انتظار کرے کہ

اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اس کام کو اچھا یا برا ہونے کے متعلق کیا ڈالتا ہے پھر اس عہد کے متعلق فرمایا میرے بھائی اپنے آئینہ دل کو میل و زنگ سے صاف کر کے اور تمام ذلیل کاموں سے اپنے اپ کو محفوظ رکھ کر کام کرتے جاؤ کہ کوئی ایسی فضیلت تم میں سے نہ رہے جو بارگاہ خداوندی میں یا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی سے تمہیں مانع ہو۔ اب اگر تم کثرت سے سرکار پر درود بھیجتے رہو، تو امید کامل ہے کہ حضور علیہ السلام کے مقام مشاہدہ تک رسائی حاصل کرلو گے۔ یہی طریقہ شیخ نور الدین شونی، شیخ احمد زوّادی، شیخ احمد بن داؤد منزلاوی، اور مشائخ یمن کی ایک جماعت کا کہ ان میں سے ہر ایک ہمیشہ نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود وسلام پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے اور جس وقت چاہے سرکار سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتا ہے اور جس کو یہ ملاقات حاصل نہ ہو تو جان لے کہ اس نے مطلوبہ تعداد میں درود سلام بکثرت نہ بھیجا کہ یہ مقام حاصل کر سکے۔ مجھے شیخ زوّاوی نے بتایا کہ انہیں نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات نہ ہوتی یہاں تک کہ سال بھر پابندی سے درود وسلام پڑھتے رہے اور ہر روز تیس ہزار بار پڑھتے۔ میں نے علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور علیہ السلام سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابو مدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالعشائر، سیدی ابراہیم المتبولی۔ اور یہ شیخ جلال الدین سیوطی ہیں، فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستر مرتبہ ملاقات کی ہے، رہے سیدی ابراہیم متبولی تو ان کی حاضری کا تو شمار ہی نہیں کیونکہ وہ ہر حال میں سرکار سے ملاقات کرتے تھے اور کہا کرتے کہ میرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کوئی مرشد ہے ہی نہیں۔ شیخ ابوالعباس المرسی کہا کرتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک لمحہ بھی میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔

جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہم نشینی کا مقام بہت بلند ہے۔ایک شخص سیدی علی مرصفی کے پاس آیا۔میں بھی حاضر تھا، کہنے لگا حضور میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ جب چاہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بیداری میں دیکھ لوں،فرمایا بیٹے! بندے اوراس مقام کے درمیان دولاکھ سینتالیس ہزار مقام ہیں۔ بیٹا! تم بات کرتے ہو، ہماری مراد صرف ان میں سے دس مقام ہیں پس اس مدعی کو پتہ نہ چلا کہ کیا کہے اور شرمندہ ہوا، اس کو جان لے!اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ چلائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نُوۡرٌ مِّنۡ نُّوۡرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۰: مکہ اور مدینہ کا ادب واحترام

یونہی کتاب مذکور میں مسجد میں زیادہ بیٹھنے کے بیان میں فرمایا۔سیدی محمد عنان

نے مجھے بتایا، سیدی ابوعباس عمری کے معاصر اولیاء نے آپ کے ہمراہ حج کیا۔ اللہ ہمیں ان کی برکتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ان میں سے مصر کے پندرہ اولیاء اور قرّ ابھی تھے۔انہوں نے آپ سے کہا، آقا! آپ کا طریقہ کیا ہے؟ مکہ جائیں گے یا مدینہ؟ فرمایا تم میں سے جو مکہ یا مدینہ کا ادب کرسکتا ہے وہ جائے انہوں نے کہا مکہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ ان لوگوں کی صفات پر ہو جو بارگاہ رب العزت میں باریابی پاتے ہیں، مثلاً انبیائے کرام، اولیاء، ملائکہ۔ اور وہاں کی مدت قیام میں کوئی ایسی خصلت ظاہر نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے تو جب اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ خصلت کا ارتکاب کیا، پھر کیا ادب رہا۔انہوں نے کہا مدینہ کا کیا ادب ہے؟ فرمایا اس کا ادب بھی، ادب مکہ کی طرح ہے، ذرا اس میں یہ اضافہ کرلے کہ کسی حال میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی جائے یہاں تک کہ عمامہ چھوٹا رکھے جو کچھ ہاتھ آئے صدقہ کردے، مدینہ منورہ میں صرف اس بات کا درس دے جو صراحتہً شریعت سے ثابت ہو۔قیاس اور رائے کا مسئلہ بیان نہ کرے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ادب ہے، کہ آپ کے حضور کسی اور بات کی بجز آپ کے مشورہ کے نہ کی جائے۔اگر اہل صفا میں سے ہے تو ہر قیاسی اور رائے والے مسئلہ میں آپ سے مشورہ لے اور جب آپ کا اشارہ ہو وہ کرے بشرطیکہ آپ کا کلام بیداری میں صراحتہً سنے۔جیسے شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا حال تھا۔فرماتے ہیں میں نے ایسی متعدد احادیث کی سرکار سے تصحیح کی ہے جن کو بعض حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے۔پس میں نے اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کا قول لیا کہ میرے نزدیک سرکار کے فرمان میں کوئی شک نہ رہا۔اور میرے نزدیک وہ صحیح شرعی مسئلہ ہوگیا جس پر میں عمل کرتا ہوں اگرچہ اس بات میں علمائے کرام اپنے قواعد کے پیش نظر میری نہ مانیں ان تمام مشائخ نے کہا ہم میں سے تو تمہارے بتائے ہوئے آداب پر کوئی بھی عمل نہیں کرسکتا اور اس میں وہ تمام سیدی ابوالعباس کے ہمراہ واپس ہوگئے۔ان میں سیدی محمد بن داؤد، سیدی محمد

العدل، سیدی محمد ابوبکر الحدیدی، شیخ ابن الجمال اور شیخ عبدالقادر وشطوطی شامل تھے مجھے میرے شیخ، شیخ ابوامین الدین امام جامع مسجد الغمری نے جو اُن کے ساتھ حج پر گئے تھے۔ بتایا کہ سیدی عبدالقادر الاشطوطی حرم مدینہ میں داخل نہیں ہوئے جب سے حج کے دن شروع ہوئے، صرف باب السلام کی دہلیز پر زیارت کے لئے اپنا رخسار رکھا یہاں تک کہ سب چل پڑے اور ان کو حالت استغراق میں اٹھالائے۔ پھر اس وقت ہوش میں آئے جب بیر علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔

پھر حضور علیہ السلام پر بکثرت درود وسلام پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا، ایک مرتبہ مجھ سے شیخ احمد الزواوی نے کہا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں ہماری مجلسیں جمتی ہیں اور ہم صحابہ کرام کی طرف سرکار کی صحبت میں رہنے لگتے ہیں اور آپ سے دینی مسائل اور ان احادیث کے متعلق سوال کرتے ہیں جن کو ہمارے ہاں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس ہم آپ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں، جب تک یہ مقام ہمیں حاصل نہ ہوجائے، ہم آپ پر بکثرت درود وسلام بھیجنے والے ہیں، پھر اس عہد میں فرماتے ہیں کہ ہم گذشتہ عہود کے شروع میں یہ بات ذکر کرآئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی برزخی زندگی کے لئے ہم بڑی پاکیزگی وصفائی کے محتاج ہیں تاکہ آدمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کی صورت پیدا ہو، اگر کسی میں بری خصلت ہو جس کے ظاہر ہونے سے دنیا وآخرت میں شرمساری ہو وہ سرکار کی صحبت کا قابل نہیں چاہے جن وانس کی عبادت اپنے اندر جمع کرلے، جیسے منافقین کو صحبت نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ یہی حال کافروں کی تلاوت قرآن کا ہے کہ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے۔ الخ

علامہ شیخ علی اجہوری مالکی اپنی ضخیم کتاب النور الوھاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج کے آخر میں فرماتے ہیں۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ کیا کوئی شخص بیداری میں نبی علیہ السلام کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟ یونہی اگر وہ دور دراز

علاقوں کے رہنے والے مختلف لوگ بیک وقت حضور علیہ السلام کے دیکھنے کا دعویٰ کریں تو کیا ان کی تصدیق کی جائے گی یا نہیں؟ کیونکہ جب ایک خاص وقت میں انتہائی مشرق میں رہنے والا شخص سرکار کو دیکھتا ہے تو اسی وقت انتہائی مغرب میں رہنے والا شخص کیسے دیکھ سکتا ہے؟

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۱: مختلف اشخاص کو آن واحد میں مختلف مقامات پر شرف دیدار

یہ بھی سوال کیا گیا کہ آیا ایک ہی وقت میں، مختلف مقامات میں، زیارت سے مشرف ہونے والے لوگ مختلف صفات میں دیکھ سکتے ہیں؟ میں نے ان

الفاظ سے ان کا جواب دیا ہے ۔ الحمدللہ رب العالمین حضور علیہ السلام کی بیداری میں زیارت سے مشرف ہونا، جسے اللہ نے اس سعادت کے لیے چنا، ایک حقیقت ہے جس میں شبہ نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ احوال صالحین سے باخبر لوگوں پر یا جن کو ان سے واسطہ رہا ہے یہ حقیقت روشن ہے۔ جیسے علم ضروری ہوتا ہے۔

پھر ابن حجر ہیتمی، المدخل لابن الحاج، شعرانی اور سیوطی رحمہم اللہ کے مذکورہ بالا اقوال نقل کر کے فرماتے ہیں، الحمدللہ میں نے ایک جماعت ایسے لوگوں کی دیکھی ہے جن کو بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ میں نے یہ سب کچھ ان کی زبانی سنا ہے ان میں سے ایک ہمارے شیخ عارف باللہ اپنے زمانہ میں شیخ الطائف المالکیہ، شیخ محمد البنوفری ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا جن میں ہمارے شیخ عارف باللہ شیخ علی خمصانی المعروف حشیش ان کو یہ سعادت کئی مرتبہ حاصل ہوئی اس کی صداقت پر روشن دلائل ہیں، جو یقین کا فائدہ دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے شیخ نورالدین قلصمی اور ان کے شیخ عارف باللہ تعالیٰ شیخ احمد احمدی ہیں۔ مجھے ان سے متعدد مرتبہ شرف ملاقات حاصل ہوا ہے اور انہوں نے مجھے دعائیں دیں اور سچے لوگوں میں سے بعض قابل وثوق لوگوں نے مجھے بتایا کہ شیخ مذکور اکثر اوقات میں بیداری میں سرکار کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے اور کہا گیا کہ ان کے شاگردوں میں سے ایک نے ان کے سامنے ایک ایسے شخص کا سوال کیا جو نبی علیہ السلام کی بکثرت بیداری میں زیارت کا مدعی تھا۔ شیخ نے اس کی تصدیق کی، اس شخص نے کہا آپ ہمیں نہیں بتاتے کہ آپ کو نبی علیہ السلام کی بحالت بیداری میں زیارت ہوتی ہے،، فرمایا جو شخص ہمیشہ دھوپ میں رہے وہ سورج کی کیا بات کرے اسے سمجھو! جب سچے اور نیک لوگوں کی ایک جماعت اس بات کا دعویٰ کرے کہ انہوں نے آن واحد میں، مختلف، دور و دراز علاقوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں زیارت کی ہے تو وہ سچ ہی کہتے ہیں۔

کیونکہ عالم وجود میں سرکار سورج کی طرح ہیں تو جیسے سورج کو مشرق و مغرب والے

آن واحد میں دیکھتے ہیں، سرکار کا بھی یہی حال ہے۔اسی بات کی طرف محققین کی جماعت گئی ہے ،جن میں ہمارے ائمہ میں سے شہاب القرافی بھی شامل ہیں، جنہوں نے صوفیاء کے حوالہ سے ایک بحث نقل کی ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے۔ بعض لوگوں نے ان کے کلام کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔فرمایا خواب میں نظر آنے والی سرکار کی مثال ہے۔تو اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیک وقت بیداری میں دو یا زیادہ مقامات پر کیسے نظر آ سکتے ہیں، کیونکہ نظر آنے والی دو یا زیادہ مثالیں ہیں۔مشکل یہ ہے کہ ایک ذات بیک وقت دو مکانوں میں موجود ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۲: صوفیاء کی توجیہہ

صوفیائے کرام نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ نبی علیہ السلام سورج کی طرح ہیں جو ایک جگہ ہوتے ہوئے متعدد مقامات سے نظر آتا ہے وہ کسی ایسے محدود مکان میں نہیں جو آسمانوں کے اندر ہو، بلکہ یہ ان سب سے بلند ہے اگر سورج مکان میں محدود ہوتا تو دوسرے مکان والے اسے نہ دیکھ سکتے، جب کہ نبی علیہ السلام محدود مکان میں سے نظر آتے ہیں اور آپ کو دوسرے مکان والے دیکھتے ہیں لہٰذا سرکار کا نظر آنا سورج کے نظر آنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جب تک یہ بات تسلیم نہ کی جائے ایک حد میں محدود سورج کو دوسری حد والے دیکھ سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السلام ایسے دو یا زیادہ مقامات سے دیکھے جاسکتے ہیں جو محدود ہوں، جب کہ کسی اور کے سامنے وہ مقامات حجاب بن جائیں گے۔ اور کوئی دوسرا (نبی علیہ السلام کی حمایت کے بغیر) ایک حد سے دوسری حد میں نظر نہیں آسکتا، سورج میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔ الخ

اس پر الزرکشی نے اعتراض کیا ہے۔ الاجھوری کہتے ہیں، کبھی کہا جاتا ہے کہ صوفیاء کی مراد حضور علیہ السلام سورج کی طرح ہیں سے یہ ہے کہ ہر ایک سرکار کو دیکھ سکتا ہے۔ اس لحاظ سے سورج کی طرح نہیں کہ سورج کے آگے جب کوئی شے حائل ہوجائے وہ نظر نہیں آتا بخلاف نبی علیہ السلام کے، کہ آپ کے سامنے کوئی پردہ حائل نہیں ہوسکتا۔ اور ہر ایک آپ کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ کمال آپ کو خرق عادت کے طور پر حاصل ہے اور اس میں آپ کی عزت افزائی ہے، پس آپ اس لحاظ سے سورج کی طرح نہیں۔ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے وجود سے دنیا کو اس طرح بھر دیا ہے جیسے سورج کی روشنی نے۔ اسی طرف اشارہ کیا ہے عارف باللہ سیدی تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری صاحب الحکم وغیرہ نے۔ جیسا کہ ان کے بعض تلامذہ نے لکھا ہے کہ میں حج پر گیا

جب طواف کر رہا تھا تو شیخ کو دیکھا میں نے سوچا طواف سے فارغ ہو جائیں تو سلام کروں۔ جب فارغ ہوئے تو نظروں سے غائب ہو گئے اور میں نہ دیکھ سکا پھر میں نے عرفات میں اسی طرح دیکھا، وہاں بھی وہی صورت ہوئی باقی مقامات میں بھی ایسا ہوا۔ میں واپس قاہرہ آیا تو شیخ کے بارے میں دریافت کیا، مجھے بتایا گیا کہ وہ بالکل خیریت سے ہیں، میں نے پوچھا کہیں سفر پر گئے تھے لوگوں نے کہا نہیں، میں نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور کہا جناب! میں نے آپ کو دیکھا تھا اور ساری بات بتائی۔ فرمایا اے بھائی! بڑا آدمی کائنات کو اپنے وجود سے بھر دیتا ہے۔ قطب اگر پتھر کو بلائے تو وہ جواب دے۔ الخ پھر جب بزرگ آدمی کا یہ حال ہے تو سید المرسلین تو اس کے زیادہ مستحق ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۳: جماعت کا آن واحد میں دیدار سے مشرف ہونا

رہا ایک جماعت کا بیک وقت مختلف صفات میں آپ کا دیدار کرنا، سو یہ ممکن، بلکہ واقعہ ہے اس میں کوئی اچنبھا نہیں کیونکہ ہر ایک کے دیکھنے کا آلہ اس کے مرتبہ ومقام کے مطابق مختلف ہے۔ اس کی مثال آئینے کی سی ہے کبھی چھوٹا، کبھی بڑا، کبھی ٹیڑھا، کبھی بہت صاف کبھی اس کے علاوہ، اسی کے مطابق ایک ہی صورت آئینہ میں مختلف ہوجاتی ہے۔ سو وہ چھوٹے آئینے میں چھوٹی اور بڑے میں بڑی، ٹیڑھے میں ٹیڑھی اور سیدھے میں سیدھی، بہت شفاف میں بہت شفاف اور کم میں کم شفاف نظر آتی ہے اس پر غور کرو۔

سوال: یہ سوال نہ کیا جائے کہ بعض لوگ آپ کو اسی وقت سفید رنگ میں دیکھتے ہیں اور بعض سیاہ میں دیکھتے ہیں، یونہی بعض بوڑھی عمر میں دیکھتے ہیں، بعض جوان حالت میں۔ حالانکہ حسی آئینے میں تو سفید کالا یا اس کے برعکس یونہی بوڑھا جوان یا اس کے برعکس نظر نہیں آتا (پھر یہ تشبیہ کیسی؟)

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو دیکھنے کا آئینہ، حسی آئینے سے اس بات میں قدرے مختلف ہے کیونکہ آپ کو دیکھنے والے آئینہ قلب میں کوئی ایسی صفت پیدا ہوتی ہے جو اس اختلاف کے مقتضی ہوتی ہے مثلاً ایمان وعبادت کا اجروثواب یا اس کے برعکس (کفر ومعصیت کا وبال) لہٰذا یہ ہر طرح سے، حسی آئینے کی طرح نہیں بلکہ بعض صفات میں حسی آئینے کی طرح ہے کیوں کہ آئینے میں سفید صورت سیاہ یا سیاہ صورت سفید، یا جوان کی بوڑھی یا بوڑھے کی جوان صورت تو نظر نہیں آتی۔ حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی آپ کو جوان دیکھتا ہے اور دوسرا بوڑھا۔ وغیرہ معراج الاجھوری کی عبارت ختم ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۴: فتاویٰ خلیلی کی شاندار عبارت

استاذ علامہ شیخ محمد خلیلی مدفون بیت المقدس کے فتاویٰ میں اس سوال کے جواب میں ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کو بیداری یا خواب میں دیکھتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ کیا وہ حقیقت میں آپ کی ہی ذات بابرکات کو ہی دیکھتا ہے؟ اس کا کیا حکم ہے کہ دو شخص بیک وقت آپ کو دیکھتے ہیں حالانکہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ فرمایا حفاظ رحمہم اللہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ نیند یا بیداری میں حضور علیہ السلام کا دیدار جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا دیکھنے والا آپ کی ذات شریفہ کو حقیقۃً دیکھتا ہے، یا ایسی مثال دیکھتا ہے، جو ذات اقدس کی خبر دیتی ہے؟ پہلے قول کی طرف ایک جماعت گئی ہے اور دوسرے قول کی طرف امام غزالی، الیافعی اور دوسرے گئے ہیں۔ پہلی جماعت کی دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام چراغ ہدایت، ظلمتوں کی روشنی، اور معارف کے سورج ہیں۔ تو، جیسے چراغ

اورسورج کی روشنی دور سے نظر آتی ہے اور سورج کی ٹکیہ اپنی خصوصیات وعوارض کے ساتھ نظر آتی ہے، یونہی سرکار کا جسم کریم اور بدن شریف ہے۔پس روضۂ اقدس سے آپ کی جدائی اور لحد انور کا سرکار سے خالی ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کے سامنے سے پردے چاک کردیتا ہے اور رکاوٹ ہٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ آپ کو دیکھ لیتا ہے، حالانکہ سرکار اپنی جگہ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اس بنا پر یہ بھی ممکن ہے کہ آن واحد اور ایک جگہ میں آپ کو دو ایسے آدمی دیکھیں جن میں سے ایک مشرق میں ہو، اور دوسرا مغرب میں۔ان پردوں کو اتنا شفاف کردیا جائے کہ ان کے پس پردہ چیز چھپ نہ سکے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

محل نزاع

القرافی رحمہ اللہ نے فرمایا محل نزاع اس وقت ہے جب ایک دیکھنے والا آپ کو اپنے گھر میں مشرق میں اور دوسرا اسی وقت اپنے گھر میں جو مغرب میں واقع ہے دیکھے کہ گھر میں صرف سورج کی شعاعیں نظر آتی ہیں۔ رہی ٹکیہ سو وہ اپنے مدار میں ہے اگر دیکھنے والا اس کا احاطہ کرلے تو پھر اسی وقت دوسری جگہ اس کا ہونا محال ہے تو لازم ہے کہ دوسری ٹکیہ کو مثال کہا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

اکابر صوفیہ

اکابر صوفیاء کی ایک جماعت نے عالم مثالی کا قول کیا ہے۔ برابر ہے کہ

حضور علیہ السلام کی اصل صورت مبارکہ کے موافق ہو یا نہ ہو کیونکہ سرکار کی حقیقی صورت کے خلاف جو کچھ نظر آتا ہے وہ اصل دیکھنے والی کی اپنی صورت ہے جو حضور علیہ السلام کی صورتِ مثالی میں منقش ہو رہی ہے، جو دونوں صورتوں کے لئے آئینہ کی طرح ہے، بعض لوگوں نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب خواب میں حضور علیہ السلام کو اصل صورت وصفت میں دیکھے تو کسی تعبیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ بصورت دیگر تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ دیداران دونوں صورتوں میں سرکار کا ہی ہوتا ہے۔ یہ بات عموماً اتفاقی ہے کہ شیطان یہاں وسوسہ انداز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ دیکھنا حق ہے کہ ان صورتوں میں نظر آنا اللہ کی طرف سے ہے۔ جس نے بڑھاپے کی حالت میں سرکار کو دیکھا یہ اس کی انتہائی صلح جوئی ہے۔ جس نے آپ کو جوانی کی حالت میں دیکھا تو جنگجوئی کی علامت ہے۔ جس نے مسکراتے ہوئے دیکھا سنت پر کاربند ہونے کی دلیل ہے۔ جس نے آپ کو اصل شکل وشباہت میں دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا نیک، اس کا حال کاملہے، دشمنوں پر اس کا دبدبہ اور کامرانی ہے۔ جس نے سرکار کو غیر حالت میں دیکھا، یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے یہاں تک کہ مسلمان آپ کو اچھا اور بے دین قبیح دیکھتا ہے کیونکہ سرکار شفاف آئینے کی طرح ہیں۔ جو سامنے آتا ہے منقش ہو جاتا ہے بذات خود سرکار کامل تر وحسین تر ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۵: سیدی عبدالعزیز الدباغ کا فرمان

غوث زمانہ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ اپنی کتاب الابریز کی فصل ثانی میں، جو اُن سے ان کے شاگرد علامہ سیدی احمد بن مبارک نے نقل کی ہے، میں لکھتے ہیں کہ میرے ہمراہ سیدی عبداللہ البزماوی میری رہنمائی فرماتے رہے۔ اچھی باتیں بتاتے رہے، مجھے ہمت دلاتے رہے اور میرے دل سے خوف وغیرہ مٹاتے رہے جو کچھ دن ماہ رجب، ماہ رمضان، ماہ شوال، ماہ ذیقعدہ، اور دس ذوالحجہ ۱۱۲۱ھ کے دوران مجھ پر طاری رہا۔ جب عید کا تیسرا دن تھا، میں نے سیدالوجود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو سیدی عبداللہ البزماوی نے کہا میرے آقا! عبدالعزیز، ایک دن پہلے مجھے تمہارا ڈر تھا اور آج جب کہ اللہ نے تمہیں اپنی رحمت سیدالوجود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملاقات سے فیض یاب فرمایا میرا دل بے خوف اور مطمئن ہے۔ اب میں تمہیں سپرد خدا کرتا ہوں، وہ محض اس لئے میرے پاس اقامت پذیر تھے کہ دل پر تاریکیوں کے در آنے سے میری حفاظت کریں، ان فتوحات کے دوران جو اللہ نے مجھے عطا فرمائیں۔ یہاں تک کہ دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح حاصل ہوئی۔ پہلے ان کو میری فتوحات کا ڈر رہتا تھا، بعد میں جاتا رہا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

سات قراءتیں

پھر ابن المبارک نے کتاب مذکورہ کے باب اول میں فرمایا میں نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ ترجمہ: بیشک یہ قرآن سات حرفوں (قراءتوں) میں نازل ہوا ہے۔ (بخاری، مسلم)

فرمایا علماء نے اس میں سخت اختلاف کیا ہے، اس موضوع پر میں نے چار جلیل القدر علماء کا کلام دیکھا ہے۔ (۱) قاضی الباقلانی نے اپنی کتاب الانتصار،

امام ابن الجزری نے کتاب النشر۔ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری فضائل القرآن اور حافظ سیوطی نے کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں۔ میں نے اپنے شیخ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں صرف آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ اس پر شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا جواب میں کل تمہیں دوں گا، ان شاء اللہ۔ اگلے دن شیخ رضی اللہ عنہ نے مجھے مراد بتائی میں نے شیخ رضی اللہ عنہ سے تین دن تک اس سلسلہ میں بات کرتا رہا۔ اور انہوں نے جو کچھ اپنے شیخ سے سنا اس کا خلاصہ بتایا پھر شیخ عبدالعزیز الدباغ نے دوسری بات میں فرمایا، ان پر سخت مشکلات اور یقینی ہلاکت کے وقت فتوحات ہوئیں یہاں تک کہ آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوگئی۔ جونہی زیارت ہوئی خوشی و مسرت حاصل ہوگئی کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی طاقت حاصل ہے جو ذات کریمہ کو ذات باری تعالیٰ سے ملائے رکھتی ہے۔ مخلوق میں کسی اور کو یہ طاقت حاصل نہیں اسی لئے آپ تمام مخلوق میں معزز تر اور افضل ترین ہیں۔ پھر آدمی پر فتوحات کھلتی ہیں، جب وہ ذات مصطفی ﷺ تک رسائی حاصل کرلیتا ہے، تو اس کی کشش اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ ہوجاتی ہے اور اسے قطع تعلقی کا خطرہ نہیں رہتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۶: عجیب وغریب سوال وجواب

پھر ابن المبارک پانچویں باب میں فرماتے ہیں۔ شیخ رضی اللہ عنہ سے بعض فقہاء نے اس بزرگ کے متعلق سوال کیا، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے۔ عبارت یہ ہے جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ اس کا دعویٰ صرف دلیل کے ساتھ مانا جائے گا، وہ یہ کہ ایک کم تین ہزار مقام طے کرے۔ اس مدعی کو شمار کرنے اور بیان کرنے کی تکلیف دی جائے گی۔ آپ بزرگوں کی بزرگی اللہ ہمیشہ رکھے، ہماری آپ سے استدعا ہے کہ ہم آپ کو یہ مقامات شمار کر کے بتائیں خواہ رمز واختصار سے یا جیسے بھی آسان ہو، بات لمبی نہ ہو۔

جواب: شیخ رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہر ذات میں ۳۶۶ رگیں ہیں ہر رگ میں ایک خصوصیت پیدا کی گئی ہے۔ صاحب بصیرت ان رگوں کو چمکتا دمکتا دیکھتا ہے۔ پس جھوٹ کی ایک رگ ہے جو اپنی خصوصیت میں مصروف ہے۔ حسد کی ایک رگ ہے جو اپنی خصوصیت میں چمک رہی ہے۔ ریا کی رگ اپنے معنی میں شعلہ زن ہے، دھوکہ بازی کی رگ اپنے معنی میں روشن ہے، خود بینی

کی رگ اپنا معنی چمکارہی ہے۔تکبر کی رگ اپنا مفہوم چمکارہی ہے یہاں تک کہ ہر رگ اپنا اپنا کام کررہی ہے۔یہاں تک کہ عارف جب کسی ذات پر نظر کرتا ہے تواس کو ہر ذات کسی نہ کسی منزل پر دکھائی دیتی ہے سو یہ ایک آگ ہے جس میں ۳٦٦ شمعیں ہیں ہر شمع کا رنگ دوسری سے مختلف ہے پھر ان خواص میں سے ہر ایک کی تفصیل واقسام ہیں۔مثلاً خصوصیت شہوت ان اشیاء کی بہ نسبت جن کی طرف یہ منسوب ہوتی ہے کئی قسمیں ہیں اگر اس کو شرمگاہ کی طرف منسوب کریں (شرمگاہ کی شہوت) تو یہ ایک قسم ہے اور اسے جاہ مرتبہ کی طرف منسوب کریں (جاہ شہوت) تو یہ دوسری قسم ہے۔مال کی طرف منسوب کریں (مال کی شہوت یا خواہش) تو یہ ایک اور قسم ہوجاتی ہے،لمبی لمبی امیدوں کی شہوت (یوں ہوجائے، کاش یوں ہوجائے) تو یہ ایک اور قسم ہوجاتی ہے۔یونہی جھوٹ کی خصوصیت اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا حق بات نہیں کرتا' ایک قسم شمار ہوگی اور اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا دوسرے کے بارے میں سچ نہ بولنے کا گمان رکھتا اور اس کی بات میں شک کرتا ہے اور اس کی تصدیق نہیں کرتا،ایک اور قسم شمار ہوگی۔

اور بندے پر بندشیں اس وقت تک کھل نہیں سکتیں جب تک ان تمام مقامات کو طے نہ کرلے۔جب اللہ کسی بندے کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس میں اس کی اہلیت پیدا کرتا ہے کہ اس کی بندشیں کھل جائیں تو وہ بتدریج اس سے ان کو ختم کرتا ہے۔مثلاً جب اس سے جھوٹ کی خاصیت ختم ہوتی ہے،تو سچائی کے مقام پر فائز ہوجاتا ہے پھر مقام تصدیق پر۔جب اس سے شہوت مال کی خاصیت ختم ہوتی ہے تو مقام زہد پر فائز ہوجاتا ہے۔شہوت معاصی ختم ہوتی ہے تو مقام توبہ پر فائز ہوتا ہے۔لمبی آرزوؤں کی خواہش ختم ہوتی ہے تو وہ دارالغرور، دنیا سے کنارہ کشی کا مقام حاصل کرلیتا ہے باقی کو اسی پر قیاس کرلو، پھر جب بندشیں (ختم) کھل جاتی ہیں اور تمام راز اس کی ذات میں رکھ دِیے جاتے ہیں اب اس کی روح کائنات کے مشاہدہ میں مصروف ہوجاتی ہے سب سے پہلے جس چیز کا مشاہدہ کرتی

ہے وہ احرام ترابیہ (مٹی کے اجسام) ہیں پھران میں سب سے پہلے اس زمین کا مشاہدہ کرتی ہے جس میں وہ رہتی ہے۔ پھر دوسری زمین کا اس طرح کہ دوسری زمین تک نگاہ پردوں کو چاک کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر تیسری اور یونہی ساتویں تک۔ پھراس فضا کا مشاہدہ کرتی ہے جو اس کے اور پہلے آسمان کے درمیان ہے، پھر پہلے آسمان کا اور پھر باقیوں کا، اسی ترتیب سے جو زمینوں کے متعلق ذکر کی گئی ہے۔ پھر برزخ اور اس میں موجود ارواح کا مشاہدہ کرتی ہے۔ پھر عام فرشتوں اور حفاظت کرنے والوں کا اور امور آخرت کا۔

اور بندے پر ان مشاہدات میں سے ہر مشاہدے پر حقوقِ ربوبیت میں سے ایک حق اور آداب عبودیت میں سے کوئی ادب لازم آتا ہے۔ اس سلسلے میں اس کے سامنے رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہوتی ہیں اور ایسے امور کا مشاہدہ ہوتا ہے جو ڈراؤنے اور مہلک قسم کے ہوتے ہیں۔ پس کمزور بندے کو اگر اللہ کی توفیق، فضل اور رحمت میسر نہ ہو تو سب سے کمتر درجے پر آجائے جس کے سبب سے احمقوں میں لوٹ آئے پھر بندے کا مقامات مشاہدہ اور اس کی ہولناکیوں کا قطع کرنا، خاص حضرات کے مقامات کو عبور کرنے سے مشکل تر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خواص امر باطنی ہے، جن کا شعور قطع کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے اور مقامات مشاہدہ کو طے کرنا امر ظاہری ہے جو اسے سامنے نظر آتا ہے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جسے آدمی کشائش کے بعد عبور کرتا ہے جب اس کی نظر حدف اور نورِ بصیرت مکمل ہوجاتا ہے اور اللہ اس پر ایسی رحمت نازل فرمادیتا ہے جس کے بعد بدبختی نہیں۔ تو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اسے پہلوں، پچھلوں، کے آقا کا دیدار عطا فرماتا ہے۔ آپ پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام ہو، پھر حضور علیہ السلام کو سامنے دیکھتا ہے اور بیداری میں آپ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ اس کی ایسی مدد فرماتا ہے جو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں کھٹکی۔ اس وقت انسان پر خوشی ومسرت کا وقت آتا ہے سو، اسے یہ سعادت مبارک ہو۔ اب جو اس تعداد کا

حساب لگاؤ گے جو خواص اور ان میں شامل اقسام کے ضمن میں ذکر کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان مقامات کا حساب لگاؤ جو مذکورہ مشاہدات کے ہمراہ حاصل ہوتے ہیں تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مذکورہ تعداد سے یہ کہیں زائد ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِۨالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

شمائل نبوی

پھر نبی علیہ السلام کے شمائل مطہرہ آپ کی امت پر مخفی نہیں۔ یقیناً علمائے کرام رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ السلام کے ان ظاہر و باطنی خصائص کو جمع و مدون فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ سرکار پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام ہو، اب جو آدمی حضور علیہ السلام کے دیدار کا دعویٰ کرے تو اس سے آپ

کے پاکیزہ احوال کے متعلق پوچھنا چاہئے اوراس کا جواب سننا چاہئے کہ دیکھنے والے کا جواب چھپا نہیں رہتا، اور کبھی کسی غیر کا شبہ نہیں ہوسکتا۔ والسلام

مسزید تفصیل

اگراس پر قناعت کریں تو بہت اچھا ہے اور مزید کلام چاہو، تو جان لیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ انوار حقانی میں سے کسی نور کو اپنے بندے پر ظاہر کرتا ہے تو وہ نور اس بندے میں ہر طرف سے داخل ہوتا ہے اوراسے جلا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کا گوشت ہڈی جل جاتا ہے۔اس کی ٹھنڈک اور روح تک اس کے داخل ہونے کی مشقت آدمی کو سکرات موت کے قریب کردیتی ہے۔ پھراس نور کا حال یہ ہوتا ہے، کہ مخلوق کے ان اسرار کے ساتھ وہ پھیلتا جاتا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ بندے پران مشاہدات کے دوران کھولنا چاہتا ہے پس نور اس کی ذات میں مخلوق کے مذکورہ مختلف رنگوں میں داخل ہوتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس پر زمین پر بسنے والی مخلوقات کے مشاہدات کھولنا چاہتا ہے تو وہی نور کبھی تو اس کے پاس آکر ان اسرار سے ڈراتا ہے جس سے اولاد آدم بنی ہے اور کبھی اس کے پاس اس اسرار کے ساتھ آتا ہے جن سے جمادات بنے ہیں مثلاً سبزیاں، پھل وغیرہ اس طور پر کسی چیز کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں کھلتا جب تک وہ ان اسرار سے سیراب نہ ہوجائے۔ بایں ہمہ وہ ہر مرتبہ ان حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے جن کا پہلے کرتا رہا اور ان حقائق میں سے ایک بڑی حقیقت سیدالوجود اور نشان شہود صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر آپ کی ذات اقدس کے مشاہدے کا وعدہ فرماتا ہے تو اس وقت مشاہدہ ذات اقدس نہیں ہوتا جب تک آپ کے تمام اسرار اس پر منکشف نہ فرمادے۔

فرض کیجئے دیدار سے پہلے آپ کی ذات اقدس کو کسی تاریک چیز کے مشابہ سمجھتا ہے حالانکہ آپ کی ذات اقدس اس نور کی طرح ہے جس میں کئی قسم کی

شعاعیں منعکس ہوتی ہیں جن کے رنگوں کی تعداد سو تک پہنچتی ہے یا اس سے بھی زائد۔ جب اللہ تعالیٰ اس تاریک ذات کے ذریعے کرم فرمانا چاہتا ہے تو وہی نور جو اس کی مدد کرتا اور اسے سیراب کرتا ہے، ایک بار آتا ہے اور ان شعبوں کو یکے بعد دیگرے جلا دیتا ہے مثلاً ہم اس نور کو صبر فرض کرتے ہیں پس اس سے اس کی ضد یعنی جزع و قلق (بے صبری) کی سیاہی زائل ہو جاتی ہے کبھی اور کسی شعبہ کی شکل میں آتا ہے، ہم اس کو شعبۂ رحمت فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد یعنی عدم صبر (بے صبری کی سیاہی) زائل ہوتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی صورت میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ رحمت فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد یعنی عدم رحم (ناترسی) کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی صورت میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ حلم فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باقی۔ یہاں تک کہ جتنی صفات ذات اقدس میں ہیں وہ سب باری باری جلوہ فگن ہو کر تاریک ذات سے ایک ایک کر کے تمام سیاہ صفات کا خاتمہ کر دیتی ہیں، اب بندے میں ذات اقدس کو دیکھنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کیوں کہ جب تک تاریکی ہے وہ اس کی ذات میں موجود تاریکی کی وجہ سے ہے اور ذات اقدس کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دیکھنے والے کی ذات سے مکمل طور پر تاریکی نکل نہ جائے ہماری مراد یہ نہیں کہ جب ذات اقدس کے اسرار و صفات کا جب اس پر پرتو بڑھے گا تو وہ کامل طور پر دیکھنے والے میں آ جائیں گے بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی طاقت و فطرت کے مطابق ان صفات کی تجلی اس پر ہو گی۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ جب ان صفات میں سے کسی صفت سے بندے کو نوازا جائے تو سرکار کی ذات اقدس میں کوئی کمی آ جائے گی اور اتنی جگہ خالی رہے گی کیونکہ انوار سے جتنا کچھ لیا جائے اپنے محل سے ختم نہیں ہوتے۔ اس بیان سے تم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ آدمی اس وقت تک نبی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکتا جب تک اپنے تمام اوصاف (رذیلہ) ختم کر کے ان اسرار شریفہ و انوار لطیفہ کو

حاصل نہ کرلیکہ اس سے لاتعداد مقامات طے ہوجاتے ہیں۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللہِ لَیْسَ لَہٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضل کی کوئی ،ایسی حد نہیں جسے بیان کرنے والا ،اپنی زبان سے بیان کرسکے۔(بوصیری)

توجن لوگوں نے ان مقامات کو دو ہزار یا اس سے زائد میں محدود بتایا ہے، انہوں نے دراصل اپنا حال اور اپنی فتوحات کا بیان کیا ہے،اور جو رہنا تھا رہ گیا۔ اس سے پہلے جو کہا گیا جو شخص ان تمام مقامات کو طے نہ کرلے اسے دیدار سے مشرف نہیں کیا جاتا، تواس سے مراد یہ ہے کہ اسے کامل تر مشاہدہ نہیں ہوتا اب جس آدمی میں کسی خصلت کی کمی ہے اور وہ شرف دیدار سے مشرف ہوتا ہے تو کامل طور پر نہیں ہوسکتا۔اللہ بہتر جانتا ہے۔

فرمایا کہ بعض مذکورہ فقہاء کا ایک سوال یہ بھی ہے، جناب عالی! حضور علیہ السلام کی شکل وصورت جو ایک مسلمان کے ذہن میں آتی ہے اور جس کا وہ تصور کرتا ہے، عالم ارواح سے آتی ہے یا عالم مثال سے یا عالم خیال سے؟ اور ذہن میں جو صورت آتی ہے اور اس سے باتیں کرنے کا جو خیال کیا جاتا ہے کیا ایسا شخص شیطان سے محفوظ ہوتا ہے؟ جیسے خواب میں دیکھنا کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اس نے مجھے دیکھا سچ اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری مثال نہیں بن سکتا‘‘ یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یا یہ دیکھنا اس جیسا نہیں؟ جواب دو کہ تمہیں اجر وثواب ملے۔آپ کو پاکیزہ تر سلام ورحمت۔

تو آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حاضر کرنا

جواب: اس شخص کی روح اور عقل سے ہے، توجس شخص نے اپنی فکر کو حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ کیا اس کے ذہن میں آپ کی صورت آجاتی ہے پھر اگر دیکھنے والا ان لوگوں میں سے ہے جن کو سرکار کی صورت معلوم ہے مثلاً صحابی ہے یا ان علماء میں سے ہے جنہوں نے اس موضوع پر بحث وتمحیص کی ہے پھر اس

کوذہن نشین کرلیا ہے تو اس کے فکر وشعور میں صورت مبارکہ اپنی اصل حالت میں آئے گی۔اور جو شخص ان دو قسموں میں شامل نہیں اس کے ذہن میں صورت و اخلاق کے لحاظ سے انتہائی کامل انسان کی صورت حاضر ہوگی۔پس کبھی تو ذہن میں آنے والی صورت واقعے کے مطابق ہوگی اور کبھی غیر مطابق۔اور ذہن میں آنے والی صورت سرکار کی ذات کی ہوگی، نہ کہ روح کی۔کیونکہ صحابہ کرام جس کو دیکھتے تھے اور علماء نے جس کی خبر دی ہے وہ سرکار کی ذات کی صورت ہے، روح کی نہیں، اور فکر وتصورانہی چیزوں کے گرد گھومتا ہے جن کا آدمی کو علم ہو۔اور جن کو پہچانتا ہو۔اب تمہارا یہ سوال کہ کیا نظر آنے والی صورت عالم ارواح سے ہے ؟ اگر اس سے مراد تمہاری یہ ہے کہ صورت کریمہ کو عالم ارواح سے حاضر کیا گیا ہے تو یہ ٹھیک ہے یعنی غور وفکر کی روح۔اور اگر حاضر سے مراد یہ ہے کہ سرکار کی روح ہمارے افکار میں حاضر ہے تو یہ بات گذر چکی ہے کہ یہاں یہ مفہوم مراد نہیں۔اب رہ گیا فکر میں آنے والی اس صورت میں ہم کلام ہونا۔سو اگر دیکھنے والے کی روح پاک ہے، نظر آنے والی صورت سے محبت کرتی ہے، اس کے اسرار اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ اس کے ساتھ ایسی ہے، جیسے دوست کے ساتھ دوست، تو یہ گفتگو (شیطانی دراندازی سے) محفوظ ومعصوم ہے اور حق ہے۔اگر ذات اس کے برعکس ہے تو معاملہ برعکس ہے۔اللہ توفیق دینے والا ہے۔پھر چھٹے باب میں، ان اشباح پر کلام کرتے ہوئے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیں ان کا بیان ہے۔میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو مشاہدے پر گفتگو کرتے سنا ہے۔وہ اسے بڑی اہمیت دیتے تھے اور اشارۃً بتاتے تھے کہ اکثر لوگ اس سے عاجز ہیں اور ان کے عجز کے اسباب بھی بتاتے تھے یہاں تک کہ

حکایت: انہوں نے ہمیں اپنی حکایت سنائی۔فرمایا کہ ۷۲۷ھ کے آخر میں، میں ایک ولی سے ملا، میں نے اس سے کہا کہ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے سرکار کی زیارت نصیب ہوجائے، انہوں نے کہا، اس بات کو چھوڑو، اور اللہ سے مت

مانگو، یہاں تک کہ وہ خود تمہیں بغیر سوال کیے عطا فرمائے کیونکہ بغیر مانگے اگر وہ عطا فرمائے تو تمہاری اس سلسلہ میں مدد فرمائے گا۔ اور یہ نعمت نازل ہونے سے پہلے تمہیں قوت عطا فرمائے گا اور جب تم اللہ سے اس بات کا سوال کرو گے اور کثرت سے کرو گے تو وہ تمہیں نامراد نہیں کرے گا لیکن ڈر ہے کہ تمہیں تمہارے نفس کے سپرد کر دے پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ گے۔ میں نے ان سے کہا آپ میرے لئے اس کی دعا کریں مجھ میں طاقت ہے، فرمایا اچھے انسانوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ، میں نے دیکھا، فرمایا سب کو اپنی آنکھوں کے آگے جمع کر لو یہاں تک کہ انگوٹھی کے حلقے کی طرح ہو جائے۔ میں نے کہا جمع کیا۔ فرمایا اب جنات کی دنیا پر نظر دوڑاؤ اور ان کو بھی اسی طرح اپنے سامنے کر لو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا فرشتوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ، زمین، آسمان اور عرش کے فرشتے، ان سے بھی ایسا ہی کرو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا کہ وہ ایک ایک عالم گنتے گئے یہاں تک کہ متعدد اقسام شمار کر لیے۔ جنت کی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔ جہنم کی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اور مجھے حکم دیا کہ سب کو اپنی نظروں کے سامنے لاؤ۔ میں جمع کرتا گیا اور کہتا گیا کہ کر لیا۔ پھر فرمایا اپنی آنکھوں کے سامنے جو مجموعہ ہے اسے بیک وقت غور سے دیکھو، اور پوری کوشش کرو۔ کیا ایک نظر میں سب کو حاضر کر سکتے ہو؟ میں نے کوشش کی، مگر مجھ سے نہ ہو سکا، فرمایا تم اس تمام مخلوق کو نہیں دیکھ سکتے اور ایک نظر میں حاضر کرنے سے عاجز ہو، تو خالق سبحانہ وتعالیٰ کا مشاہدہ کیسے کر سکتے ہو؟ اب مجھے صحیح پتہ چلا اور میں خون کے آنسو رویا کہ مجھے اس شے کی حرص تھی جو میرے بس میں نہ تھی، فرمایا تمام مخلوق کو دیکھ لینا، انسان کے بس میں نہیں، فرمایا اسی طرح جو اولیاء اللہ نبی علیہ السلام کو جاگتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ اس وقت تک آپ کو نہیں دیکھ سکتے جب تک یہ سب جہاں دیکھ نہ لیں لیکن وہ بھی ایک نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔

پھر نویں باب میں ایک کلام کی تاویل کے بعد فرمایا، جب آدمی کو بیداری میں سرکار کا دیدار حاصل ہو جاتا ہے، تو اسے شیطان کے کھیل سے امان مل جاتی

ہے، کیونکہ وہ اللہ کی رحمت سے مل جاتا ہے اور وہ رحمت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس ذات اقدس سے ملاقات کرنا حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت اور ذات ازلی کے مشاہدہ کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ وہ ذات اقدس ذات حق تعالیٰ میں غائب اور حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک پاتا ہے، پس ولی بھی ہمیشہ نبی علیہ السلام کی ذات پاک کی برکت سے حق سبحانہ وتعالیٰ سے تعلق قائم کر لیتا ہے، اور آہستہ آہستہ اس کی معرفت میں ترقی کرتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس ذات کا مشاہدہ اور اسرار، معرفت و انوار محبت سے نوازا جاتا ہے۔ پھر نویں باب میں بھی فرمایا، میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور بندے کی بیداری میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر میں ہمیشہ لگن رہے کہ کبھی اس کی فکر سے آپ غائب نہ ہوں اور توجہ ہٹانے والی چیز اس کی توجہ نہ ہٹا سکے، نہ کسی اور میں مشغول کر سکے۔ ایسے دیکھے کہ کھانا کھا رہا ہے اور نظر رخ انور پر ہے، پی رہا ہے اور نظر میں وہیں ہیں، جھگڑتا ہے اور نظر وہیں ہے، سو رہا ہے اور نگاہ وہیں جمی ہوتی ہے، میں نے کہا کیا ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کیونکہ اگر ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہوتا، تو کبھی سرکار سے غفلت ہو جاتی، جب کوئی توجہ کو پھیرنے والی، یا غفلت طاری کرنے والی شے آڑے آ جاتی۔ بلکہ یہ خدائی معاملہ ہے جو بندے کو اس پر آمادہ کرتا ہے اور اس کام میں لگاتا ہے اور بندہ اس سلسلہ میں اپنا اختیار محسوس نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر بندے کو اس کیفیت کے دور کرنے کی تکلیف دی جائے تو نہ کر سکے اس لئے مصروفیات اور خیالات اسے دور نہیں کر سکے۔ سو بندے کا باطن تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے اور ظاہر لوگوں کیساتھ۔ ان سے بلا ارادہ باتیں کرتا اور کھاتا ہے اور ظاہری طور پر کچھ دیکھتا ہے اسے بلا ارادہ کر ڈالتا ہے کیونکہ اعتبار تو دل کا ہے اور وہ لوگوں کے علاوہ کسی اور سے ہوتا ہے، جب بندہ ایک مدت تک اس حال پر

رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بیداری میں اپنے نبی کریم اور رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کرتا ہے، مدت غور وفکر مختلف ہوتی ہے۔کسی کے لئے ایک ماہ کسی کے لئے اس سے کم اور کسی کے لئے اس سے زیادہ۔

فرمایا نبی علیہ السلام کی زیارت بہت بڑی سعادت اور اہم تر واقعہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو طاقت نہ دے تو کبھی اس سے بہرہ ور نہ ہو سکے پس اگر ہم ایک ایسا آدمی فرض کریں جو بہت طاقت ور ہو اور اس میں ایسے چالیس شاہزوروں کا جمع ہو، جن میں سے ہر ایک سماعت و بسالت کی بنا پر شیر کا کان پکڑ سکتا ہو، پھر ہم فرض کریں کہ اس شخص کے سامنے نبی علیہ السلام کسی محل سے نکل کر آ گئے ہیں تو سرکار کے عظیم رعب وداب سے اس کا جگر پھٹ جائے، جسم پگھل جائے اور روح نکل جائے۔اس عظیم سطوت کے باوجود اس دیدار پاک میں وہ لذت ہے اس کی کیفیت بیان وشمار سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ دیدار سرکار سے مشرف ہونے والوں کے نزدیک یہ دخول جنت سے افضل ہے، کیونکہ جنت میں داخل ہونے والا اس کی سبھی نعمتیں (بیک وقت) نہیں پاتا بلکہ ہر شخص کے لئے مخصوص نعمت ہوتی ہے۔بخلاف دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، کے جب کسی کو مشاہدہ مذکور حاصل ہوتا ہے تو اس کو اہل جنت کی تمام نعمتیں پلا دی جاتی ہیں۔پس وہ ہر قسم کے لذت و مٹھاس اسی طرح محسوس کرتا ہے جیسے اہل جنت، جنت میں اور یہ لذتیں ان کی بہ نسبت قلیل ہیں، جن کے نور سے جنت بنائی گئی۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ان پر اللہ کی رحمت، کرم، بزرگی وعظمت کا نزول ہو اور ان کی آل واصحاب پر۔

فرمایا یہ سیرابی مشاہدے میں حاصل ہوتی ہے، جس کا مشاہدہ دائمی ہوگا اس کی سیرابی بھی دائمی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ

مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۷: امام ابن المبارک کا ارشاد

امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ میں شمائل ترمذی اور اس کی شروح کو دیکھ رہا تھا جب راویان حدیث سرکار کے رنگ مبارک، قد کے طول یا بالوں کے طول یا رفتار وغیرہ میں اختلاف کرتے تو میں شیخ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا اور ان سے اس بارے میں سوال کرتا تو آپ ایسا جواب دیتے جو دیکھنے اور مشاہدہ کرنے والا دیا کرتا ہے، فرمایا کہ ہم نے ایسے بعض واقعات باب اول کے آخر میں لکھے ہیں۔ واللہ اعلم۔ فرمایا کہ عجیب بات یہ تھی کہ میں نے یہ باتیں شیخ رضی اللہ عنہ سے اس وقت پوچھیں جب آپ درختوں کی کانٹ چھانٹ اور مضر پودوں کو تلف کرنے میں مصروف تھے۔ اور سوال کے وقت ان کا رخ

اور توجہ بھی دوسری طرف تھی ۔ میں مذکورۃ الصدر سوال ابھی ختم کرنے نہیں پاتا تھا کہ آپ بلاتوقف مجھے جواب دیتے جاتے ۔ اس سے مجھے مجوزہ بات صحیح ثابت ہوگئی کہ اعتبار باطن کا ہوتا ہے اور جو کچھ بظاہر کرتے ہیں، بلا ارادہ کرتے ہیں ۔ پس آپ کا درختوں کی کانٹ چھانٹ کرنا بلا ارادہ تھا اور باطن بارگاہ عالی سے تھا ۔ اسی لئے جواب میں غور نہیں کرتے تھے ۔ واللہ اعلم

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ بندے کو اللہ کا دیدار حاصل ہو کہ دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے رب سے ایسا تعلق اس کے ذہن میں پیدا ہو جائے کہ اس کی سوچ اس میں غائب ہو جائے جیسے حضور علیہ السلام کے بارے میں گذشتہ گفتگو میں بیان ہوا ۔ پھر یہی حال رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے دیدار کے دروازے اس پر کھل جائیں، کہ یہی اس کے دل کا پھل اور فکر کا نتیجہ ہو ۔ جب مشاہدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجہ میں اسے جنت کی تمام نعمتوں کی لذت حاصل ہوتی ہے تو مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جو نبی علیہ السلام، جنت اور ہر شے کا خالق ہے ۔ فرمایا کہ مشاہدۂ خداوندی کے بعد لوگوں کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

لوگوں کی دو قسمیں

ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مشاہدۂ حق میں اس طرح منہمک ہو جاتے ہیں کہ باقی مخلوق سے غائب رہتے ہیں، دوسری قسم کامل تر ہے، ان کی ارواح تو حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک ہوتی ہیں اور ذوات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہیں۔ پس نہ تو ان کی ارواح کا مشاہدہ، ذوات کے مشاہدہ پر غالب آتا ہے اور نہ ان کی ذوات کا مشاہدہ ارواح کے مشاہدہ پر، فرمایا یہ قسم کامل تر ہے کیونکہ اس کا مشاہدۂ حق، پہلے گروہ کے مشاہدۂ حق سے کامل تر ہے۔ اور ان کا مشاہدۂ حق تعالیٰ اس لیے کامل تر ہے، کیونکہ یہ لوگ مشاہدۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں ہوتے، جو اِرتقاء کے بعد مشاہدہ حق تعالیٰ کا سبب ہے۔ پس جس کو مشاہدۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہوگا اسے مشاہدۂ حق سبحانہٗ وتعالیٰ بھی زیادہ ہوگا اور جس کا مشاہدہ کم ہوا، اس کا وہ مشاہدہ بھی کم ہوگا۔ فرمایا، اگر بندے کو اختیار ہو، اور اس کی عمر مثلاً نوے سال کی ہو تو وہ سوائے دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی بات کی تمنا نہ کرے کہ موت سے ایک دن پہلے اسے دیدار خداوندی نصیب ہوگا۔ اس دن اس کے لئے دیدار باری تعالیٰ کے دروازے کھل جائیں گے کیونکہ اس کا قدم مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مضبوطی

سے جم چکا ہے۔سب سے زیادہ فتوحات اس پر کھلتی ہیں جسے اس دنیا میں شروع سے آخرتک دونوں مشاہدے حاصل ہوتے ہیں پھرآپ نے ایک آئینہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا اورحروف کو دیکھنا شروع کیا اورفرمایا کیاایسا نہیں کہ حروف اوران کی چمک جونظرآرہی ہے وہ آئینے کی صفائی اورتاب کے تابع ہے؟ میں نے کہاجی ہاں! فرمایا نبی علیہ السلام کا مشاہدہ آئینہ کی طرح ہےاورحق سبحانہ کا مشاہدہ حروف کی طرح ہے نبی علیہ السلام کا مشاہدہ جتنا صاف تابدار ہوگا، مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ میں اتنی ہی صفائی اورتابانی ہوگی اورذات ازلی کے مشاہدہ میں نابینائی ختم ہوجائے گی۔

میں نے آپ سے یہ کلام اس وقت سنا جب بعض بزرگ فقہاء نے آپ سے یہ سوال کیا، کیاولی نماز چھوڑسکتا ہے؟ فرمایا ولی نماز نہیں چھوڑسکتا، اورایسا کیونکر ہو سکتا ہے؟ وہ تو ہمیشہ دوجلوہ گاہوں میں رہتا ہے۔اس کی ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ میں ہوتی ہے اورروح مشاہدۂ حق کی جلوہ گاہ میں۔اور دونوں مشاہدے اسے نماز اورباقی احکام شرعیہ کاحکم دیتے ہیں،ایک مرتبہ آپ نے فرمایا، ولی نماز کا تارک کیسے ہوسکتا ہے؟ حالانکہ جو بھلائی اسے دونوں مشاہدوں سے حاصل ہوتی ہے، وہ اسی وقت تو حاصل ہوتی ہے جب اس کی ذات کوذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرارورموز سے سیراب کیا گیا۔اورذات اقدس کے اسرارسے کسی ذات کو کیونکر سیراب کیا جاسکتا ہے؟ جوذات اقدس کے کام نہ کرے، یہ نہیں ہوسکتا۔الابریز کی عبارت ختم ہوئی۔

اس کتاب کے چوتھے باب میں، غارحرا کے دربار میں اولیاے کرام کے ہررات جمع ہونے اوربعض اوقات نبی علیہ السلام کے حاضر ہونے اورسرکار کا تمام انبیاے کرام اوران کے ہمراہ ازواج مطہرات، امہات المومنین، فرشتوں اور اکابرصحابہ کرام، صَلوٰۃُاللہ وَسلامُہ علیہ وعلیھم اجمعین کے ساتھ لیلۃ القدر میں تشریف فرماہونا۔وغیرہ کی کیفیت بیان فرمائی۔جو چاہے اس کی طرف

رجوع کرے۔

عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی نے سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مجموعہ صلوٰت کی شرح میں اس قول پر وَاتَّحِفْنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سرکار کے دیدار کا تحفہ عنایت فرما۔فرمایا یعنی دنیا میں بحالت بیداری سرکار کا دیدار

شیخ جلال الدین سیوطی کا اس سلسلہ میں ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے رؤیۃ النبی والملك۔ شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں، میں مدینہ منورہ جس سال حاضر تھا، ماہ رمضان المبارک ۱۱۰۵ھ کو شیخ امام ہمام، فاضل کامل، عالم عامل، سید محمود کردی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا، میں حجرہ نبوی (روضہ اقدس) کے دروازے کے پاس ان کے ہمراہ بیٹھا کرتا تھا،اس کے سکونت پذیر آقا پر بزرگ درود، کامل تر سلام وآداب۔وہ مجھے بتایا کرتے کہ نبی علیہ السلام کی زیارت سے وہ بیداری میں مشرف ہوتے اور کلام کرتے ہیں،کبھی وہ حجرۂ اقدس کی طرف آتے تو ان سے کہا جاتا ہے،سرکار اپنے چچا محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔وہ مجھے ایسے تمام واقعات سنایا کرتے تھے جواُن کے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عالم بیداری میں ہوئے۔میرا اس پر ایمان ہے اور اس بارے میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔وہ سچے علماء میں سے تھے۔حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا جو مدینہ منورہ میں تھا اور میری مہمانی کی اور مجھے اپنی تفسیر قرآن نکال کر دکھائی جو آٹھ جلدوں میں تھی اور حضور علیہ السلام پر درود شریف کے موضوع پر میں نے ان کی ایک کتاب دیکھی جو بہت مشہور و معروف دلائل الخیرات شریف کی طرز پر تھی اور حجم میں اس سے بڑی تھی۔ پھر قصیدہ ہمزیہ کی شرح سے، علامہ ابن حجر ہیتمی کی عبارت نقل فرمائی اور فرمایا میں کہتا ہوں یہ کوئی عجیب معاملہ یا غریب صورت حال نہیں کیونکہ مرنے والوں کی روحیں مطلقاً نہ مری ہیں نہ کبھی مریں گی بلکہ جب خاکی عنصری بدنوں سے جدا ہوتی

ہیں، اپنی صورتیں اپنا لیتی ہیں جیسے روح الامین جبریل علیہ السلام اعرابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث میں آتا ہے۔جب عام لوگوں کی روحوں کا یہ حال ہے،جنہوں نے کامل اتباع بھی نہیں کی اور وہ فرائض جو اُن پر لازم تھے،ان کو ادا بھی نہیں کیا، جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ۔ دائیں جانب والوں کے سوا، ہر آدمی اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔

الجندی نے شرح فصوص الحکم میں کہا کہ شیخ اکبر قدس سرہ اپنی موت کے بعد اپنے گھر آتے اور اپنی ام ولدہ سے فرماتے ،تمہارا کیا حال ہے،تو کیسی ہے؟ اس ام ولدہ نے انہیں یہ بات بتائی ،اور وہ اس کی صداقت میں شک نہیں کرتے تھے تو پھر تیرا نبیوں رسولوں کی روحوں کے متعلق کیا خیال ہے۔ان سب پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں۔موت روحوں کے معدوم ہونے کا نام نہیں،خواہ جسم کتنے ہی پرانے ہو جائیں ،سوال قبر حق ہے ۔یونہی قبر کی نعمتیں اور عذاب اہل سنت و جماعت کے نزدیک حق ہے۔اور سوال کہ نعمتیں،عذاب یہ عالم دنیا میں نہیں، عالم برزخ میں ہیں اور عالم برزخ کا دروازہ قبر ہے اور قبروں میں تو مردوں کے جسم ہی ہوتے ہیں کہ قبریں اس دنیا میں ہیں،اور مرنے والوں کی روحیں عالم برزخ میں بلاشک وشبہ زندہ ہیں۔دنیا میں جسم روحوں کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جب ان میں روحوں کا تصرف ختم ہو گیا تو جسم مر گئے: روحیں پہلے کی طرح زندہ باقی ہیں۔موت تو ایک دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہونا ہے۔پس وہ روحیں جو اپنی بداعمالی میں گروی نہیں،آزاد ہیں،عالم برزخ میں چرتی چلتی ہیں۔ یہ اپنے جسموں کی شکل میں ان کے لباس میں ہوتی ہیں،جس کے لئے اللہ ان کو ظاہر فرمانا چاہے،اس کے لئے دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔جیسے نبیوں، ولیوں،اور اللہ کے نیک بندوں کی روحیں اور اس بات پر شک کرنا مومن کی شایان شان نہیں کیونکہ یہ اسلامی قواعد واحکام پر مبنی ہے اور اس میں صرف بدعتی ،گمراہ جو عقل وفہم کے پٹھوں پر منجمد ہیں، وہی شک

کر سکتے ہیں۔ اللہ جسے چاہے سیدھے راہ پر چلائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ الخ

شیخ عارف نابلسی ہی شیخ اکبر کی کتاب الصلوٰۃ المحمدیہ کی شرح کے آخر میں فرماتے ہیں:

وَعَلٰی اٰلِہٖ اور دیدار کرنے والوں اور پہچاننے والوں پر (درود و سلام) وَ اَصْحَابِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر، اصحاب صاحب کی جمع ہے اور صاحب رسول ہر وہ مسلمان ہے جس نے آپ سے ملاقات کی اور آخر دم تک ایمان پر رہ کر انتقال کیا۔ بے شک نبی علیہ السلام کا دیدار کامل اہل ایمان وایقان کے لئے باقی ہے، علمائے کاملین میں سے ایک کے ساتھ میں رہا۔ وہ مجھے نبی علیہ السلام کے دیدار اور ملاقات بحالت بیداری کا بتایا کرتے تھے۔ میں رمضان ۱۱۰۵ھ میں جب کہ مدینہ طیبہ میں حاضر تھا، حرم نبوی میں ان سے ملا کرتا تھا اور ان کے ہمراہ حجرۂ (روضہ) رسول کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتا تھا وہ نبی علیہ السلام سے اپنے معاملات مجھے بتایا کرتے تھے اور میں دل سے ان سب کی تصدیق کرتا تھا۔ وہ مجھ سے محبت کرتے میں ان سے۔ مجھے اپنے گھر دعوت دیتے اور میں ان کے ہمراہ روزہ افطار کرتا، ایک مرتبہ انہوں نے مجھے کئی جلدوں میں اپنی تفسیر قرآن دکھائی۔ وہ بڑے علماء میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ الخ

میں کہتا ہوں میں شیخ محمودی کردی مذکورہ، رضی اللہ عنہ کی تین کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ایک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق جو "دلائل الخیرات" کے حجم کی تھی اس کا نام تھا اَدِلَّ الْخَیْرَاتِ دوسری کتاب بھی اسی حجم کی تھی جس کا نام تھا الباقیات الصالحات یہ بھی نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت اور دوسرے اذکار سے متعلق تھی۔ تیسری کتاب کا نام تھا الکفایۃ جس میں انہوں نے وہ اذکار جمع کیے ہیں جن کا احادیث شریف میں صبح وشام پڑھنے کا حکم ہے۔

آپ ان علماء میں شامل ہیں جن کے حوالہ جات میں نے اس کتاب میں نقل کیے ہیں۔

الباقیات الصالحات میں ہے کہ آپ نے روضہ اقدس کے باہر سے سلام عرض کیا۔ پس نبی علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ یہ معاملہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (صحابی نہیں) سے بھی ہوا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کا نام لمبے ہاتھ والا (صاحب الید الطویل) رکھا تھا۔

اس کا ذکر نہیں کہ یہ بیداری میں تھا یا خواب میں اور یہ جو فرمایا (صاحب الید الطویل) جس نسخہ سے میں نے نقل کیا اس میں یہی الفاظ ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اصل لفظ الطولیٰ ہو، غلطی سے الطویل لکھ دیا گیا ہو۔ کتاب ادل الخیرات میں مذکور ہے کہ آپ کی ملاقات خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ عبارت یہ ہے ''اہل بصیرت کی ایک بڑی جماعت خضر علیہ السلام کی بقا کی قائل ہے اور اس کتاب کے مؤلف نے اپنی آنکھوں سے آپ کو مسجد نبوی میں دیکھا ہے۔ ان سے مصافحہ کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی ہے، اللہ کا شکر ہے منکر کو معافی ہے کہ مسئلہ اتفاقی نہیں۔''

القطب محمد بن عبد الکریم السحان نے، جیسا کہ ان سے شیخ عمر قونی نے کتاب الرماح میں نقل کیا، فرمایا، نبی علیہ السلام کی بارگاہ اقدس سے تعلق دو طرح کا ہوتا ہے۔ اول یہ کہ حضور علیہ السلام کو حاضر کیا جائے اور حاضری کے وقت آپ کے اجلال، تعظیم، ہیبت و وقار کے پیش نظر ان سے ادب کا برتاؤ کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو وہ صورت ذہن میں حاضر کرے جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے، اور اگر خواب میں کبھی تو نے حضور علیہ السلام کو دیکھا ہی نہیں، تو جس وقت سرکار کا ذکر کرو، تو یہ تصور باندھو، گویا تم سرکار کی جلالت تعظیم، ہیبت اور حیا کے پیش نظر، ادب سے کھڑے ہو۔ تم نے جب بھی ان کا ذکر کیا تو وہ تمہیں دیکھتے اور سنتے ہیں کیونکہ آپ اللہ کی صفات سے متصف ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کرنے والوں کا ہم نشیں ہوتا ہے۔ دوم تعلق معنوی ہے کہ آپ کی صورت کا تصور اس طرح کرو کہ حقیقت کاملہ اوصاف کمال سے موصوف، جلال و جمال کی جامع صفات خداوندی سے مزین جو نور ذات سے ہمیشہ منور رہتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے، تو جان لو کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح کلی ہیں جو وجود حقائق کے دونوں کنارے پر قائم ہے۔ ایک کنارے قدیم دوسرا حادث۔ پس سرکار ذات وصفات میں دونوں کناروں کی حقیقت ہیں کیونکہ آپ نورِ ذات سے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے اوصاف، افعال، آثار و موثرات کے، ذات وحکم کے لحاظ سے جامع ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں فرمایا: ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ پھر حضور قریب ہوئے، سو جلوۂ حق بھی قریب آ گیا، پھر دو کمانوں کے مقدار یا قریب تر ہو گیا۔" نبی علیہ السلام دراصل حقیقت اور تمام مخلوق کے درمیان ایک آڑ ہیں کہ آپ ہی تمام حقائق کی حقیقت ہیں۔ اسی لئے شب معراج آپ کا مقام بالائے عرش رہا۔ اور تم جانتے ہو کہ عرش، مخلوق کی آخری حد ہے کہ اس کے اوپر مخلوق نہیں لہٰذا نبی علیہ السلام جب عرش پر متمکن ہوئے تو تمام تر مخلوق سرکار کے قدموں تلے، اور آپ کا رب آپ کے اوپر۔ پس آپ معنوی طور پر برزخ ہیں کہ آپ کا وجود نور حق سے ہے اور باقی مخلوق کا وجود آپ کے نور سے ہے۔ پس آپ دونوں جہتوں سے، ان دوصفتوں سے موصوف ہیں، صورۃً بھی اور معناً بھی۔ حکماً بھی اور ذاتاً بھی۔ فرمایا کہ میرا وجود اللہ سے ہے اور اہل ایمان کا وجود مجھ سے ہے۔ اب جب تم میری بات سمجھ گئے تو اب تمہارے لئے یہ کمال محمدی حاضر کرنا آسان ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

پھر جان لو! اللہ ہمیں اور تمہیں توفیق دے۔ اللہ ہمیں یہ صاف شربت نصیب کرے کہ حقیقت محمدیہ کا تمام دنیا میں ظہور ہے، پس عالم اجسام میں آپ کا ظہور اس طرح نہیں جس طرح عالم ارواح میں ہے کیونکہ جسموں کی دنیا میں وہ وسعت نہیں جو روحوں کی دنیا میں ہے اور عالم ارواح میں آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا عالم معنی میں ہے، کیونکہ عالم معنی، عالم ارواح سے لطیف تر اور وسیع تر ہے اور زمین میں آپ کا ظہور ایسا نہیں جیسا آسمان میں۔ آسمان میں آپ کا ظہور ایسا نہیں جیسا عرش کی دائیں طرف۔ اور عرش کے دائیں طرف آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا اللہ

تعالیٰ کے ہاں کہ جہاں نہ این (کہاں) ہے نہ کیف (کیسے) پس ہر مقام جو پہلے کی نسبت بلند تر ہے اس میں آپ کا ظہور بھی پہلے کی نسبت کامل تر ہے اور ہر مقام پر وہ جلالت و ہیبت ہے جسے وہ قبول کرے۔ یہاں تک کہ آپ ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں، جہاں نہ آپ کو نہ کوئی نبی دیکھ سکے نہ فرشتہ نہ ولی۔ یہ مطلب ہے حضور علیہ السلام کے اس قول کا:

لِیْ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ (بخاری و مسلم) مجھے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت میسر ہے، جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ مجھ تک رسائی حاصل کرسکتا ہے نہ نبی مرسل۔

پس میرے بھائی! بلند ہمتی سے کام لے تاکہ سرکار کا وہ کہیں بھی ہوں بلند تر مظاہر میں، عظیم انسان دیدار کرسکے۔ اشارہ سمجھو۔ میرے مخلص دوست! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ سرکار کی صورت اور معنی کا تصور کیے رکھنا اگرچہ شروع شروع میں، صورت کو ظاہر کرنے میں تمہیں تکلیف ہوگی، لیکن عنقریب تمہاری روح اس سے مانوس ہوجائے گی پس سرکار حقیقۃً تیرے سامنے حاضر ہوں گے اور تو ان سے بات چیت کرے گا، وہ تجھے جواب دیں گے اور بات چیت کریں گے، جس سے تو (ایک گونہ) درجۂ صحابہ سے بہرور ہوگا اور ان سے ان شاء اللہ ملے گا۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً اَقْرَبُکُمْ مِّنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو تم سے مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ جب زبانی درود کا یہ نتیجہ ہے تو دل و روح اور سر سے درود پڑھنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ وہ یقینا حضور علیہ السلام اور حق تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ ظاہری عمل جو نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا ہے کا نتیجہ، جنتی ہونا ہے اور باطن جو کہ تعلق، توجہ اور صورت و صفی کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے، کا نتیجہ بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل ہونا ہے۔ تو سچائی کی مجلس میں پہنچے گا، جہاں، کہاں، نہ کیسے۔ اشارہ سمجھو، بشارت پاؤ گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۸: معرفت خداوندی اور معرفت مصطفیٰ میں فرق

جان لو کہ ولی کامل کو جوں جوں معرفت خداوندی زیادہ ہوتی جاتی ہے، اس میں سکون وثبات آتا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے ذکر کے وقت موجود ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بھولتا نہیں اور جوں جوں اس کو معرفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے، اس میں اضطراب اور بے قراری آجاتی ہے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خاص آثار ظاہر ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ولی کو اللہ کی معرفت اپنی قابلیت اور محبت خداوندی کے مطابق ہوتی ہے اور نبی کی معرفت اللہ کی معرفت سے پیدا ہوتی ہے، جس قدر نبی کی قابلیت ہے اسی لئے اس میں

اضطراب وآثار نہیں ہوتے اور جوں جوں ولی کو نبی کی معرفت زیادہ ہوجاتی ہے، وہ دوسروں سے کامل تر اور بارگاہ خداوندی میں اس کی رسائی ممکن تر ہوجاتی ہے اور معرفت خداوندی میں وہ یکتا ہوجاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

قیمتی خلعت

پھر جان لیجئے کہ اولیاء اللہ میں سے جن جن نے نبی علیہ السلام کو، تجلیات خدواندی میں سے کسی تجلی میں، خلعت کمال میں ملبوس دیکھا، نبی علیہ السلام وہ خلعت دیکھنے والے پر صدقہ کر دیتے ہیں یہ اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی طرف سے تحفہ ہوتا ہے۔ اگر طاقتور ہے تو دنیا میں اس کو فوری طور پر یہ لباس پہننا ممکن ہے۔ ورنہ یہ خلعت اللہ کے ہاں اس کی امانت ہے، جب طاقت ہوگی، پہن لے گا۔

خواہ دنیا میں، خواہ آخرت میں۔ اب جس کو یہ خلعت نصیب ہوگئی اور اس نے دنیا میں اسے پہن لیا تو قیامت کے دن یہ طاقت اسے نبی علیہ السلام سے ملے گی۔

اب جس نے اس ولی کو بھی، ان تجلیات میں سے کسی تجلی میں دیکھ لیا اور خلعت نبویہ میں ملبوس دیکھا تو وہ ولی اس دوسرے دیکھنے والے کو، نبی علیہ السلام کے نائب کی حیثیت وہ خلعت بخش دے گا اور صدقہ کر دے گا۔ بارگاہ محمدیہ سے اس ولی پر ایک اور خلعت اترتی ہے، یہ پہلی خلعت سے کامل تر ہوتی ہے۔ یہ اس خلعت کے عوض اسے ملتی ہے، جو اس نے نبی علیہ السلام کی طرف سے اس پر صدقہ کی۔ یونہی یہ سلسلہ بے حد وحساب صورت میں بڑھتا رہتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے آپ کی یہی بخشش اور عادت کریمانہ ہے ان اولیاے کرام کے لئے جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَ اِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۵۹: تعلق صوری کی ایک اور کیفیت

تعلق صوری کی ایک اور کیفیت ہے، وہ یوں کہ تمہیں نظر آئے کہ نبی علیہ السلام سے کائنات پُر ہے بلکہ آپ عین کائنات ہیں اور یہ کہ آپ محض نور ہیں جس میں تم غوطہ زن ہو۔ سر کی آنکھیں بند، دل کی کھلی۔ اس نور میں جب تم مستغرق ہو گئے، اپنی ہستی ختم کر دی تو تم فنا فی الرسول کی صفت سے موصوف ہو گئے اور جس کو مقام فنا حاصل ہو گیا، اس نے اس کی محبت کا مزہ چکھا، تعلق صوری کی دو میں سے یہ ایک قسم ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی پیروی کرو اور آپ کا شوق محبت لازم کر لو تا کہ تم آپ کی محبت کی لذت تمام وجود سے حاصل کر لو، دل سے، روح سے، جسم سے، بال سے چمڑے سے، بالکل اس طرح جیسے سخت پیاس کے بعد ٹھنڈا پانی پیتے ہو تو وہ تمام جسم میں سرایت کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اس بحث کو ذہن نشین کر لو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۰: محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی علیہ السلام کی محبت ہر ایک مسلمان پر فرض ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (یہ غیب کی خبریں دینے والے) نبی مسلمانوں سے ان کی جانوں سے قریب تر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کے نزدیک، اس کے نفس، مال اور اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجاؤں۔ اگر تم اپنے تمام وجود میں یہ محبت اور اس کی یہ صفت محسوس نہیں کرتے، تو جان لیجئے کہ آپ کا ایمان ناقص ہے سو، اللہ سے استغفار کیجئے اور اس کے حضور گڑگڑا یئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگئے۔ اس میں جلدی کیجئے اور نبی علیہ السلام کے دائمی ذکر کا شوق مانگئے۔ آپ کا ادب مانگئے جس کا آپ نے حکم دیا ہے اور اس پر عمل کرنے اور جس سے آپ نے منع فرمایا ہے اس سے بچنے کی توفیق مانگئے

،شایداس سے مقصد حاصل ہو اور قیامت میں سرکار کے زیر سایہ پناہ نصیب ہو کیونکہ سرکار خود فرماتے ہیں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی جس سے محبت کرے اسی کے ساتھ ہوگا۔

جب فنا فی النبوۃ ثابت ہوگئی۔اب تمہاری فنا کو فنا ہوگئی (بقامل گئی) یہی مقام محمود ہے۔اب تم پر اس صورت کا فیضان ہوگا، جو نور سے تم پر منکشف ہوئی اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب تم نبی علیہ السلام کو غور سے دیکھو،تو معلوم ہو کہ آپ اپنی ذات میں مگن ہیں یہاں تک کہ تمہارا وجودان کے سامنے معدوم ہوجائے اور تم گم ہوجاؤ۔یونہی جب نبی علیہ السلام پر درود بھیجو،تو یہ خیال کرو کہ درود بھیجنے والے بھی وہی ہیں،تم نہیں کیونکہ تمام اشیاء حضور علیہ السلام کے نور سے پیدا کی گئی ہیں اور ہر ذرے ذرے میں ان کا نور جلوہ گر ہے اور ہر ذرے میں اس کے حال کے مطابق روشنی نظر آتی ہے اور تمام اشیاء میں تم خود بھی موجود ہو، تمہارے اندر بھی انہی کا نور ہے۔پس تیری ذات میں موجود وہی نور دراصل سرکار کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو تیرے وجود میں پوشیدہ ہے۔یونہی تم ایک مقام سے دوسرے کی طرف ترقی کرجاتے ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مقام پر فائز فرمادیتا ہے جہاں تمہاری بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا کے ساتھ ہوجاتی ہے۔

اب تم انسان کامل ہو، حقیقت کے وارث اور کمالات مصطفویہ کے امین۔ اب اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں اس نعمت سے نوازا، اور عبودیت (بندگی) کی طلب کرو، احدیت کے سمندروں میں غوطہ زن ہوجاؤ۔اور شان یکتائی کے واقف ہوجاؤ۔ قطب سمان کا کلام ختم ہوا۔رضی اللہ عنہ

عارف باللہ سیدی، شیخ عبدالرحمن العیدروس نے ابوالفتیان سیدنا احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے مجموعہ درود پر اپنی لکھی گئی شرح میں ان اولیاء اللہ کی جماعت کا ذکر نے کے بعد، جنہوں نے نبی علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کی اور جن کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے، فرمایا ہمارے پاس یہ بات منقول ہوکر پہنچی

ہے کہ یہ سعادت ہمارے اسلاف کو بھی حاصل ہوئی ہے بالکل اسی طرح جس طرح مجھے حاصل ہے۔ان میں یہ حضرات شامل ہیں، میرے آقا جدّ اعلیٰ محمد بن علی جو فقیہ مقدم کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بیٹے علوی اور ان کے پوتے یعنی سیدی محمد بن علی بن علوی مذکور اور ان کے بیٹے سیدی عبدالرحمن بن محمد جو سقاف کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بھائی سیدی عمر المحضار بن سقاف اور ان کے بیٹے عیدروس عبداللہ ابوبکر اور ان کے ساتھی سیدی سعد اور سیدہ سلطانہ زبیدیہ اور سیدی ابوبکر بن سالم سقاف اور سیدی عبداللہ بن حسین سقاف اور ان کے چچا زاد بھائی سیدی عبدالرحمن کی زوجہ سیدہ شریفہ علویہ سقافیہ جو مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور عیدروسیہ کے نام سے مشہور ہیں اور میں نے ان کے ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے جس کے بارے میں مجھے بتایا تھا کہ اس ہاتھ سے انہوں نے اپنے جدّ امجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں مصافحہ کیا ہے۔اللہ کا شکر ہے۔ ہمارے جدّ اعلیٰ، سیدی علی بن علوی جب نماز یا اس کے علاوہ کہتے۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ تو اپنے جد کریم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گویا یہ سنتی وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیْ۔ بیٹا تم پر سلام ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

بیک وقت

جان لیجئے کہ کبھی نبی علیہ السلام کو بہت بڑی جماعت، مختلف مقامات پر بیک وقت دیکھتی ہے اور یہ تمام صورتیں جو نظر آتی ہیں ان کی مدبر اور منتظم روح محمد یہ ہے، جیسے تمہاری ایک روح تمام اجزائے جسم کا نظم ونسق چلاتی ہے۔اسی لئے سرکار کا بیٹا عیدروس دس ہزار صورتوں میں تقسیم ہوا۔

سیدی عارف باللہ احمد بن ادریس شیخ طریقہ ادریسیہ، جو طریقہ شاذلیہ کی فرع ہے، نے اپنے وظائف واوراد، حالت بیداری میں نبی علیہ السلام سے حاصل کیے۔سرکار بولتے جاتے تھے اور آپ لکھتے جاتے تھے۔جیسا کہ آپ کے مجموعہ احزاب وصلوٰت میں، جن میں سے بعض کو میں نے اپنی کتاب ''افضل الصلوٰت علی سید السادات'' میں نقل کیا ہے۔جیسا کہ میں نے اس میں عارف باللہ سیدی محمد بن ابی الحسن البکری مصری کے مجموعہ صلوٰت کے نقل کرتے وقت میں لکھا ہے کہ ان میں سے پہلا درود انہوں نے نبی علیہ السلام سے سن کر لکھا ہے جیسا کہ عارف باللہ سیدی مصطفی البکری نے اس کی شرح میں ذکر کیا ہے، میں نے چھوٹے حجم کا ایک رسالہ بنام تعریف اهل الاسلام والایمان بان محمدًا صلی الله علیه وسلم لایخلو منه مکان ولا زمان دیکھا جو شیخ نور الدین علی الحلبی کی طرف منسوب ہے۔اس میں انہوں نے شیخ سیوطی کی کتاب تنویر الملك وغیرہ کی کچھ عبارت نقل کرنے کے بعد کہا ان شاء اللہ جو بات واضح ہوگی وہ یہ کہ نبی علیہ

السلام اپنی وفات کے بعد پاکیزہ تر رضامندی فردوس جنت کے اعلیٰ ترین مقام اور مقام وسیلہ پر مقررہ ترتیب کے مطابق فائز ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور اور روضۂ اطہر تک پہنچے، پھر بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس درجہ تک بلند فرمایا، جو اس کے ہاں بزرگ تر ہے۔ یعنی مقام وسیلہ، جس پر اگلے پچھلے سب سرکار کی عظمت وشان پر رشک کناں ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو قطعی اجازت دیدی کہ زمین وآسمان کے کونے کونے، خشکی وتری، میدان وپہاڑ، جہاں چاہیں، جب چاہیں، سیر وسیاحت فرمائیں۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ قوت بخشی ہے اور اہلیت عطا فرمائی ہے کہ آپ مقام وسیلہ پر فائز ہونے کے باوجود اگر کوئی نبیٔ مرسل، یا مقرب فرشتہ سرکار کو آواز دے تو آپ جواب دیتے ہیں۔ وقت وفات سے تا قیامت اور اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ جیسے کہ مقام وسیلہ میں ہوتا ہے، اسی طرح آپ کا طالب، آپ کو بارگاہ خداوندی میں پالیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنے والا، قبر میں آپ کو پالیتا ہے۔ ہر طالب آپ کو اپنے مطلوب کے سامنے پاتا ہے مثلاً فکر کرنے والا اپنے فکر میں، عارف اپنے اسرار میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاے کرام علیہم السلام کو اپنی بارگاہ اقدس میں اٹھانے کے بعد اجازت دی ہے کہ ان کی ایک شبیہ ان کی قبروں میں رہے تا کہ زمین والوں سے انس رہے اور اشباح سے آزاد ہو کر بھی جہاں چاہیں چریں چگیں کہ ان پر کوئی پابندی نہیں اور قبر میں جو شبح (صورت) مقیم ہے، اس کے مقیم ہونے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں کہ جب بھی طالب اس کو طلب کرے، پالے اور جب اس کے پاس حاضر ہو اور اس کی ذات کو دیکھے۔ اس کی مزید توضیح عنقریب آرہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۱: زندہ نبی

حافظ سیوطی نے کتاب مذکور میں اکثر احادیث اور اقوال علماء جو حالت بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے امکان پر وکالت کرتے ہیں، ذکر کرنے کے بعد فرمایا، ان تمام اقوال واحادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نبی کریم علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ زمین وآسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تصرف فرماتے ہیں اسی طرح جس طرح حیات ظاہری میں فرمایا کرتے تھے اس میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑا۔ حضور علیہ السلام آنکھوں سے اسی طرح غائب ہیں، جس طرح فرشتے غائب ہیں، اس کے باوجود کہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو سرکار کی زیارت سے مشرف کرنے کے ارادے سے پردہ اٹھانا چاہے، تو وہ اسی حال میں سرکار کی زیارت کرتا ہے، اس میں کوئی مانع نہیں اور بات کوئی امر داعی نہیں کہ ہم تخصیص کر کے مثال کا

دیکھنا قرار دیں۔ سیوطی کا کلام ختم ہوا۔

اس سے خاص کر میرے خیال میں یہ بات ہے کہ حضور علیہ السلام کے وجود مبارک سے نہ کوئی زمان و مکان خالی ہے، نہ محل و مکان، نہ عرش، نہ لوح، نہ کرسی، نہ قلم، نہ خشکی، نہ سمندر، نہ میدان نہ پہاڑ، نہ برزخ نہ قبر جیسا کہ ہم نے اس طرف اشارہ کر دیا ہے اور جس طرح سفلی کائنات آپ سے پر ہے اسی طرح عالم بالا بھی آپ کے وجود سے پر ہے۔ آپ کی قبر بھی آپ کے وجود سے پر ہے۔ پس تم سرکار کو قبر میں مقیم پاؤ گے، بیت اللہ کے گرد طواف کرتے، ادائے خدمت کے لئے اپنے رب کے حضور کھڑے اور مقام وسیلہ پر مکمل خوشی کی حالت میں کھڑے پاؤ گے۔ دیکھتے نہیں کہ بیداری یا خواب میں جو لوگ انتہائے مغرب میں آپ کا دیدار کرتے ہیں، وہ ان لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں جو اسی وقت انتہائے مشرق میں آپ کا دیدار کر لیتے ہیں۔ جب یہ صورت حال خواب میں ہوگی تو عالم خیال و مثال میں کیا ہوگی اور جب بیداری میں ہوگی تو صفت جلال و جمال کا ظہور ہوگا اور انتہائی کمال کے ساتھ جیسا کسی کہنے والے نے کہا ہے: ؎

لَیْسَ عَلَی اللّٰہِ بِمُسْتَنْکِرٍ
اَنْ یَّجْتَمِعَ الْعَالَمَ فِیْ وَاحِدٍ

ترجمہ: اللہ پر یہ بات دشوار نہیں کہ ساری دنیا کو ایک ذات میں جمع کر دے۔

اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے جسے ہم بیان کر آئے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے معراج کی رات اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اور آپ بیت المقدس میں تشریف لائے تو وہاں بھی ان کو دیکھا اور تمام نبیوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ پر اور ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر سرکار سے جدا ہوئے اور چھٹے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں سرکار نے ان کو منتظر پایا۔ یہی کچھ آدم، یحییٰ، عیسیٰ، یوسف، ادریس، ہارون، اور ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ پیش آیا کہ بیت المقدس میں حضور علیہ السلام نے ان کو نماز پڑھائی اور آسمانوں پر ان کو موجود

پایا۔حالانکہ یہ حضرات فضیلت میں آپ سے کم ہیں (فضیلت میں آپ زائد ہیں) تو آپ اس قول کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہر جگہ موجود بھی ہوں اور قبر شریف میں مقیم بھی۔شب معراج تو سرکار کو وہ عروج نصیب ہوا جو نہ کسی مقرب فرشتے کو نصیب ہوا، نہ نبیؑ مرسل کو۔فرمایا کہ اس نقلی دلائل میں سے ایک دلیل وہ بھی ہے جسے بخاری (وغیرہ) نے نقل کیا ہے۔''دو فرشتے قبر والے سے کہتے ہیں ما تقول فی ھٰذا الرجل؟ اس مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ یعنی نبی علیہ السلام، اور اسم اشارہ سے صرف حاضر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔پھر فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام عالم بالا و زیریں کی روح ہیں تو لازم ہے کہ اس کائنات کا کوئی جزآپ کے جسم پاک اور روح پاکیزہ سے خالی نہ ہو۔سیوطی وغیرہ نے بہت سے اولیاء اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ خواب اور بیداری میں سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں۔پس پردہ ہمارے گناہوں کے بنا پر ہماری طرف سے ہے،سرکار کی طرف سے نہیں، اسی لئے تم دیکھو گے کہ جب آدمی اپنے نفس سے جدا ہوتا ہے، اگر نیند کی وجہ سے ہو،اور آنکھیں بند کرتا ہے تو حضور علیہ السلام کو دیکھ لیتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ اس کے نصیب میں کردے۔جب آدمی گناہوں کا قلع قمع کر کے ختم کر دیتا ہے تو پھر اس کے اور نبی علیہ السلام کے درمیان نہ خواب میں کوئی پردہ رہتا ہے نہ بیداری میں۔اسی لئے ہمارے شیخ نورالدین الشونی بیداری میں نبی علیہ السلام سے جامعہ الازہر میں ملاقات کرتے تھے،ان کے حضور علیہ السلام سے جمع ہونے کی علامت یہ تھی کہ آپ محفل میں کھڑے ہو جاتے اور تمام لوگ بھی ان کے ہمراہ کھڑے ہو جاتے۔کبھی آخر شب میں، کبھی نصف شب،اور کبھی نماز عشا کے بعد محفل درود و سلام کے شروع میں۔پھر وہ صبح تک کھڑے رہتے۔اور مقام شیوفیہ میں ،خلوت کی حالت میں باب زہومہ کے پاس غالباً شب و روز زیارت ہوتی تھی۔پھر فرمایا اس پر ایک دلیل ہے کہ اس امت میں ابدال کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر ہو کر بھی مسافر جاتا ہے اور اس کے بدلے

اس جگہ کو اسی صورت میں چھوڑ دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۲: قضیب البان کا قصہ

قضیب البان رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ قاضی نے جب اس بارے میں ان سے سوال کیا تو ان کی سات صورتیں بن گئیں۔ شک کرنے والا شک نہیں کرسکتا تھا کہ ہر صورت میں قضیب البان ہیں۔ ان میں سے ایک صورت نے قاضی اور مدعیوں سے کہا، دیکھ کر بتاؤ کس صورت پر ترک نماز کا دعویٰ ہے؟ جب ایک ابدال کا یہ حال ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہزاروں لاکھوں مثالیں ظاہر نہیں ہوسکتیں؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۳: ابن عطاء اللہ سکندری کا حاجی مرید

ابن عطاء اللہ سکندری کے ایک مرید نے حج کیا۔ وہ جہاں جاتا، انہیں دیکھ لیتا۔ اور جب ان سے بات کرنے کا ارادہ کرتا نظر نہ آتے۔ وہ اسکندریہ آیا اور ان کے متعلق دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ وہ یہاں سے کہیں گئے ہی نہیں۔ جب ملاقات ہوئی تو تمام احوال بیان کیا۔

پھر فرمایا اس کے جائز ہونے کے دلائل میں سے ایک عقلی دلیل یہ ہے کہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم بالا و زیریں کو حضور علیہ السلام کے سامنے اس طرح کر دے

جس طرح اس نے ساری دنیا سیدنا عزرائیل علیہ السلام کے سامنے کردی۔ سوال کیا گیا کہ ایک شخص انتہائے مشرق میں ہے اور دوسرا انتہائے مغرب میں ہے، دونوں کا وقت وفات بیک وقت آ گیا، ان کی روح بیک وقت کیسے قبض ہوگی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام زمین ان کے سامنے اس طرح کردی جیسے کھانے والے کے سامنے پیالہ، جو چاہے لے لے، فرمایا اس پر اور دلائل کے علاوہ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ برزخ کی بات کو کسی اور پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ دیکھتے نہیں کہ میت سے سوال کرنے والے دو فرشتے اتنے بڑے ہولناک جسموں کے ساتھ تنگ ترین قبروں میں کہاں سے آتے اور کہاں کو جاتے ہیں اور بیک وقت دو بلکہ متعدد مرنے والوں سے کس طرح سوال کرتے ہیں، حالانکہ کوئی دور مشرق میں ہوتا ہے کوئی دور مغرب میں اور کس طرح انگلی کے اشارے سے ایک کھڑکی جنت کی طرف اور دوسری کھڑکی جہنم کی طرف کھول دیتے ہیں؟ حالانکہ جنت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور جہنم نمکین سمندر کے نیچے ہے۔ پس کوئی روکنے والا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ طاقت دے دے، جو سوال کرنے والے فرشتے اور ملک الموت کو دی اور ان سے بڑھ کر کہ وہ دونوں مرتبہ میں آپ سے کم ہیں کہ وہ سرکار کے بارے میں ہی سوال کرنے آتے ہیں۔ پھر فرمایا ہمیں ولی عارف سیدی عبدالعزیز دیرینی کی بات معلوم ہوئی کہ جب دیرین میں ان کی طرف پیری کی نسبت ہونے لگی، اور بزرگوں کی ایک جماعت نے ان سے جھگڑا کیا تو وہاں کے لوگوں نے طے کیا کہ نماز جمعہ کے بعد وہ مشائخ سادات کرام اپنے جد امجد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکاریں اور سیدی عبدالعزیز بھی سرکار کو پکاریں گے اور جس کو حضور علیہ السلام جواب دیں، وہ حق پر ہے۔ اس کے لئے تمام لوگ وقت مقررہ پر جمع ہوئے۔ سیدی عبدالعزیز نے مشائخ سے کہا، آپ حضرات آگے تشریف لائیں اور پکاریں۔ ان میں سے یکے بعد دیگرے ہر ایک آتا رہا اور پکارتا رہا یَا جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ! اے میر جد امجد! اللہ کے رسول! لیکن کسی کو جواب نہ ملا۔ اب سیدی عبدالعزیز آگے آئے اور پکارا یَا سَیِّدِیْ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہ! تمام لوگوں نے یہ آواز سنی لَبَّیْكَ یَا عبدالعزیز تو ایک جماعت نے کہا جو صف سیدی عبدالعزیز کے قریب تھی اس نے آواز سنی اور پچھلی صفوں نے نہیں سنی آپ نے دوبارہ پکارہ تو دوبارہ جواب ملا تین مرتبہ ایسا ہوا۔

پس نبی علیہ السلام کا دیرین (مقام) سے تعلق دیکھئے۔حالانکہ آپ کا جسم مبارک مدینہ طیبہ میں مقیم ہے اس سے تمہیں یہ دلیل ملے گیکہ یقینا نبی علیہ السلام سے کائنات کا ذرہ ذرہ پر ہے۔آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لیجئے کہ جن مشائخ، عارفین، رہنماؤں اور رہبروں سے میں نے آخر میں ملاقات کی۔ان میں سے شیخ نورالدین الشونی ہیں جو حال نبوی کے پرتو اور مدد مصطفوی کے مظہر تھے۔رات دن جن کا وظیفہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنا تھا یہاں تک کہ یہی چیز ان کا وصف اور علامت بن گئی، یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔آپ خواب و بیداری میں کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔یہاں تک کہ آپ کی یہ بات ہر طرف پھیل گئی۔زبانوں سے کہی اور سنی جانے لگی۔

امام بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں دیکھے گا۔اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔''

ایسی ہی ایک روایت طبرانی نے مالک بن عبداللہ خثعمی اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے، ایسی ہی روایت دارمی نے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی، اس حدیث میں یہ خوش خبری ہے کہ آپ کا جو امتی حالت بیداری میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔وہ لازمی طور پر بیداری میں آپ کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔اگرچہ مرنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔علاوہ ازیں سلف وخلف کے تمام صلحا حقیقۃً بیداری میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کئی مسائل سرکار سے پوچھے اور آپ نے اس کا جواب دیا۔پس ان کے کہنے کے مطابق حرف بہ حرف ہر بات ظاہر ہوگئی۔

یہ بات بھی ثابت ہے کہ اہل ایمان کی ارواح کو اجازت ہے کہ وہ جنت اور آسمانوں میں چریں اور سیر کریں۔ بسا اوقات اپنی قبروں میں، اپنے جسموں کی زیارت کے لئے آتی ہیں اور آسمان دنیا سے اپنی قبروں کے بالمقابل قریب ہوجاتی ہیں۔ مسلمان اپنے زیارت کرنے والے اور سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جب اس کی توجہ اسے اجازت اور قدرت ہوتی ہے جواب دیتا ہے اور یہ پہچان جمعہ کے دن شام سے لے کر ہفتہ کی صبح تک بڑھتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں اولیاء واصفیاء عام لوگوں سے بڑھے ہوتے ہیں کہ بے شک نیک عمل کرنے والے علماء، شہداء، صحابہ کرام، اہل بیت اور حضور علیہ السلام کے اہل قرابت اس میں قوی تر ہیں۔ بیشک انبیاے کرام علیہم السلام اپنے جسموں اور روحوں کے ساتھ کائنات میں سیر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کی اجازت ہو تو حج وعمرہ کرتے ہیں جیسے (دنیوی) زندگی میں کرتے تھے، اور نبی علیہ السلام کے نور وبرکت سے کائنات پست وبالا بھری پڑی ہے کیونکہ آپ اللہ کے تمام بندوں سے افضل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

فرشتہ سنتا ہے یا خود سرکار؟

فرمایا اگر یہ کہا جائے کہ صحیح حدیثوں میں آتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی قبر انور کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو درود سلام بھیجنے والے کا درود وسلام آپ کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اگر آپ ہر جگہ ہوتے تو فرشتے کو کیوں کر مقرر کیا جاتا؟ اس کا جواب یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد ﷺ پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۴: قبر انور کے پاس فرشتہ کیوں مقرر ہے؟

کہ نبی علیہ السلام کے وجود مبارک کی وجہ سے قبر انور کو دوسرے مقامات پر فضیلت حاصل ہے۔اس کی حیثیت تختِ مملکت کی ہے۔خدّام یہاں مختلف خدمات بجالاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سرکار کے اس احترام میں اس فرشتے کے ذمے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی ذمہ داری لگادی ہے۔یہ سرکار کی تعظیم وتوقیر ہے۔یہی صورت امت کے اعمال کی ہے جو فرشتے صبح وشام آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔یہ اس لئے نہیں کہ آپ سے پوشیدہ ہیں، بلکہ یہ بھی خدّام کی خدمت ہے جس پر ان کو مقرر کیا گیا ہے۔

ہر وقت اور ہر جگہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا، صرف ان لوگوں کو میسر ہے، جو اللہ کی طرف سے فضل وکرم کی خصوصیات سے بہرہ مند اور دین کے اعلیٰ مناصب اور بلند تر مراتب سے سرفراز ہیں اور جنہوں نے ایسے نیک کام کیے جو اس مقام ومرتبہ کا وسیلہ بن سکیں جیسا کہ یہ درجہ ہمارے شیخ نورالدین الشونی رحمہ اللہ کو حاصل تھا۔کیونکہ آپ لازمی طور پر صبح وشام رات کے لمحات اور دن کے کناروں میں اور شب وروز نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے۔اسے آپ نے اپنا ورد ووظیفہ بنایا ہوا تھا۔اسی راہ چلتے تھے۔نہ خورد ونوش کی فکر ہوئی، نہ سجادہ کی نہ تلقین کی۔

فرمایا کہ ہمارے مذکورہ دعوے پر ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر بنا کر، اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔

گواہ کے لئے لازم ہے کہ جس چیز کی گواہی دے اس کے پاس حاضر ہو، اسے دیکھتا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام تمام دنیا کو پر کرنے والے اور ہر جگہ حاضر ہیں۔

پھر فرمایا ایک دلیل اور روایت یہ ہے۔ اس بات پر کہ انبیاء دنیا میں سیر فرماتے ہیں جسے ہم نے امام جلال الدین سیوطی کی تالیف الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام ایک دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، تو آپ نے ہوا میں موجود ایک نبی علیہ السلام کو سلام کیا۔ جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، میں نے اپنے بھائی مریم کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کعبہ کرتے دیکھا، انہوں نے مجھے سلام کیا پھر میں نے انہیں سلام کا جواب دیا۔

فرمایا کہ ان دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا کیونکہ آپ مشرق و مغرب وغیرہ میں نظر آتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ ان ارشادات میں دیکھنے سے صرف قیامت کا دیکھنا ہی مراد لیا جائے کیونکہ وہاں تو تمام لوگ آپ کو دیکھیں گے خواہ کسی نے آپ کو دنیا میں دیکھا ہو یا نہیں۔

حاصل بحث

خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ نبی علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہیں حسی طور سے بھی اور معنوی طور سے بھی جسم، روح، اور دلیل کے لحاظ سے بھی۔ رسالہ مذکورہ میں الحلبی کا کلام ختم ہوا۔

ان لوگوں میں سے، جو نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے اور آپ سے اوراد و وظائف حاصل کرتے تھے، ایک سیدی عارف باللہ سید احمد بن ادریس سلسلہ ادریسیہ کے بانی شیخ بھی ہیں، جیسا کہ ان کے مجموعہ اوراد میں ہے۔

اور سیدی عارف باللہ سید ابوالعباس تیجانی صاحب سلسلہ تیجانیہ جیسا کہ شیخ علی حرازم کی کتاب جواہر المعانی اور شیخ عمر بن سعید فوتی کی کتاب الرماح میں لکھا ہے اور اپنی کتاب افضل الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے کہ سیدی قطب محمد بن ابی الحسن البکری مصری رضی اللہ عنہما اور ان کی آل واولاد سے ہم نے کتاب افضل الصلوٰت سینتالیسواں درود شریف حاصل کیا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْاَسْنٰی آخر تک ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھوایا تھا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بزرگ حضور علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے تھے ۔میں نے سیدی محمد حنفی مصری ، بانی شیخ سلسلہ خلوتیہ کے مناقب میں جو اُن کے شاگرد شیخ علی جن کا آبائی وطن الفہ گاؤں تھا۔مکہ معظّمہ میں پیدا بھی ہوئے اور یہیں عمر گذاری ، نے لکھے، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ ان کے شیخ مذکور کے درس میں نبی علیہ السلام (حوصلہ افزائی اور برکت دینے کی خاطر) بارہا دیکھے جاتے تھے۔ان کے شاگردوں میں سے ایک شیخ احمد النسائی تھے، جو خواب و بیداری میں زیارت نبوی سے بکثرت مشرف ہوتے تھے۔ان میں سے ایک شیخ محمود کردی ہیں جو اکثر حضور علیہ السلام کا دیدار کرتے تھے، جب نبی علیہ السلام کے دیدار سے مشرف ہونا چاہتے تو مشرف فرما دِیے جاتے۔ان میں سے ایک سید منصور حلبی ہیں کہ جن کی نگاہ سے نبی علیہ السلام نہ بیداری میں پردہ پوش ہوتے نہ خواب میں۔فرمایا میں نے اپنے استاذ محترم سے یہ فرماتے سنا کہ وہ نبی علیہ السلام کے محبوب ہیں۔الخ

باب اللطائف میں سیدی احمد بن ثابت مغربی کے متعلق یہ بات گزر چکی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی جو زیارتیں کیں، ان میں سے اٹھارہویں زیارت خواب میں نہیں، بیداری میں تھی۔اولیاء کو نبی علیہ السلام کی روحانی طور پر جو زیارتیں ہوئیں، ان میں سے ایک وہ ہے جسے سید عبدالرحمن عید روسی نے ، سیدی احمد البدوی کے مجموعہ درود وسلام پر لکھی گئی اپنی شرح میں کتاب الزہر

البا سم تالیف سید عبدالقادر عیدروسی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے (العیدروسی) اللہ ان سے نفع دے، نے فرمایا شیخ کبیر عارف باللہ محمد بن بلخی قدس سرہٗ کی روایت ہے کہ میں نے بلخ سے بغداد تک کا سفر کیا۔ یہ میری جوانی کا زمانہ تھا۔ مقصد سفر شیخعبد القادر کی زیارت کرنا تھا۔ میں پہنچا تو وہ اپنے مدرسہ میں نماز عصر ادا فرما رہے تھے، اس سے پہلے نہ میں نے آپ کو دیکھا تھا، نہ آپ نے مجھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگ سلام کرنے کے لئے ان کی طرف لپکے۔ میں نے بھی آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ کیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا، اور فرمایا اے محمد بلخی! خوش آمدید! اللہ نے تیرا مرتبہ دیکھا، نیت کو جانا، کہا کہ ان کی گفتگو زخمی کی دوا، اور بیمار کی شفا تھی۔ خوف (خدا) سے میری آنکھیں پرنم، ہیبت سے پٹھے تھرکنے اور شوق ومحبت میں دل دھڑکنے لگا۔ مجھے مخلوق سے وحشت اور دل میں ایک ایسی کیفیت محسوس ہونے لگیجسے میں صحیح طور پر تعبیر نہیں کرسکتا۔ پھر یہ کیفیت برابر بڑھتی اور طاقتور ہوتی گئی۔ میں اس پر غالب آنے کی کوشش کرتا رہا۔ ایک رات میں وظیفہ کے لئے اٹھا۔ رات سخت اندھیری تھی۔ میرے دل میں دو شخص ظاہر ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں جام اور دوسرے ہاتھ میں خلعت (لباس) تھی۔ خلعت والے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں (رضی اللہ عنہ) اور یہ دوسرے ملائکہ مقربین میں سے ایک ہیں اور یہ جام، شراب محبت ہے اور یہ خلعت (لباس) خلعت رضا ہے۔ پھر انہوں نے مجھے وہ خلعت پہنائی اور ان کے ساتھی نے مجھے عنایت کیا، جس کے نور سے مشرق ومغرب روشن ہوگئے۔ میں نے جو کچھ دیکھا پیالہ پیا تو میرے غیبی راز، مقامات اولیاء اور دوسرے عجائب روشن ہوگئے۔ میں نے جو کچھ دیکھا اس میں ایک ایسا مقام بھی تھا جس کے ادراک سے عقول کے قدم لرزتے، فکر وسوچ اس کے حال سے قاصر، اولیاء کی گردنیں اس کی ہیبت کے سامنے خمیدہ اور اس کے انوار کی شعاعوں کے آگے دل کی آنکھیں بے نور تھیں، اس مقام کی قدر ومنزلت کا یہ عالم

تھا کہ معصوم فرشتوں، روحانی اور مقربین کا جو گروہ وہاں سے گزرتا، اس کی عزت وعظمت کے پیش نظر رکوع کرنے والوں کی طرح اس کی کمر جھک جاتی ہے۔

غور کرنے والے کے لئے یہ حقیقت ثابت ہوجاتی ہے کہ واصل کا ہر مقام، محدث کا حال، ہر محبوب کا راز، ہر عارف کا علم، ہر ولی کا تصرف، اور ہر مقرب کی قوت کی ابتدا، مرجع، مجموعہ، تفصیل، کل بعض، اول وآخر کا قرار اسی میں ہے۔ یہیں سے ابتدا اور یہیں سے نکلنا، اسی سے اس کی تکمیل ہے۔ ایک مدت تک تو میں اسے دیکھنے کی ہمت نہیں پاتا تھا پھر مجھے دیکھنے کی طاقت ملی۔ اور ایک مدت میں اس حال میں رہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں کون ہے، ناگاہ جو دیکھتا تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کے دائیں طرف حضرت آدم، ابراہیم اور جبریل علیہم السلام اور بائیں طرف نوح، موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام تھے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلام ان پر ہوں۔ آپ کے سامنے بڑے بڑے صحابہ کرام اور اولیاء قدس اللہ اسرارہم حلقے کی صورت میں کھڑے ہیں۔ سرکار علیہ السلام کی ہیبت کے پیش نظر اس طرح (مؤدب) گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں، ان میں سے جن کو میں نے پہچانا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، حمزہ، عباس رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور جن اولیاء کو میں نے پہچانا ان میں معروف کرخی، سری سقطی، جنید بغدادی، سہل تستری، تاج العارفین ابوابوئی، شیخ عبد القادر شیخ عدی اور شیخ احمد الراعی رحہم اللہ شامل ہیں۔ صحابہ کرام میں حضور علیہ السلام سے قریب تر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور اولیاء میں آپ کے قریب تر شیخ عبدالقادر تھے۔ میں نے کہنے والے کو کہتے سنا کہ جب مقرب فرشتوں، مرسل نبیوں اور محبوب اولیاء کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق ہوتو وہ اپنے رب کے حضور جس مقام بلندو بالا پر فائز ہے، جس کو دیکھنے کی کسی میں تاب نہیں، نیچے آجائے کہ حضور کے دیدار سے اس کے انوار دوچند ہوجائیں گے، آپ کے مشاہدے سے اس کے حالات پاکیزہ اور آپ کی برکت سے اس کا مقام بلند

وبالا ہوجائے گا۔ پھر رفیق اعلیٰ کی طرف لوٹ جائے۔فرمایا کہ میں تمام فرشتوں کو یہ کہتے سنا، الٰہی! ہم نے سنا اور مانا، تیری بخشش چاہتے ہیں۔اے پروردگار! تیری ہی طرف پلٹنا ہے پھر میرے لئے بارگاہ رب عظیم کی طرف سے ایک چمک ظاہر ہوئی جس نے مجھے ہر مشہود سے غالب اور ہر موجود سے اچک لیا کہ میں مختلف چیزوں میں امتیاز کرنے کے قابل نہ رہا۔اس حال میں تین سال تک رہا مجھے کچھ پتہ نہ چلا، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خواب میں میرے سامنے آئے۔ انہوں نے ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ان کا ایک پاؤں میرے پاس اور دوسرا بغداد میں تھا۔میرے ہوش وحواس بحال ہو گئے اور میں نے طبیعت پر قابو پالیا۔ مجھ سے فرمانے لگے اے بلخی! مجھے حکم ملا ہے کہ تجھے تیرے وجود کی طرف لوٹا دوں۔ تجھے ایک حال کا مالک بنادوں، اور تجھ پر غلبہ پانے والے عوارض کو ختم کر دوں پھر انہوں نے اول سے آخر تک میرے تمام حالات بیان کیے جو اس بات کی دلیل تھی کہ آپ کو میرے تمام احوال کی ہر وقت خبر تھی۔اور فرمایا میں نے سات مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔یہاں تک کہ مجھے وہ مقام دیکھنے کی توفیق ہوئی پھر سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے وہاں تک رسائی ہوئی۔سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے اس میں موجود لوگوں کے جھانکنے کی توفیق ہوئی، پھر سات مرتبہ سوال کیا، مجھے وہاں کی آواز سنائی دی۔میں نے تیرے لئے اللہ سے سات بار پھر سات بار پھر سات بار سوال کیا یہاں تک کہ تیرے سامنے وہ چمک ظاہر ہوئی۔اور اس سے پہلے کہ میں نے تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ سوال کیا یہاں تک کہ اللہ نے تجھے اپنی محبت کا جام پلایا، اور تجھے اپنی رضا کا جوڑا پہنایا۔ بیٹا، جو فرائض رہ گئے ہیں ان کی قضا کرو۔الخ

اور میں نے دس صفحات حجم یا زیادہ کی ایک کتاب دیکھی جو سیدی عارف باللہ روزبیہان کی تصنیف ہے اس کا نام ہے **المکاشفات** جس میں انہوں نے اپنے مکاشفات کا نیز ارواح انبیاء و اولیاء کے ساتھ اپنا ملنا، فرشتوں کو دیکھنا اور اللہ تعالیٰ

کا مشاہدہ بغیر کیف وحصر بیان کیا ہے۔
پھر مذکورہ بالا تمام تفصیل نقل کرنے کے بعد میں نے عارف باللہ شیخ ابراہیم الرشید، خلیفہ سیدی احمد بن ادریس رضی اللہ عنہما کی ایک کتاب دیکھی، جو ان سوالات کے جوابات تھے جو اُن کے پاس ۱۳ رمضان ۱۲۷۱ھ کو علامہ شیخ علی عبد الرزاق کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۵: علامہ علی عبد الرزاق کا سوال

علی عبد الرزاق پوچھتے ہیں، تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی کیفیت وافادہ ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ کیا تمہارا ہر

پیروکار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں آنکھ کی نظر سے یا نیند کی حالت میں اور دل کی بصیرت سے دیکھتا ہے یا مثال ہوتی ہے؟ کیا یہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ہوتی ہے یا جسم پاک یا دونوں کا مجموعہ؟ ہمارے لئے اس کی وضاحت کریں۔

شیخ ابراہیم الرشید کا جواب

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''دسواں باب مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے متعلق ،اس کے تحت چند مسائل ہیں۔ پہلا مسئلہ حضور علیہ السلام کی حاضری کی کیفیت ہے۔ یہ بہ اتفاق حفاظ جائز ہے(شرعاً بھی اور عقلاً بھی) جیسا کہ اکابر علماء کی ایک بڑی جماعت نے اس کی راہنمائی فرمائی ہے۔اس میں سے ایک عبارت وہ ہے جو شیخ سیدی علامہ احمد نفراوی نے ابن ابی زید قیروانی رضی اللہ عنہما کے رسالہ پر لکھی گئی اپنی شرح کے آخر میں لکھی ہے۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار جائز ہے، بیداری اور خواب میں ۔اس میں حفاظ کا اتفاق ہے۔ اختلاف صرف یہ ہے کہ دیکھنے والا حقیقتاً آپ کی ذات پاک کو دیکھتا ہے یا مثال جو حقیقت کی خبر دیتی ہے؟ ایک جماعت پہلے قول کی طرف گئی ہے اور غزالی، القرافی، الرافعی، اور دیگر دوسرے کی طرف۔ پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ چراغ ہدایت ،نور ہدایت ، اور شمس المعارف صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے نور، چراغ اور سورج دور سے نظر آتے ہیں اور نظر آنے والی سورج کی ٹکیہ بمع اپنے عوارض وصفات ہوتی ہے یونہی بدن مبارک ہے۔ پس آپ کی ذات اقدس قبر انور سے جدا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کے سامنے سے پردہ چاک کر دیتا ہے تو وہ دیکھنے والا آپ کو دیکھ لیتا ہے خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں یا پردے اتنے شفاف کر دیے جائیں کہ ان کے پیچھے والی ہستی پوشیدہ نہ رہے۔

القرافی نے اس بات پر جزم کیا ہے کہ حضور کو خواب میں دیکھنا ، دراصل

معلوم کرنا اور پالینا ہے، ہم اسے جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ نیند کی آفت دل میں حائل نہ ہو جائے۔ سو یہ دیکھنا سر کی آنکھوں سے نہیں، دل کی آنکھ (بصیرت) سے ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دیدار اندھے کو بھی کبھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدی شیخ ابراہیم الرشید نے حافظ سیوطی وغیرہ کے بعض مذکورہ حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو یہاں دوبارہ ذکر کرنا ضروری نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

فصل

خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیان میں

علماء کی مذکورہ عبارات کے علاوہ

سیدی عبدالغنی نابلسی نے اپنی کتاب تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں حدیث پاک مَنْ رَاٰنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة فان الشیطان لایتمثل بی۔ کی شرح میں علام ابن حجر کی شرح شمائل کی وہ عبارت نقل کرنے کے بعد، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے فرمایا تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی حال ہے کیونکہ شیطان نہ اللہ کی مثال بن سکتا ہے نہ اس کی آیتوں کی نہ انبیاے کرام اور نہ فرشتوں کی۔ سو جس نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کی طبیعت ہمیشہ ہلکی پھلکی ہو جائے گی مغموم ہو تو غم دور۔ قیدی ہو تو آزاد ہو جائے۔ جب کسی بند جگہ دیدار ہو گا یا جہاں مہنگائی تھی اللہ پریشانی دور فرمائے گا۔ نرخ ارزاں ہوں گے۔ مظلوم ہوں گے تو مدد ہو گی۔ خوف زدہ ہوں گے تو امن ملے گا اور آپ کا دیدار مبارک جیسا کہ احادیث میں آپ کی صفات حسنہ آتی ہیں جن کو بیان کرنے والا صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھنے والے کے لئے دنیا و آخرت کی عافیت کی بشارت ہے۔ تمہاری ذات کے مطابق اور تمہارے شفاف آئینہ کے مناسب خواب میں تمہیں سرکار کی زیارت نصیب ہو گی پس حضور علیہ السلام کو جس نے اپنی طرف متوجہ دیکھا یا تعلیم دیتے ہوئے، یا نماز میں اقتدا کرتے ہوئے، یا راستے میں رہنمائی کرتے یا، یہ سرکار نے اسے کوئی اچھی چیز کھلائی یا کوئی اچھا لباس پہنایا۔ یا کوئی وعدہ فرمایا، یا اچھی دعا فرمائی۔ اب اگر دیکھنے والا حکومت کے لائق ہے تو حکومت کرے گا اس کے دور میں عدل و انصاف ہو گا۔ فیصلے حق پر ہوں گے نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا۔ اگر عالم ہے تو اپنے علم پر عمل کرے

گا۔ عابد ہے تو اہل کرامت کے مقامات پر فائز ہوگا۔ گنہگار ہے تو توبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کرے گا۔ کافر ہے تو ہدایت پائے گا۔ بسا اوقات اپنے مقصد، علم، قرأت یا بے پڑھا ہونے کے باجود باطن کی دنیا آباد کرنے میں کامیاب ہوگا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ ترجمہ: سو اللہ پر اور اس کے رسول نبیٔ امی پر ایمان لاؤ۔

اگر دیکھنے والا کسی حکمران سے ڈرتا ہے تو کوئی ایسا شفارسی مل جائے گا جس کی شفاعت مقبول ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں۔ اگر دیکھنے والا گمراہ کن بدعت پر عمل پیرا ہے تو دل میں اللہ سے ڈرے۔ خصوصاً جب سرکار کو اپنی طرف منہ موڑے دیکھے۔ کبھی دیکھنے والے کو خوش کن بشارت ملتی ہے اور حضور علیہ السلام کا دیدار دلائل کے اظہار، بات کی سچائی، اور وعدہ پورا ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ اپنے گھر اور خاندان والوں سے بڑھ کر وہ مقام حاصل کر لیتا ہے، جسے کوئی دوسرا پانے سے قاصر ہوتا ہے اور کبھی اس کو ان کی طرف دشمنی، حسد اور بغض ملتا ہے۔ کبھی اپنوں سے جدا ہو کر بے وطن ہو جاتا ہے۔ کبھی اسے والدین کی طرف سے یتیمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ کبھی حضور علیہ السلام کا دیدار اظہار کرامت کی دلیل بنتا ہے کیونکہ ہرن نے آپ کو سلام کیا، اونٹ نے آپ کے پیر چومے۔ آپ کو آسمان کی سیر کرائی گئی (بکری کے بھنے ہوئے) بازو نے آپ سے کلام کیا۔ درخت آپ کی طرف دوڑ کر آئے۔ اور اگر دیکھنے والا ان سرمہ فروشوں میں سے ہے جو آنکھوں کا علاج کرتے ہیں تو وہ اپنے کام میں اس مقام پر پہنچے گا، جہاں کوئی دوسرا اس کو نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ نبی علیہ السلام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ دوبارہ ٹھیک کر دی تھی۔ اگر دیکھنے والا سفر میں ہے جہاں لوگ پیاس سے بے تاب ہیں تو یہ کرم اور بارش ہونے کی دلیل ہے کیونکہ پانی نہ ہونے کی صورت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں

سے پانی کے چشمے پھوٹے ہیں۔ یونہی اگر کوئی سختی اور قحط کا شکار ہے (آپ کا دیدار) سیر ہونے، خوشحالی اور برکت پر دلالت کرتا ہے جہاں سے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر عورت (خواب میں) دیکھے تو بڑے مرتبے اور شہرت تک پہنچے گی۔ نیک پاکباز اور اپنے لئے امانت حفاظت پانے والی ہوگی، بسا اوقات سوکنوں کے ذریعہ اس کا امتحان لیا جائے گا۔ اسے نیک اولاد ملے گی۔ اگر مالدار ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے گی اور حضور علیہ السلام کا دیدار اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ ستانے پر صبر کرنے والی ہوگی، اگر یتیم نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو بڑے مقام تک پہنچے گا یہی حال ہے غریب کا۔ اگر دیکھنے والا جسموں کا معالج ہے تو لوگوں کو اس کے طب سے فائدہ ہوگا۔

بسا اوقات نبی علیہ السلام کا دیدار مسلمانوں کی مدد اور کافروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ خصوصاً جب آپ کے ہمراہ آپ کے صحابہ کرام بھی ہوں۔ اگر مقروض آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، اس کا قرض ادا ہوگا۔ بیمار دیکھے تو اللہ اس کو شفا دے گا۔ اگر حج نہ کرنے والے نے آپ کو دیکھا تو حج بیت اللہ کرے گا۔ اگر جہاد کرنے والے نے دیکھا تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اگر امتحان والے نے دیکھا اس کو کامیابی ہوگی۔ اگر سرکار علیہ السلام کو خشک زمین پر دیکھا۔ وہ سرسبز ہوگی۔ بشرطیکہ آپ اپنی اصل صورت پر ہوں۔ اگر دیکھنے والے نے نامناسب رنگ، کمزور اور ناقص دیکھا تو یہ دلیل ہوگی کہ اس جگہ دین کمزور ہے اور بدعات غالب ہیں۔ یہی توجیہہ اس وقت ہوگی جب آپ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ نبی علیہ السلام کا چھپ کر خون پی رہا ہے، حالانکہ اس کے دل میں آپ کی محبت ہے۔ ایسا شخص جہاد میں شہید ہوگا۔ اگر علانیہ خون پینا نظر آیا تو یہ اس کے نفاق کی دلیل ہے اور وہ آپ کے اہل بیت کے خون میں شریک ہوگا۔ اور اس نے آپ کی اہل بیت کے قتل میں مدد کی ہے۔ اگر آپ کو سواری پر دیکھا تو وہ آپ کی قبر کی زیارت کرے گا۔ اگر آپ کو پیدل دیکھا تو آپ کی

زیارت کو پیدل جائے گا۔ اگر آپ کو کھڑے دیکھا تو اس کا اپنا کام صحیح ہوگا اور اس کے زمانے کے حکمراں کا کام صحیح ہوگا، اگر آپ کو وفات پاتے دیکھا تو آپ کی نسل پاک میں سے کوئی شریف آدمی فوت ہوگا۔ اگر آپ کا جنازہ دیکھا تو اس علاقہ پر کوئی بڑی مصیبت آئے گی۔ اگر آپ کے جنازہ کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ قبر میں آپ کو رکھا تو بدعت کی طرف مائل ہوگا، اگر خواب میں آپ کی قبر انور کی زیارت کی تو بڑا مال پائے گا۔ اگر یہ دیکھا کہ میں نبی علیہ السلام کا بیٹا ہوں حالانکہ آپ کے نسل میں سے نہیں تو یہ دیکھنا اس کے خلوص ایمان ویقین کی دلیل ہے۔

ایک شخص کا خواب میں سرکار علیہ السلام کو دیکھنا صرف اسی کے لئے بابرکت نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے باعث برکت ہے۔ نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اسے کچھ سامان دیا کھانے پینے کی چیز عطا فرمائی تو وہ مال ہے جو سرکار کے عطا کے برابر پائے گا۔ جو کچھ سرکار نے اسے عطا فرمایا ہے اگر وہ معمولی چیز ہے تو مثلاً تربوز وغیرہ تو یہ شخص کسی بڑی مصیبت سے نجات پائے گا۔ ہاں اس سے اسے کچھ تکلیف دہ دشواری پیش آئے گی۔ اگر یہ دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے اعضا میں سے کوئی عضو خواب دیکھنے والے کے پاس محفوظ ہے تو یہ امور شرع میں کسی بدعت کا رواج پانا ہے۔ جس شخص نے دیکھا کہ وہ نبی علیہ السلام کی شکل میں متشکل ہو گیا ہے یا اس نے آپ کا کوئی کپڑا پہن رکھا ہے یا آپ نے اسے اپنی انگوٹھی یا تلوار عطا فرمائی ہے۔ اگر حکومت کا خواہش مند ہے تو ملے گی اور زمین اس کے قبضے میں آئے گی۔ اگر ذلت و پسماندگی میں ہے تو اللہ اس کو عزت بخشے گا۔ اگر طالب علم ہے تو اپنی مراد پائے گا، محتاج ہے تو غنی ہوگا، شادی شدہ نہیں تو نکاح ہوگا۔ اگر حضور علیہ السلام کو کسی ویران جگہ دیکھا تو وہ جگہ آپ کی برکت سے آباد ہوگی۔ اگر کسی مکان کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس مکان میں نشان وعبرت ظاہر ہوں گے۔ اگر آپ کو کسی جگہ اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہاں کی پیداوار، آبادی اور مردوں میں اضافہ ہوگا۔ جس نے آپ کو سرمہ لگاتے ہوئے دیکھا، تو وہ شخص

آپ کے دین کی درستی اور آپ کی حدیث کے حاصل کرنے کا حکم دے گا۔ اگر عورت حاملہ ہے یا اس کے خاوند نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو حمل لڑکا ہوگا، جس نے آپ کو بہت حسین دیکھا، یہ دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے۔ جس نے آپ کی سیاہ داڑھی دیکھی، کہ سفیدی بالکل نہ تھی، وہ بہت خوشی اور بڑی خوشحالی دیکھے گا۔ جس نے آپ کو پختہ عمر والوں کے ساتھ دیکھا تو یہ اس کے حال کی قوت اور دشمنوں پر اس کی فتح کی دلیل ہے۔ جس نے آپ کو ایک بڑی ہستی کی صورت میں دیکھا، تو اس کی طاقت و حکومت (جس سطح کی ہے) میں عظمت آئے گی۔ اگر آپ کی گردن مضبوط حال میں دیکھی تو سوچے کہ امام مسلمانوں کی امانت کا محافظ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا سینہ کشادہ ہے اور حسین دیکھا تو بادشاہ اپنے فوجیوں کی عطا میں سخاوت کرے گا۔ اگر آپ کا شکم مبارک خالی دیکھا تو اس کا مطلب قومی خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی مال نہیں۔ اگر آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں باہم پیوست دیکھیں تو معنی ہوگا کہ امام (حاکم) راشن وغیرہ نہیں دے رہا ہے اور خواب دیکھنے والا نہ حج کرے گا اور نہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے گا، اگر اپنا بایاں ہاتھ بند دیکھا تو امام (حکمران) اپنے فوجیوں کا رزق بند کر دے گا۔ یونہی جہاد کے اموال، اور صدقات اور خواب دیکھنے والا زکوٰۃ نہیں دیتا اور سائل کو منع کرتا ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کا ہاتھ کھلی حالت میں دیکھے تو امام رزق دے گا اور خواب دیکھنے والا حج و جہاد کرے گا۔ اگر دیکھنے والے نے آپ کی بند مٹھی دیکھی، تو سربراہ مملکت کے معاملات الجھ جائیں گے اور اس کو فکر دامن گیر ہوگی۔ یہی حال دیکھنے والے کا ہوگا جس نے سرکار کی خوبصورت بڑی اور زیادہ بالوں والی ران مبارک دیکھی، تو اس کے خاندان کو کثرت تعداد اور مال سے قوت حاصل ہوگی۔ جس نے آپ کی پنڈلی مبارک دیکھی، تو اس کے سربراہ کی عمر طویل ہوگی جس نے حضور علیہ السلام کو مسلح حالت میں میدان جنگ میں دیکھا، اس حال میں کہ لوگ خوشی سے ہنس رہے ہیں، تو اس سال مسلمان لشکر کو شکست ہوگی۔ اگر آپ کو چھوٹے لشکر میں اور نامکمل

ہتھیاروں کے ساتھ دیکھا، کہ مسلمانوں کو ذلت ونکبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو دشمن کے خلاف مسلمانوں کی مدد ہوگی کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ ترجمہ: یقیناً اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔

جس نے حضور علیہ السلام کو سر اور داڑھی میں کنگھی کرتے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے رنج والم کے ختم ہونے کی دلیل ہے۔ اگر کسی نے آپ کو مسجد نبوی، یا حرم مدینہ یا حرم مکہ یا آپ کے مشہور مکان میں دیکھا تو وہ عزت وقوت پائے گا۔ جس نے آپ کو اصحاب کرام میں مواخات (بھائی چارہ) کرتے دیکھا، وہ علم ودانش پائے گا جس نے آپ کی قبر دیکھی، وہ غنی ہوگا، مال پائے گا۔ اگر تاجر ہے تو تجارت میں نفع پائے گا، قیدی ہے تو رہائی پائے گا جس نے خواب میں نبی علیہ السلام کو اپنے باپ کا باادب بنے دیکھا تو اس کے دین میں فساد اوریقین میں کمزوری ہے۔ جس نے نبی علیہ السلام کی ایک پاک بیوی کو اپنی ماں کی حالت میں دیکھا۔ اس کے ایمان میں قوت آئے گی۔ جس نے اپنے آپ کو نبی علیہ السلام کے پیچھے چلتے دیکھا تو وہ متبعسنت ہے۔ جس نے نبی علیہ السلام کو اپنے کسی معاملہ میں غور کرتے دیکھا تو یہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ جس نے اپنے آپ کو نبی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھا تو یہ اس کے مال سے زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ جو آپ کو تنہائی میں کھانا کھاتے دیکھے تو دیکھنے والا سائل کو کچھ نہیں دیتا۔ پس آپ اسے صدقہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں، اگر حضور علیہ السلام کو ننگے پاؤں دیکھا، تو یہ شخص باجماعت نماز نہیں پڑھتا پس آپ اسے باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ جس نے آپ کو موزے پہنے دیکھا، تو سر کا راس کو فی سبیل اللہ جہاد کا حکم دے رہے ہیں۔ جس نے نبی علیہ السلام سے مصافحہ کرتے دیکھا تو یہ آپ کی سنت کا پیروکار ہے۔ جس نے اپنا خون نبی علیہ السلام کے خون سے خلط ملط دیکھا تو وہ کسی شریف آدمی سے رشتہ داری کرے گا یا علماء

سے نکاح کرے گا۔ اگر دیکھا کہ نبی علیہ السلام اسے کوئی سبزی عطا فرما رہے ہیں تو یہ شخص غم سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی پسندیدہ چیز عطا فرمائی مثلاً کھجور، شہد، تو یہ شخص حافظ قرآن بنے گا اور اتنا علم حاصل کرے گا جتنی چیز آپ نے اسے دی تھی۔ جس نے نبی علیہ السلام کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، تو یہ شخص نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا۔ جس نے خواب دیکھا کہ نبی علیہ السلام نے اسے کوئی چیز دی ہے، وہ علم حاصل کرے گا اور حق کی پیروی کرے گا۔ اگر اس نے آپ کا عطیہ واپس کر دیا تو بدعت میں گرفتار ہوگا۔ جس نے نبی علیہ السلام کو دراز قد نوجوان کی صورت میں دیکھا، تو اس کی وجہ سے لوگوں میں فتنہ و قتل ہوگا۔ اگر سرکار کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تو لوگ خیر و عافیت میں ہوں گے۔ اگر آپ کو گندم گوں رنگ میں دیکھا تو یہ شخص بے دینی چھوڑ کر دل میں توبہ کرنے کی باتیں کرے گا۔ اگر آپ کو سفید رنگ میں دیکھا تو یہ شخص اللہ کے حضور توبہ کر کے نیک عمل کرے گا اور سیدھی راہ چلے گا۔ جس نے دیکھا کہ وہ سرکار سے ناراض ہے، جھگڑا کر رہا ہے یا آپ کی آواز پر آواز بلند کر رہا ہے۔ تو یہ وہ بدعات ہیں جو اس نے دین میں پیدا کی ہیں۔ اگر خواب میں دیکھا کہ نبی علیہ السلام اسے بوسہ دے رہے ہیں، تو دیکھے اور غور کرے کہ وہ حضور علیہ السلام کی کون سی حدیث روایت کرتا ہے۔ جس نے دیکھا نبی علیہ السلام کسی مقام پر وفات پا گئے ہیں تو اس جگہ سنت ختم ہوگی۔

عارف نابلسی کا کلام ختم ہوا۔

میں نے کتاب العقد النفیس الجموع من کلام سیّدی احمد بن ادریس میں یہ عبارت دیکھی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کو خواب میں اس صورت کے خلاف دیکھے، جو (کتب حدیث) میں بیان ہوئی، اس کا خواب حق ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اس کا خواب سچا ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اس نے سچ مچ آپ ہی کو دیکھا اگرچہ اصل

صورت مبارکہ کے خلاف دیکھے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام سرکار رسالت مآب کی خدمت میں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے۔دراصل آپ کو دیکھنے والوں کا حال مختلف ہوتا ہے۔تم آئینے میں اپنی صورت دیکھتے ہو، اگر خوبصورت ہیں تو خوبصورت دیکھتے ہیں۔ بدصورت ہیں تو بدصورت دیکھتے ہیں۔یونہی جو شخص نبی علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔وہ اپنے اس طرز عمل کے مطابق ہی دیکھے گا جو اس کا اللہ تعالیٰ سے ہے۔مسلمان تو اپنے بھائی کا آئینہ ہے لیکن جب آپ اس کو کسی چیز کا حکم دیں یا کسی چیز سے منع فرمائیں۔تو اگر سرکار اس صورت میں نظر آئیں جو بیان کی گئی ہے تو خواب میں آپ نے جو بھی حکم دیا وہ اسی طرح ہے جیسے بیداری میں۔بے شک وہ شخص اس کی پیروی کرے گا۔یونہی اگر آپ نے کسی بات سے منع فرمایا تو اس سے رک جائے بشرطیکہ احکام شرع کے موافق ہو، ورنہ قابل عمل نہیں، کیونکہ خواب دیکھنے والے کو بات یاد نہیں رہتی جیسا کہ علمائے کرام نے فرمایا ہے، اور اگر سرکار اس صورت میں نظر نہ آئے جو کتب میں مذکور ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔کتاب مذکور میں مؤلف مرحوم ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، مجھے قابل وثوق شخص نے بتایا جس کی سچائی میں مجھے شک نہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور عرض کی یارسول اللہ! شراب حلال ہے یا حرام؟ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا، جو آپ کے پاس موجود تھیں، اگر یہ اسے پی لیں تو میں ان کے قریب نہ جاؤں۔یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔خواب دیکھنے والا کہتا ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں پوچھوں، کہ سرکار آپ نے اسے شریعت میں حرام فرمایا ہے؟ اگر فرمایا ہے تو حدیث میں کس مقام پر؟ لیکن میں سردست پوچھنا بھول گیا۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیکھ لیجئے اگر اسے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پی لیتیں تو حضور علیہ السلام ان کے قریب نہ جاتے۔تو اس کے پینے پر اس سے بڑی آفت کونسی ٹوٹ سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی مسلمانوں کی

ماں کے قریب نہ آئیں۔ اس سے بڑھ کر اس کے حرام ہونے کا کیا اشارہ ہوسکتا ہے؟ اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے حقیقۃً آپ ہی کو دیکھا اور جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی تو یہ ایسا ہی ہے جیسے بیداری میں کی۔ سلام ہو ہدایت کے پیروکار پر۔ فرمایا کہ اس کی قیمت کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا، یہودیوں پر خدا کی لعنت بے شک اللہ نے ان پر چربی حرام کی، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔ اور جب اللہ نے کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیا تو اس کی قیمت بھی حرام فرمائی۔ اس کو امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۶: شیخ الاسلام زکریا کا ارشاد

شیخ الاسلام زکریا نے شرح رسالہ قشیریہ میں فرمایا، نبی علیہ السلام کے صحیح دیدار کی علامت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ سے کوئی خلاف شرع بات نہ سنے یعنی ماہرین فن حدیث کے نزدیک اس کی صحیح تعبیر ہو سکے۔ الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۷: ابوسعد نیشاپوری کا ارشاد

امام ابوسعید واعظ نیشاپوری مصنف کتاب "شرف المصطفیٰ" نے اپنی کتاب التعبیر میں اپنی سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے بیداری میں دیکھا کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ابوسلمہ کہتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا اور اپنی سند کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سرکار کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا، ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔

اپنی سند کے ساتھ سعید بن قیس عن ربیعہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔استاذ ابوسعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔سو وہ شخص بڑا سعادت مند ہے جس نے آپ کو حیات ظاہری میں دیکھا اور آپ کی پیروی کی۔ وہ بھی بڑا سعادت مند ہے جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی۔اگر قرض دار کو زیارت ہوئی اللہ اس کا قرض ادا کردے گا۔مریض کو ہوئی تو اللہ اسے شفا بخشے گا۔اگر مجاہد نے دیکھا تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔اگر حج سے روکے گئے نے دیکھا تو حج نصیب ہوگا۔اگر قحط زدہ زمین میں دیکھا تو اللہ خوشحالی لائے گا۔اگر اس زمین میں دیکھا جہاں ظلم کا دور دورہ تھا، اس جگہ عدل و انصاف لائے گا۔اگر ڈراؤنی جگہ پر دیکھا تو اللہ وہاں امن و امان قائم فرمائے گا۔

کچھ مذکورہ تعبیریں عارف نابلسی سے منقول ہیں۔ پھر فرمایا میں نے ابوالحسن علی بن محمد بغدادی سے مشہور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (کوفہ) میں سنا۔فرمایا ابن ابی طیب الفقیر نے کہا کہ میں دس سال بہرہ رہا، پس مدینہ منورہ حاضر ہوا۔منبر اور قبر انور کے درمیان سو گیا خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ نے فرمایا، جو میرے لئے وسیلۃ مانگے اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا عَافَاكَ اللّٰهُ اللہ تجھے معاف فرمائے میں نے ایسے نہیں کہا میں نے کہا تھا کہ جو اللہ کے حضور میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔ کہتے ہیں نبی علیہ السلام

کے فرمان عافاک اللّٰہُ کی برکت سے میرا بہرہ پن جاتا رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۸: روضہ رسول کا مہمان

فرمایا، عبداللہ بن الجلاء نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ میں بھوکا تھا۔ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا میں نے حضور علیہ السلام اور آپ کے دو ساتھیوں (صدیق و عمر) رضی اللہ عنہما، کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! میں بھوکا ہوں، اور آپ کا مہمان ہوں۔ پھر ذرا ہٹ کر قبر انور کے سامنے سو گیا۔ میں نے دیکھا نبی علیہ السلام میری طرف تشریف لا رہے ہیں میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے روٹی عطا فرمائی۔ میں نے روٹی کا کچھ حصہ

کھایا ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی دیکھتا ہوں کہ روٹی کا باقی حصہ میرے ہاتھ میں ہے۔

فرمایا، قاری ابوالوفا ہروی کا بیان ہے کہ ۳۶۰ھ میں علاقہ فرغانہ میں، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ میں بادشاہ کے دربار میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا، جب کہ وہ لوگ بجائے قرآن سننے کے اپنی باتوں میں مشغول رہتے، میں غمزدہ گھر لوٹ آیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔ چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر تھا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا، اللہ کا کلام قرآن کریم ان لوگوں کے سامنے پڑھتے ہو جو باتوں میں مصروف ہیں اور تمہاری قرأت سنتے ہی نہیں۔ اس کے بعد نہ پڑھنا، ہاں جتنا اللہ چاہے، اس پر میں بیدار ہو گیا۔ اور چار مہینے تک میں نے زبان بند رکھی۔ جب مجھے ضرورت پڑتی تو پرچوں پر لکھا۔ پس میرے پاس محدثین وفقہا جمع ہوئے ان سب نے آخرکار یہ فتویٰ دیا کہ میں کلام کر سکتا ہوں، اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ۔ استثناء ہے۔

اب چار ماہ کے بعد میں اسی جگہ سو گیا جہاں پہلے سویا کرتا تھا میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا مجھ سے فرمایا تم نے توبہ کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ! فرمایا جو توبہ کر لے اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے۔ اپنی زبان باہر نکالو، پھر آپ نے انگشت شہادت سے میری زبان کو چھوا۔ اور فرمایا جب لوگوں میں موجود ہوا ور اللہ کی کتاب پڑھو تو وقفے وقفے سے قرآن پڑھا کرو تا کہ وہ غور سے اللہ کا کلام سن سکیں پھر میں بیدار ہو گیا تو اللہ کے فضل واحسان سے میری زبان کھل چکی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۶۹: غریبوں کی مدد کرو

فرمایا حکایت ہے کہ ایک آدمی بیمار ہوگیا۔ رات میں نبی علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا گویا فرمارہے ہیں اگر اپنی بیماری سے شفا چاہتے ہو تو لَا وَ لَا پر عمل کرو۔ جب بیدار ہوا، تو حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے اور کہا انہیں غریبوں میں تقسیم کر دیجئے، اور خواب کی تعبیر ان سے پوچھی۔ انھوں نے فرمایا لَا وَ لَا سے مراد زیتون ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس کی تعریف فرمایا ہے:

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ ترجمہ: نہ مشرقی۔ نہ مغربی۔

اور تیرے مال کا فائدہ یہ ہے کہ تیری وجہ سے غریبوں کی حالت سدھرے گی کہا کہ اس شخص نے زیتون کو بطور دوا استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل اور خواب کی تعظیم کی برکت سے اسے شفا عطا فرمادی، کہا

کہ ہمیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ایک شخص نے خواب میں سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی تنگدستی کی شکایت کی آپ نے فرمایا علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ، اوراس سے کہو کہ تمہاری حالت کی سدھار میں مدد کرے۔ اس شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ! کس علامت سے؟ فرمایا اس سے کہنا نشانی یہ ہے کہ تو نے مجھے وادی بطحا میں دیکھا ہے، تو اس وقت ایک بلند ٹیلے پر تھا، پھر تو، اتر کر میرے پاس آیا میں نے تجھے اپنی جگہ واپس جانے کا حکم دیا۔ یہ علی بن عیسیٰ جو پہلے وزیر تھے جو معزول ہوئے پھر ان کو وزارت مل گئی۔ جب وہ شخص بیدار ہوا، علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچا جو اس وقت وزیر تھا۔ جب اس نے اس کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ تو نے سچ کہا اور اس نے اسے چار ہزار دینار دیے اور کہا ان سے قرض ادا کیجئے پھر چار ہزار دینار دے کر کہا۔ یہ تمہارا جیب کا خرچ ہے۔ جب خرچ کرلو، پھر میرے پاس آجانا۔ کہا کہ مرادک نامی ایک بصری سبز چادریں بیچا کرتا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے اہوز کے ایک امیر کے ہاتھ ہاتھی کا دانت فروخت کیا۔ میں اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے اس کے پاس آتا جاتا رہا۔ اس نے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دی۔ اس کی ہیبت مجھے جواب دینے سے مانع رہی۔ میں غم کا گھونٹ پی کر واپس آ گیا۔ رات کو اسی غم والم کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ! فلاں شخص نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالی دی ہے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ میں سرکار کی خدمت میں اسے پکڑ کر لایا۔ اسے لٹادیا۔ فرمایا اس کو ذبح کرو۔ میری نگاہ میں اس کو ذبح کرنا بہت بڑا مسئلہ بن گیا میں نے کہا یارسول اللہ! اسے ذبح کردوں۔ فرمایا ذبح کردو؟ یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے اس کی گردن پر چھری چلادی اور اسے قتل کردیا۔ صبح میں بیدار ہوا۔ تو دل میں سوچا اس کے پاس جاؤں، اسے نصیحت کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ میں نے دیکھا اسے بتادوں۔ میں چل پڑا۔ جب

اس کے مکان کے پاس پہنچا تو شوروغل کی آواز سنی۔معلوم ہوا کہ وہ مر گیا۔

ایک پریشان حال ابن سیرین کی خدمت میں

ابن سیرین کے پاس ایک ایسا پریشان شخص آیا جس کے دین پر تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر پاؤں رکھ دیا ہے۔آپ نے فرمایا رات سوتے وقت تم نے موزے پہن رکھے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا ان کو اتار! اس نے اتار دیے۔دیکھا کہ ایک پاؤں کے نیچے درہم ہے جس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نقش ہے۔ابوسعد واعظ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

فصل

سیدی محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ کا رسالہ مبشّرات

اس فصل میں، میں سیدی شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے رسالہ مبشرات کا ذکر کروں گا۔ نبی علیہ السلام کی زیارت کے سلسلہ میں یہ ایک مفید تحریر ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، سب تعریف اللہ پروردگار عالمیان کے لئے ہیں وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اور اچھی آخرت پرہیز گاروں کے لئے ہے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ الطَّاہِرِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں اور عام مسلمانوں کے لئے اچھے خواب دیکھنے کو اپنی وحی قرار دیا ہے اور اسے اجزائے نبوت میں سے ایک جز قرار دیا ہے جیسا کہ ترمذی نے اپنی مسند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’نبوت ورسالت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی، کہا کہ اس سے لوگ کچھ گھبرا گئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا لیکن مبشرات باقی ہیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا یارسول للہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مسلمان کا خواب، جو کوئی شخص دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے، اور یہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے۔‘‘ ابوعیسیٰ (ترمذی) نے فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام مسلم نے یہی بات اپنی مسند صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے وحی میں اچھے خواب

نظر آتے تھے۔ پس نبی علیہ السلام جو بھی خواب دیکھتے ہیں وہ ظہور صبح کی طرح سچے نکلتے۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ۔

ترجمہ: بے شک میں نے گیارہ ستاروں، اور سورج اور چاند کو اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

پھر جب آپ کے بھائی اور ماں باپ آپ کے سامنے سجدے میں گرے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر جسے میرے رب نے سچ کیا۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے مکالمہ نقل کیا ہے کہ بیٹا میں نے خواب میں تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا ہے، بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر جب خواب کے مطابق آپ نے اپنے فرزند کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ ۔ ترجمہ: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

"جب اس کے بارے میں خوف محسوس کرو، تو اسے دریا میں ڈال دینا۔"

پورا قصہ کہا گیا ہے کہ یہ وہی تھا جو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس جز میں وہ سب کچھ ذکر کردوں، جو میں نے خواب میں دیکھا ہے جس سے دوسروں کو فائدہ ہو، خیر کے اسباب پیدا ہوں۔ اور جو کچھ میری ذات سے مختص ہے اسے ذکر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔

خواب کی قسمیں

جان لیجئے کی خواب کی تین قسمیں ہے:

اول: وہ خواب جو اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ مبشرات کہلاتے ہیں۔ یعنی خوش خبریاں۔

دوم: نفس کے خواب۔ یہ وہ خیالات ہوتے ہیں جن کو بیداری میں انسان اپنے دل میں سوچتا رہتا ہے۔

سوم: شیطانی خواب یعنی ڈراؤنے خواب۔ جن کے ذریعے شیطان تمہیں پریشان کرتا ہے۔ پس جو کوئی پریشان کن خواب دیکھے وہ اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے اس سے وہ اس کی ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اسے کسی کے آگے بیان نہ کرے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

نبی علیہ السلام کی یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ''خواب پرندے کے پاؤں میں لٹک رہی ہوتی ہے پھر جب اسے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ فوراً ہی گر جاتا ہے۔ جان لیجئے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں اور فاضل علماء کو دیکھنا، دو طرح کا ہوتا ہے۔ اچھی، کامل اور فضل و کمال کی صورت میں دیکھنا یا پھر قبیح اور ناقص صورت میں دیکھنا۔ اس شکل مبارک کو ان دو حالوں میں دیکھنے کے دو سبب ہیں۔

حسن و قبح کے اسباب

پس اچھی صورت میں دیکھنا باطل، برائی اور اللہ کی ناپسندیدگی کی نشانی ہے۔ یہ حسن و قبح بھی دو اسباب کی طرف رجوع کرتا ہے یا تو دیکھنے والے کی ذات کی طرف۔ یا اس جگہ کی طرف جہاں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حق یا عالم فاضل کی زیارت ہوئی ہے۔ بیشک دین اور حق کا اس مقام پر نظر آنا حسن و قبح کی اس صورت کے مطابق ہے، جسے تم نے خواب میں دیکھا ہے۔ جیسے عالم، زاہد،

ابوعبداللہ محمد بن العاص الباجی کی مجلس میں، مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ ہمارے ایک ساتھی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پس اس دیکھنے والے نے سرکار کے چہرۂ انور پر تھپڑ مار دیا (العیاذ باللہ۔ مترجم) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر اس کے ہاتھ کا نشان پڑ گیا۔ اب وہ شخص گھبرا کر بیدار ہو گیا اور ہمارے شیخ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا تو اپنی بیوی سے حرام کرتا ہے۔ اب دیکھنے والے شخص نے جی میں غور وخوض کیا۔ تو یاد آیا کہ اس نے اپنی بیوی سے طلاق والی قسم اٹھائی تھی اور پھر اسے توڑ دیا تھا۔ پھر بھی اس سے علیحدگی نہیں کی اور اس سے تعلقات زن وشوہر بدستور قائم رکھے۔

ایسا ہی ایک واقعہ ایک اور نیک آدمی کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ جس شہر میں رہتا ہے وہاں نبی علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے اور اس شہر کے فقہاء نے نبی علیہ السلام کو دفن کر دیا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوا تو پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہوا کہ حج کے متعلق کسی مسئلہ میں بحث ہو رہی ہے اور ایک فریق واضح احادیث سامنے آنے کے باوجود انکاری ہے ایسی احادیث جن میں کسی طرح لعن واعتراض کی گنجائش نہیں ہے، اور اپنی رائے سے فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مذہب متعین ہو چکے ہیں اور جھگڑے والے احادیث کے ذریعے ان کو رد کرنا چاہتے ہیں اور خوب خوب تعصب کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پس ہم اس رسوائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں نے خود نبی علیہ السلام کو میت کی صورت میں دیکھا، جن کو اشبیلیہ کی جامع مسجد کے ایک حصہ میں دفنایا گیا۔ میں نے اس جگہ کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ جگہ مغصوبہ ہے مالک سے زبردستی بلا قیمت لی گئی ہے۔ ایسی وجوہات سے مذکورہ بالا لوگوں کے احوال کا تعلق ہے جن کے خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے ان حالات کا تعلق ان کی ذوات سے نہیں، دوسری وجوہات سے ہوتا ہے، پس میں چاہتا ہوں کہ صرف ان خوابوں کا ذکر کروں، جن سے کوئی حکم ثابت ہو (درجہ ظن میں) یا علم حاصل ہوا، اطاعت کی ترغیب ہو۔ ان میں سے کچھ وہ

مبشرات

جو حدیث رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتی ہیں

میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ اور فرشتوں کو دیکھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب ابراہیم بن ہمام اشبیلی نے حدیثوں کو مرتب کرنے اور ان پر عمل کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ ان کے پاس وہ فقہاء بھی کھڑے تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام کو دفن کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ تو میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم بن ہمام کو چوم رہے ہیں اور محبت سے ان کو اپنے سینے سے لگا رہے ہیں اور اپنی محبت کا اظہار فرما رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ امام محدث، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الفارسی، مصنف المحلی سے معانقہ فرما رہے ہیں۔ یہ علم حدیث میں امام عالم اور اس پر عامل تھے۔ روشنی نے ذات اقدس رسول اللہ ﷺ اور ذات ابن حزم کو ڈھانپ رکھا تھا، اور اس طرح گھل مل گئے جیسے دو نہیں ایک ہی جسم پاک ہے۔ پس یہ برکت حدیث کی ہے۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے حصول علم سے پہلے میرے تمام دوستوں نے مجھے کتب رائے (قیاس) پڑھنے کی ترغیب دی مجھے کچھ پتہ نہ تھا نہ علم حدیث کا نہ قیاس کا۔ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میں ایک کھلی فضا میں ہوں، اور کچھ مسلح لوگ میرے قتل کے درپے ہیں۔ مجھے بچاؤ کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں مل رہی۔ میں نے سامنے ایک ٹیلے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا دیکھا۔ میں ان کی طرف لپکا، آپ نے اپنی چادر پھینکی اور مجھے اپنی مضبوط گرفت میں تھام لیا اور فرمایا میرے دوست! میرا دامن تھام لے کہ بچ جائے۔ میں نے ان دشمنوں کو دیکھا تو روئے زمین پر مجھے ان میں سے کوئی نظر نہ آیا۔ اسی وقت سے میں خدمت حدیث

میں مشغول ہو گیا۔

اسی مفہوم کی ایک اور بشارت

میں نے امام دار الہجرت مالک بن انس اصبحی کو خواب میں دیکھا، سفید کپڑے میں ملبوس۔ بارہ ہاتھ کپڑا زمین پر گھسیٹے جا رہے ہیں۔ باب الفتح نامی دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے کہا، مالک! کیا پڑھوں؟ فرمانے لگے کتب رائے پڑھنا چاہتے ہو؟ مجھے ایک شخص نظر آرہا تھا، جو کتب رائے میں مصروف رہا کرتا تھا۔ دیکھا کہ وہ شخص امام مالک سے منہ موڑ کر اوجھری کو دیکھنے میں مصروف ہے۔ میں نے کہا امام مالک! مجھے ڈر لگتا ہے کہ کتب رائے مجھے اس طرف نہ لے جائیں، جس طرف اس آدمی کو لے گئی ہے۔ اس پر امام مالک رضی اللہ عنہ، مسکرا پڑے، اور فرمانے لگے سچ کہتے ہو بیٹا! حدیث پاک کی نشر و اشاعت اور اس پر عمل کرتے رہو۔

علم حدیث کی فضیلت

علم حدیث کا یہ بھی شرف ہے کہ عالم ابوالعباس احمد بن احمد ابوداؤد بن علی بن ثابت بن منصوری حریری حلفاوی رحمہ اللہ نے، ٹیونس شہر میں شیخ، صالح، عارف عبدالعزیز بن ابی بکر قرشی مہدوی کے مکان پر مجھے بتایا کہ مجھ (ابوالعباس) کو امام کبیر ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑی عقیدت تھی کیونکہ ان کی رائے اچھی اور ذہن رسا تھا۔ لہٰذا میں دوسرے ائمہ کے بجائے ان کی طرف مائل تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، مگر آپ نے مجھ سے کلام نہ فرمایا۔ مجھے وجہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی آپ کے پیچھے پیچھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا اے ابوبکر! آپ کے نزدیک ائمہ کے مراتب کس طرح ہیں؟ انہوں نے فرمایا، ہمارے ساتھ ملے ہوئے احمد بن حنبل ہیں، پھر شافعی پھر مالک، پھر ابوحنیفہ۔ ابوالعباس کہتے ہیں مجھے حیرت ہوئی اور معلوم ہوا

کہ نجات حدیث کی پیروی میں ہے۔ میں نے یہ بات قاضی عبدالوہاب ازدی، سکندرانی کو ۵۹۹ھ میں مکہ معظّمہ میں بتائی تو انہوں نے کہا یہی صحیح ہے اور میں تمہیں ایک حکایت بتاتا ہوں جو ابوالعباس کے خواب کی تائید کرتی ہے۔ میں نے کہا بتایئے اس وقت ہم رکن یمانی کے سامنے باب حزورہ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی تھا جس کی ذات میں بھلائی اور اچھے فضائل تھے وہ مر گیا ہمارے ایک نیک آدمی نے اسے خواب میں دیکھا تو دیکھنے والے نے اس سے کہا، اے فلاں! جو فرشتے تیرے پاس آئے تو زمین کیسی تھی؟ کہا پانی کی طرح نرم، کہ جتنی بار اسے چیرتے رہو بندش نہیں ڈالتی جیسے پانی پھٹ جاتا ہے اور رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ دیکھنے والا کہتا ہے میں نے اسے کہا، تو نے کیا دیکھا؟ وہ بولا میں نے کچھ کتابیں بلندی پر دیکھیں اور کچھ زمین کی پستی میں، جب میں نے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ بلندی پر کتب حدیث ہیں اور پستی میں کتب رائے۔ یہ حالت اس وقت تک رہے گی جب تک دونوں طبقوں سے باز پرس نہیں ہو جاتی۔

مسجد حرام کی معرفت کی بشارت

میں نے مکہ شریف میں ۵۹۹ھ کو خواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے سوال کیا کہ مسجد حرام کی حد کہاں سے کہاں تک ہے جس میں ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہوتی ہے؟ کیا وہ تمام حرم شریف ہے یا مشہور مسجد حرام؟ آپ نے فرمایا نہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تمام حرم شریف ہے اور نہ یہ کہ صرف مسجد شریف ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ حرم شریف کی حد میں جو مسجد ہے وہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہ بھی مسجد حرام ہی کا جز ہے اور اس میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مسئلہ یونہی ہے پھر میں بیدار ہو گیا۔

نیکی کا حکم کرنے کی بشارت

نے خواب میں دیکھا کہ حرم مکہ میں ہوں ۔ قیامت قائم ہو چکی ہے میں گناہوں کے بدلے عتاب وعذاب کے خوف سے سر جھکائے بارگاہ پروردگار میں کھڑا کانپ رہا ہوں گویا میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے فرمارہا ہے، میرے بندے مت ڈر! میں تجھ سے اس کے سوا کوئی عمل نہیں چاہتا کہ تو میرے بندوں کی خیر خواہی کرے ۔ پس میرے بندوں کی خیر خواہی کر۔ میں تمام لوگوں سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلنے والا تھا۔ جب میں نے راہ خدا کی دشواریاں دیکھیں تو سست ہو گیا۔ میں نے اس رات لوگوں سے الگ تھلک رہ کر نفس کے آرام کا تہیہ کر لیا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ و، سو یہ خواب دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو لوگوں کی خاطر بیٹھ گیا، ان کو سیدھا راستہ دکھانے لگا، وہ آفات بیان کرنے لگا جو فقہا، فقرا، اور صوفیاء اور عوام غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے مہلک ہیں اس سے وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے سو، اللہ نے ان کے مقابلہ میں میری مدد کی اور اپنے فضل وکرم سے مجھے بچالیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ دین میں خیر خواہی ہے اللہ، رسول، مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام کے لئے۔ اس حدیث کو امام نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

ایمان کی ترغیب دینے والا خواب

مجھے کمال الدین ابوعمرو عثمان بن ابوعمرو البہری شافعی نے جو حضرت براّ ابن عازب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔ مسجد اقصیٰ میں بتایا۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے سنا کہ ہر نبی کی آل و جماعت ہوتی ہے اور میری آل و جماعت مومن ہے بار بار اس بات کو دہراتے رہے۔ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں یہ فرماتے سنا، انبیاے کرام اپنی امتوں کو یہ حکم دیتے رہے کہ اصنام کی عبادت نہ کریں اور میں نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ اوثان کی عبادت نہ کریں۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ حرم مکہ میں ہوں ۔قیامت قائم ہو چکی ہے میں گناہوں کے بدلے عتاب وعذاب کے خوف سے سر جھکائے بارگاہ پروردگار میں کھڑا کانپ رہا ہوں گویا میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے فرمارہاہے،میرے بندے مت ڈر!میں تجھ سے اس کے سوا کوئی عمل نہیں چاہتا کہ تو میرے بندوں کی خیر خواہی کرے ۔پس میرے بندوں کی خیر خواہی کر۔میں تمام لوگوں سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلنے والا تھا۔جب میں نے راہ خدا کی دشواریاں دیکھیں تو سست ہوگیا۔میں نے اس رات لوگوں سے الگ تھلک رہ کر نفس کے آرام کا تہیہ کرلیا کہ لوگوں کوان کے حال پر چھوڑ و،سو یہ خواب دیکھا۔صبح بیدار ہواتو لوگوں کی خاطر بیٹھ گیا،ان کو سیدھا راستہ دکھانے لگا،وہ آفات بیان کرنے گا جو فقہا،فقرا، اور صوفیاء اور عوام غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے مہلک ہیں اس سے وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے سو،اللہ نے ان کے مقابلہ میں میری مدد کی اور اپنے فضل وکرم سے مجھے بچالیا۔نبی علیہ السلام نے فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ دین میں خیر خواہی ہے اللہ،رسول،مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام کے لئے۔ اس حدیث کو امام نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

ایمان کی ترغیب دینے والا خواب

مجھے کمال الدین ابوعمر وعثمان بن ابوعمر والبہری شافعی نے جو حضرت برّاء ابن عازب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔مسجد اقصیٰ میں بتایا۔فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے سنا کہ ہر نبی کی آل و جماعت ہوتی ہے اور میری آل و جماعت مومن ہے بار بار اس بات کو دہراتے رہے۔انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں یہ فرماتے سنا،انبیاے کرام اپنی امتوں کو یہ حکم دیتے رہے کہ اصنام کی عبادت نہ کریں اور میں نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ اوثان کی عبادت نہ کریں۔

حفظ قرآن کی ترغیب والا خواب

میں نے خواب میں دیکھا، گویا قیامت قائم ہے۔لوگ جمع ہیں میں نے علیین سے تلاوت قرآن کی آواز سنی۔ میں نے کہا ایسے وقت میں یہ قرآن پڑھنے والے کون لوگ ہیں۔انہیں ذرا خوف نہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ قرآن کے عامل ہیں۔ میں نے کہا، میں بھی ان میں سے ہوں۔ میرے لئے ایک سیڑھی لٹکائی گئی ہے جس کے ذریعے میں علیین کے ایک محل میں پہنچ گیا۔ وہاں چھوٹے بڑے سب اللہ کے رسول ابراہیم خلیل علیہ السلام سے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ بالکل امن سے۔ نہ خوف نہ گھبراہٹ، نہ حساب،لوگ میدان محشر کے جس رنج وغم میں مبتلا تھے مجھے اس کا پتہ تک نہ تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کے عامل ہی خاص اللہ والے ہیں۔فرمان باری تعالیٰ ہے، وہ محلات میں امن سے ہوں گے۔

قیام لیل کی ترغیب کا خواب

میں نے خواب میں دیکھا گویا مکہ مکرمہ میں ہوں نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک گھر میں ہوں۔ میرے اور آپ کے درمیان سخت قرب وملاپ ہے گویا میں آپ، اور آپ میں۔ مجھے آپ کا چھوٹا بیٹا نظر آرہا ہے۔ جب نبی علیہ السلام کے پاس کوئی شخص زیارت کرنے آتا آپ اس چھوٹے صاحبزادے کو باہر نکالتے ہیں تاکہ لوگ اس سے برکت حاصل کریں اور اسے پہچانیں، اس چھوٹے صاحبزادے کی اللہ کے ہاں بڑی قدرومنزلت تھی۔ اسی اثنا میں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوٹے صاحبزادے کے ہمراہ باہر تشریف لائے پھر میری طرف پلٹ کر فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ منورہ چلنے اور اس کے دو مشرقی حصوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں نبی علیہ السلام سے جدا نہیں ہوتا تھا، میری نظریں برابر آپ پر لگی ہوئی تھیں۔ گویا سرکار کی ذات بن

گیا۔نہ میں آپ کا عین تھا نہ غیر بس اس اثنا میں کہ آپ مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ آپ نے آسمان سے خیر عظیم (بڑی بھلائی) اترتی دیکھی۔فرمایا جبریل یہ بڑی بھلائی ہے۔کہا کہ اس جیسے میں نے کبھی نہیں دیکھی انہوں نے کہا یہ بڑی بھلائی عرشِ اعلیٰ سے تہجد گزاروں پر اترتی ہے (پھر) جبریل نے تہجد گزاروں کی تعریف شروع کردی جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے پڑھتے ہیں۔میں نے ایسی تعریف کبھی نہیں سنی۔اللہ کی قسم نبی علیہ السلام ان سب میں اعلیٰ وافضل تھے۔میں سمجھ گیا کہ جبریل کا درجہ بالا قول میرے بارے میں تھا یعنی اس قابل کہاں کہ ان میں شامل ہو سکے اور میں بیدار ہو گیا۔

بشارت نیکیوں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب

میں اشبیلیہ شہر میں شیخ ، متقی ، نیک ابو عمران موسیٰ بن عمران ماتلی کے پاس حاضر ہوا۔میں نے ان کو ایک خوشی کی بات بتائی۔انہوں نے مجھے مبارک باد دی ، اور فرمایا اللہ نے تمہیں جنت کی بشارت دی ہے ٹھیک اسی طرح جیسے مجھے دی۔چند ہی دن گذرے تھے کہ میں نے اپنے ایک ساتھی کو خواب میں دیکھا میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے ایک طویل بسلسلہ کلام میں اپنی بھلائی ذکر کی پھر مجھے کہا اللہ نے مجھے یہ خوش خبری دی ہے کہ تو جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔میں نے کہا یہ تو خواب کی بات ہے اپنی بات پر کوئی دلیل لاؤ۔کہنے لگا ٹھیک ہے۔کل ظہر کے وقت بادشاہ تجھے قید کرنے کے لئے اپنے پاس بلائے گا پس اپنی فکر کر۔میں صبح بیدار ہوا ، تو اس وقت تک کوئی ایسا سبب نہ تھا کہ میرا بلاوا ہوتا۔جب نماز سے فارغ ہوا تو بادشاہ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔میں نے کہا خواب سچا ہو گیا۔پندرہ دن تک میں روپوش رہا یہاں تک کہ بلاوا ٹل گیا۔یہ سب نیکیوں کی دعا سے ہے۔

بشارت: میں نے خواب میں دیکھا گویا اللہ تعالیٰ مجھے بلا رہا ہے اور فرماتا ہے ، اے میرے بندے ! اگر تو میرا مقرب ، معزز اور انعام یافتہ ہونا چاہتا ہے

تو کثرت سے پڑھا کر:

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ۔ ترجمہ: پروردگار! مجھے اپنا دیدار عطا فرما کہ میں تجھے دیکھوں۔

یہ بات مجھے بار بار فرمائی۔

قُرُوْء کے متعلق خواب

میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ کے فرمان:
وَالْمُطَلَّقَاتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ۔ ترجمہ: طلاق والیاں اپنے آپ کو تین قروء تک روکے رکھیں۔

میں قروء سے کیا مراد ہے؟ حیض یا طہر؟ کیونکہ یہ لفظ دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے اللہ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا، اس کی مراد آپ بہتر جانتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ''جب اس کا جمع شدہ مواد ختم ہوجائے تو پھر اس پر پانی انڈیلو۔ اور اللہ کے دِیے ہوئے رزق سے کھاؤ۔'' میرے دل میں یہ بات آئی کہ آپ کی مراد حیض ہے سو میں نے عرض کیا کہ پھر وہ حیض ہے؟ آپ نے وہی بات پھر لوٹائی جب اس کا جمع شدہ مواد ختم ہوجائے تو پھر اس پر پانی انڈیلو، اور اللہ کے دِیے ہوئے رزق سے کھاؤ۔ جیسے پہلے فرمایا تھا۔ میں پھر پوچھتا اور آپ پھر وہی جواب دیتے۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا سرکار مسکرائے اور مجھے یقین ہوتا گیا کہ آپ کی مراد حیض ہے۔

بشارت: میں نے خواب و بیداری کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں دھوپ تاپنے کا آلہ تھا آپ نے یہ فرما کر پھینک دیا کہ یہ ملعون بدعت ہے(؟) نماز اسی طرح پڑھو جیسے تمہارے لئے شریعت میں مقرر کی گئی ہے۔

بشارت: اس بشارت سے یہ معلوم ہوگا کہ جو شخص تین طلاقیں زبان سے دے، وہ ایک ہوسکتی ہیں یا نہیں؟ میں نے مکہ مکرمہ میں نبی علیہ السلام کو خواب میں

باب اجیاد اور باب جزورہ کے درمیان دیکھا۔محمد بن مالک صدفی تلمسانی آپ کے سامنے صحیح بخاری پڑھ رہے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے تین طلاقیں اور طلاق دینا نہیں چاہتا، یا، دی نہیں۔کیا یہ اس کے کہنے کے مطابق تین ہوں گی یا ایک؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ، جیسے اس نے کہا تین ہیں۔ میں نے عرض کیا بعض علماء اسے ایک قرار دیتے ہیں؟ فرمایا انہوں نے وہ کہا جو اُن تک پہنچا، اورانہوں نے اپنی دانست میں ٹھیک کہا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس مسئلہ میں اللہ کے نزدیک آپ کا صحیح فیصلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس کے کہنے کے مطابق تین طلاقیں ہیں؟ وہ عورت اس شخص کے لئے کسی اور شخص سے نکاح کرے، قربت کرے پھر طلاق اور عدت کہ اس کے بغیر حلال نہیں۔اس مجلس میں بار بار آپ کی بات رد کرنے والا ابلیس تھا۔ میں گویا نبی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں اور گویا انار کا دانا سرکار کے رخساروں پر نچوڑا گیا تھا۔آپ بہت ناراض ہوئے اور آپ کے فرمان کو رد کرنے سے مخاطب ہو کر زوردار لہجہ میں فرمایا ''شرمگاہوں کو حلال کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ کئی بار فرمایا کہ جیسا اس نے کہا یہ تین ہیں، جیسا اس نے کہا یہ تین ہیں۔ پھر پڑھنے والے نے کتاب صحیح بخاری پڑھی۔جب مجلس کی کارروائی مکمل ہوگئی حضورعلیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور رکن یمانی کی طرف رخ کر کے یہ دعا مانگی ''الٰہی! ہمیں اچھی بات سنا،ہمیں اچھی بات کی اطلاع دے۔اللہ ہمیں عافیت عطا فرما، اسے ہمارے لئے دائمی کردے۔اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو پرہیزگاری پر جمع کردے اور ہمیں اس بات کی توفیق بخشے جو اسے محبوب وپسند ہے۔اور میرا خیال ہے کہ آپ نے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں تلاوت فرمائیں۔

بشارت: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے سنا۔بے شک تم قبروں میں فتنہ دجال کی طرح یا قریب آزمائے جاؤ گے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر آپ نے اپنی آستینیں چڑھائیں، بازو مبارک عریاں ہوئے،

مصلیٰ بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی ، میں بھی آپ کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا اور دوسری رکعت پالی۔

بشارت،طواف کے بعد دورکعت

میں نے ۶۰۴ھ کو مکہ مکرمہ میں ، نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا،فرماتے ہیں اے اس گھر کے مالکو! یا ساکنو! اس کا طواف کرنے والے سے کہو۔ جب بھی طواف کریں، بعد میں دو رکعت نماز ادا کرلیا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس نماز سے ایک فرشتہ قائم کرتا ہے جو قیامت تک اللہ کی بڑائی بولتا ہے (اللہ اکبر) یا اس کی تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰه) کرتا رہے گا، شک مجھے ہو گیا ہے۔(کہ دو میں کون سا لفظ آپ نے بتایا تھا)

بشارت

یہ خواب اس درخت کی وضاحت کرتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی سورہ نور میں اس طرح آیا ہے:

لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۔ ترجمہ: نہ مشرقی نہ مغربی۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا حضور! اللہ فرماتا ہے''وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک بابرکت یعنی زیتون سے'' آخر تک، یہ درخت کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو کنایۃً درخت فرمایا ہے۔ اسی لئے اس سے جہتوں کی نفی فرمائی ہے کیونکہ اللہ سبحانہٗ جہات سے مقید نہیں اور مشرق ومغرب کنایہ ہے اصل اور فرع سے کہ اللہ تعالیٰ مادوں اور اصل کا خالق ہے اور اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی تو وہ مادہ واصل نہ ہوتے ۔ یہ تمام تشریح ایک طویل سلسلہ میں کلام فرمائی ۔ اس کلام سے پہلے مجھے فرمایا کرتے تھے ۔ کہ تو اس درخت کی حقیقت جانتا ہے حالانکہ مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا۔ جب آپ فرماتے تجھے اس کا علم ہے تو میں عرض کرتا جی ہاں ! مجھے علم ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے سننا

چاہتا ہوں تو آپ مذکورہ بات فرماتے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

یہ ہیں کچھ مشاہدات جو میں نے دیکھے جو اس وقت میں نے بر سبیل تذکرہ بیان کر دیے ہیں اور سب تعریف اللہ پروردگار جہان کے لئے اور درود و سلام اس کی مخلوق میں برگزیدہ ترین ہستی، ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل واصحاب پر، ایسا سلام جو روز جزا تک نازل ہوتا رہے۔ شیخ اکبر کا رسالہ ختم ہوا۔

میں نے سیدی ابوالمواہب شاذلی کی ایک کتاب دیکھی ہے جو سب کی سب اس نبی علیہ السلام سے ہونے والی ملاقاتوں کے متعلق ہے اور میں نے ایک رسالہ دیکھا ہے جس میں ان پچاس مشاہدات نبویہ کا ذکر ہے جو سید محمد محفوظ مغربی بن باباس رضی اللہ عنہما سیدی محی الدین اور باقی اولیاے عارفین کو حاصل ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

فصل

چند مشاہدات نبویہ اور خواب جو مؤلف کتاب کو حاصل ہوئے

اس فقیر حقیر یوسف نبہانی، مؤلف کتاب ہذا کو چند مشاہدات، اس نبی کریم کی خدمت کے طفیل حاصل ہوئے ان پر فاضل تر درود وسلام ہو اور اللہ کے فضل واحسان سے مزید کا خواہست گار ہوں۔

پہلا مشاہدہ

میں جب لاذقیہ میں وزیر انصاف تھا، یہ ١٣٠٣ھ کا واقعہ ہے۔ میں نے اِن الفاظ سے درود شریف پڑھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی! روحوں میں سے ہمارے نبی آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر اور جسموں میں سے آپ کے جسم پر اور قبروں میں سے آپ کی قبر پر درود وسلام بھیج اور آپ کی آل واصحاب پر۔

میں اس وقت بستر پر لیٹا ہوا تھا یہاں تک کہ میں اسی وقت سو گیا۔ میں نے کامل چودہویں کا چاند زمین کے قریب دیکھا میرے اور اس کے درمیان قریباً بیس ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ اس میں میں نے ایک انتہائی خوبصورت چہرہ دیکھا تمام اعضا بالکل صاف، صریح جو میری طرف خوشی خوشی دیکھ رہا تھا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مجھے قطعی معلوم ہو گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے یہ بھی

معلوم تھا کہ ملاقات کا یہ وقت نہایت مختصر ہے ۔میں نے سوچا کوئی عزیز تر چیز آپ سے مانگوں پھر میرے دل میں یہ کھٹک ہوئی کہ اچھا خاتمہ ہی عزیز چیز ہے۔ چنانچہ میں نے آغاز گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا ۔یارسول اللہ !میں آپ سے ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں ۔یہ بات میں نے کئی بار دہرائی ۔آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا ،صرف یہ بات (اطمینان بخش) تھی کہ میری طرف آپ نظر کرم سے دیکھ رہے تھے پھر چاند کی روشنی ذات اقدس کے چہرۂ مبارک پر آہستہ آہستہ غالب آگئی ۔یہاں تک کہ ذات اقدس بالکل غائب ہوگئی ،اورحسب عادت بالکل چاند رہ گیا پھر میں بیدار ہوگیا۔سب تعریفیں اللہ پروردگار جہاں کے لئے ہے۔

دوسرا خواب

میں نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ ھ کوخواب دیکھا کہ میں حیات ظاہری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہورہا ہوں ۔میں اس جگہ داخل ہوا جہاں آپ تشریف فرما تھے۔میں اس جگہ کو پہچانتا نہیں ۔شاید مدینہ منورہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام سوئے ہوئے ہیں اورآپ کا چہرۂ اقدس ننگا ہے۔ میں نے قریب ہی بیٹھ کرآپ کو دیکھنا شروع کردیا۔آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔میرے پیچھے دو یا تین آدمی اوربھی اسی نیت سے بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد نبی علیہ السلام اٹھ کرایک کرسی نما بلند جگہ پر جا کر بیٹھ گئے جو اس مکان کے درمیان تھی۔ دیگر لوگوں سے پہلے میں حاضر خدمت اقدس ہوا۔ میں نے آپ کا دایاں ہاتھ مبارک پکڑا اورظاہری وباطنی طرف اسے باربار بوسے دِیے پھر میں سرکار کے پاؤں کی طرف ہوگیا اورکئی باران کے بھی بوسے لیے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا ،تم جنت میں جاؤ گے اوراس بات کوآپ نے کسی چیز سے مشروط فرمایا۔پس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اوردعا گوؤں کے لئے راحت وعافیت مانگتا ہوں۔پھر نبی علیہ السلام نے مجھے ایک شخص کی وجہ سے عتاب فرمایا

جس نے مجھ سے کچھ رقم مانگی تھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ اس وقت میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ مجھ سے فرمایا اللہ کے دوستوں نے اس بات کو یعنی اس شخص کو کچھ نہ دینے کو ناپسند کیا ہے۔ میں نے عرض کیا، سرکار! آپ تو نبیوں، ولیوں بلکہ تمام کائنات کے سردار ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ تمام حضرات آپ کے صدقے میں مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی راضی نہ ہو اور پھر راضی ہو جائے۔

میں نیند سے بیدار ہو گیا، اور اس قدر خوش وخرم تھا کہ کیفیت بیان سے باہر ہے اور یہ نیند سحری کے وقت بیداری کے قریب تھی اور میں نے نبی علیہ السلام کو خالص سفید رنگ میں سرخی نہ تھی اور بعض روایات کے مطابق آپ ایسے ہی تھے۔ سو ظاہر یہ ہے کہ سرکار نرم ونازک جسم کی وجہ سے کبھی تو خالص سفید رنگ میں ظاہر ہوتے تھے اور کبھی عوارضات کی بنا پر اس میں سرخی نظر آتی تھی۔ مثلاً کبھی راحت وسکون ہے، کبھی تھکاوٹ، کبھی کبھی ٹھنڈک کبھی گرمی جیسا کہ بہت سے لوگوں میں یہ احوال نظر آتے ہیں۔ باقی اوصاف جو میں نے دیکھے ہیں وہ وہی ہیں جو باب شمائل میں آپ کے صحابہ کرام سے مروی ہے۔ **والحمد للہ رب العالمین** سب تعریف اللہ پروردگار عالمیان کے لئے۔

تیسرا مشاہدہ

دوسرے مشاہدے سے تقریباً پانچ ماہ بعد میں نے ایک اور مشاہدہ کیا، یہ بھی نماز فجر سے ذرا پہلے تھا۔ پہلے مشاہدے کی طرح خالص سفید رنگ، اس مشاہدے میں میں نے نبی علیہ السلام کے سامنے دو قلمیں دیکھیں۔ ایک صحیح ومکمل اور دوسری کچھ ٹوٹی ہوئی تھی جس کا اکثر حصہ بیکار تھا، صرف پانچ قراط کے برابر صحیح۔ سیدھی بھی نہ تھی ٹیڑھی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ ٹوٹا ہوا قلم آپ کے کس کام کا؟ لہٰذا میں حاصل کرلوں تا کہ مرتے وقت اپنی قبر میں اسے رکھنے کی وصیت کر جاؤں

اور میری نجات کا سامان ہوجائے۔مگر شرم کے مارے میں کھل کر مانگ نہ سکا، میں نے تمہیدی گفتگو شروع کر دی تاکہ مناسب موقع پر اسے حاصل کرسکوں تو میں نے عرض کیا، حضور! کیا یہی حیات ظاہری میں آپ کا قلم تھا۔ جو اس زمانہ سے بچا چلا آرہا ہے؟ میرے دل میں یہ کھٹک تھی کہ یہ زمانہ وہ نہیں اگرچہ آپ آج بھی زندہ ہیں، مردہ نہیں۔ سرکار نے فرمایا ہاں! اس سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا قلم مجھے عطا فرمادیں تاکہ قبر میں میرے ہمراہ دفن کیا جائے۔ آپ نے اس انداز سے مجھے فرمایا گویا قلم مجھے عنایت فرما دیا ہے کہ تم تو شیخ سعید میں دفن کیے جاؤ گے۔

پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ والحمدللہ رب العالمین۔ خواب میں ہی میرے دل میں یہ بات آئی کہ ایک قبرستان ہے جسے شیخ سعید کا قبرستان کہتے ہیں۔ میں نے یہ قصہ اپنے ایک سچے دوست سے بیان کیا تو اس نے مجھ سے کہا شیخ سعید تم خود ہو اور نبی علیہ السلام کی طرف سے یہ اشارہ ہے تمہارے اس شعر کی طرف جو نعلین شریف کی مدحیہ نظم کے آخر میں ہے۔

سَعِدَا بْنُ مَسْعُوْدٍ بِخِدْمَةِ نَعْلِهٖ

وَ اَنَا السَّعِيْدُ بِخِدْمَتِيْ لِمِثَالِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود جو حضور کے جوتے مبارک کی خدمت کر کے سعادت مند ہو گئے اور میں اس (نعل مبارک) کے نقشے کی خدمت کر کے سعادت مند ہوں۔ میں اس تعبیر سے بہت خوش ہوا، اللہ اس کو سچ کر دے۔

چوتھا مشاہدہ

میں کچھ دنیوی امور کی خاطر کچھ غیر متقی اور غیر صالح بڑے لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا، اس بنا پر مجھے کچھ پریشانی رہتی تھی۔ میں ڈرتا تھا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ میں دل میں اس کے جائز ہونے

کی اپنے طور پر یہ دلیل پکڑتا کہ جب نبی علیہ السلام طائف سے واپس آئے تو مکہ شہر میں مطعم بن عدی کے پاس ٹھہرتے تھے۔ یہ واقعہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور جناب ابوطالب کے وفات کے بعد پیش آیا تھا۔آپ کے خاندان والوں نے آپ سے نامناسب سلوک کیا اور آپ غمزدہ واپس ہوئے۔اب آپ کے لئے مکہ معظّمہ میں کسی بڑے شخص کی پناہ کی حمایت کے بغیر داخل ہونا ممکن نہ تھا۔سو آپ نے مطعم بن عدی کی طرف پیغام بھیجا،جنہوں نے حامی بھر لی ور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ذمہ داری پر مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے اور طواف کے بعد ان کے گھر تشریف لے گئے،اس سفر میں آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ میں نے جب واقعہ پر غور کیا تو یہ بات آسان ہوئی۔سو ۱۳۱۷ھ میں مجھے اس خواب کا کچھ مشاہدہ حاصل ہوا تو میں نے اسے غنیمت جانا،اور سو گیا۔ دیکھتا کیا ہوں گویا میں مکہ معظّمہ کے نواح میں ایک بلند جگہ پر ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ سے پا پیادہ شہر میں داخل ہو رہے ہیں۔آگے آگے آپ اور آپ کے پیچھے ایک اور شخص چلا آرہا ہے۔آپ اور میرے درمیان تقریباً دو سو قدم کا فاصلہ ہے۔ میں پیچھے سے آپ کو اور آپ کے پیچھے آنے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں اور طواف کعبہ کے لئے مسجد حرام کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے نبی علیہ السلام کی اس جرأت پر تعجب ہو رہا تھا کہ اہل مکہ آپ کے شدید ترین مخالف ہیں اور آپ دیدہ دلیری سے جا رہے ہیں

پھر میں بیدار ہو گیا،اور یہ بات یاد آئی کہ یہ حالت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زید کے ہمراہ مکہ میں داخلے کی ہے اور طائف سے آپ مکہ کی طرف اسی حال میں لوٹے تھے۔اس سے مجھے بڑا اعتماد و اعتبار حاصل ہوا۔والحمدللہ رب العالمین

پانچواں مشاہدہ

میری بیوی صفیہ بنت محمد بیگ السجعان الیروتیہ سچی عورتوں میں سے ہیں۔ آج تک میں نے اس سے جھوٹ نہیں سنا ہے۔ اس نے مجھے گذشتہ رمضان

۱۴۳۱ھ میں مجھے بتایا کہ وہ بروز بدھ ۲۳ رمضان مکمل طہارت کی حالت میں سوگئی۔ سحری سے ذرا پہلے اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا جہاں میں سویا کرتا تھا۔ایک ایسی مجلس ہے جو ہمارے ہاں منعقد ہوا کرتی تھی۔ ہمارے پاس دو عمدہ جدید ترین چراغ تھے جن میں زیتون کا تیل استعمال ہوتا تھا۔ان میں سے ایک تو میرے کمرے میں جہاں میں سویا کرتا، دوسرا اس کمرے میں جس میں اس نے مجھے خواب میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا۔ میں نے یہ چراغ جو اس حجرے میں تھا، لے کر (بیوی) کو دے دیا۔اس چراغ میں روشنی نہ تھی میں نے کہا یہ لے لیجیے۔ اس (بیوی) نے وہ چراغ لیا اور مجھے کہنے لگی، میں اسے روشن کروں؟ آپ کے حجرے والا چراغ تو روشن ہے یعنی اسکو بھی روشن کرنا ضروری نہیں۔ میں نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے جواب سنا، ہاں! آواز میری آواز کی طرح بہت خوبصورت تھی۔اس پر میں نے باریک نظر سے اپنے آپ کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ میں، میں نہیں اور میری بیوی نے میری جگہ ایک اور انسان دیکھا جس کے سر پر کڑھائی شدہ ٹوپی ہے جسے صوفیاء پہنتے ہیں۔بڑی خوبصورت، خوشبو دار، سرخ ریشم سے کڑھائی کی ہوئی ہے اس پر شال، ٹوپی نے پیشانی اور آنکھوں کو چھپا رکھا ہے۔اس نے باقی سرخ رنگ کا چہرہ دیکھا، سیاہ داڑھی جس میں تھوڑے سے بال سفید۔اچانک کوئی کہنے والا کہتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اس نے حجرہ مبارکہ نور پر دیکھا جو چھت تک روشنی سے بھرا ہوا تھا۔میری بیوی نے یہ معلوم کرنا چاہا کیا یہ روشنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے یا حجرے میں موجود دوسری چراغ کی ہے جو میں نے انہیں دیا تھا؟ اس نے اس چراغ کو دیکھا، تو وہ روشن نہیں تھا، اب اسے یقین ہوگیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔اب اس پر نبی علیہ السلام کی ہیبت کی بنا پر عاجزی وانکساری کی کیفیت طاری ہوگئی اور اسی حال میں بیدار ہوگئی۔**والحمدللہ رب العالمین**۔ اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

چھٹا مشاہدہ

ادیب آفندی ابن محمد الحفا شامی مقیم بیروت کا

اس شخص (ادیب آفندی) نے متعدد لوگوں کو تین سال ہوئے یہ بات بتائی کہ اس نے اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔آپ کے ارد گرد لوگ جمع تھے۔فرمایا شیخ یوسف نبہانی جنت میں موسیٰ بن عمران صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں سے ہیں پھر بیدار ہو گیا مجھے یہ بات کسی اور کے ذریعے پہنچی ہے۔اس نے مجھے دیکھا اور لفظ بلفظ یہی بات میرے آمنے سامنے کہی۔یہاں تک کہ میں نے شیخ کے بارے میں دوبارہ پوچھا تو اس نے تاکید سے کہا کہ یہی الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں سنے ہیں۔اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

ساتواں مشاہدہ

داؤد آفندی ابو غزالہ نابلسی کا

یہ ایک نیک شخص، پارسا بزرگ ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت دیکھنے کے لئے مشہور ہیں۔انہوں نے مجھے تقریباً ایک سال پہلے بتایا کہ انہوں نے جامع اموی دمشق، شام میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔آپ کے آس پاس بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر مجھے دیکھا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

آٹھواں مشادہ

تقریباً سات سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ بیٹھا ہوا، ہوں، اور میرے ارد گرد لوگ ہیں۔میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ تمام لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان بیان کرتے ہیں اورآپ کی مدح وثنا میں مصروف ہیں۔ وہ تمام اس سلسلہ میں سرکار ہی سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ پس درحقیقت نبی ﷺ خود ہی اپنی حمد وثنا کرتے ہیں اور وہی اپنے احوال واوصاف پر کتابیں مرتب فرمانے والے ہیں۔لگتا تھا کہ بعض لوگوں کو میری اس بات پر تعجب ہو رہا تھا لہٰذا میں نے اس کو پوری طاقت سے دہرانا شروع کردیا یہاں تک کہ خواب سے بیدار ہوگیا۔ والحمدللہ رب العالمین۔

نواں مشاہدہ

جب میں نے نعلین شریفین کا نقشہ شائع کیا تو خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ منگل کے دن گیارہ شعبان ۱۳۱۵ھ، بعد نماز فجر، بری راستے سے سفرِ حج پر چل پڑا ہوں۔پھر میں نے پتھروں سے تعمیر شدہ ایک مزار دیکھا۔اس کے اندر ایک پتھر پر نبی ﷺ کا نشان قدم تھا جسے اسی لئے وہاں نصب کیا گیا تھا کہ لوگ اس کی زیارت کریں اوراس سے برکت حاصل کریں۔میرے دل میں خیال آیا کہ یہ مزار تو میں نے ہی تعمیر کیا ہے۔پس میں اس کے سامنے کھڑا ہوگیا،اورعرض کیا''الٰہی !میں تیری بارگاہ میں اس نشان والے (آقا) ﷺ کا وسیلہ پکڑتا ہوں کہ مجھے حج مقبول نصیب فرما۔'' پھر میں خواب سے بیدار ہوگیا۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ نعلین شریفین کا یہ نقشہ صحیح ہے اور نبی ﷺ کے اصلی نعلین شریفین کے مطابق ہے۔والحمدللہ رب العالمین۔

دسواں مشاہدہ

میں نے ۱۳۱۷ھ میں خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت کے سامنے میں یہ مسئلہ بیان کررہا ہوں کہ ساری کائنات نبی علیہ السلام سے کس طرح تمام نیکیوں میں مدد حاصل کرتی ہے۔میں اس کی مثال اس بڑے حوض سے دے رہا ہوں جو بیروت شہر کے باہر ہے جس میں نہر کا پانی جمع کیا جاتا ہے،اوراس سے لوہے کے

چھوٹے بڑے بے شمار مکانوں وغیرہ کو پانیوں کے ذریعے شہر کے مختلف علاقوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے کہا، بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل وکرم ہی وہ بڑا حوض ہے جس میں نہر کا پانی جمع ہوتا ہے اور وہاں سے لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ہر نعمت کا واسطہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ اس کا فیضان آپ پر کرتا ہے پھر آپ کی طرف سے مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین کہ ان سب نے ان کی تصریح وتائید کی۔ میں نے اپنے قصیدہ ہمزیہ میں یہی مضمون بیان کیا ہے۔ ؎

مَصْدَرُ الْمُکْرَمَاتِ مُوْرِدُھَا الْعَذْبُ

کِرَامُ الْوَرٰی بِہٖ کُرَمَآءُ

اَفْرَغَ اللّٰہُ فِیْہِ کُلَّ الْعَطَایَا

وَالْبَرَایَا مِنْہُ لَھَا اسْتِعْطَاءُ

آپ تمام خوبیوں کے منبع ہیں جن کا گھاٹ (پانی) میٹھا ہے۔ کائنات کے کریم آپ ہی کی وجہ سے کریم ہیں۔

اللہ نے آپ کی ذات میں تمام عطائیں جمع فرمادیں اور ساری کائنات اپنے لئے سرکار سے عطائیں حاصل کرتی ہیں۔

احیاء العلوم اور القاموس کے شارح (متوفی ۱۲۰۵ھ) میرے گھر واقع بیروت میں بطور مہمان ہیں۔ اس رات میرے گھر میں شیخ عبداللہ بن ادریس سنوسی الفاسی محدث رحمہم اللہ اجمعین مہمان تھے۔ اللہ مجھے اور ان باعمل علماء کے گروہ میں، رسولوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے قیامت کے دن اٹھائے۔ یہ حضرات تو حقیقۃً باعمل علماء اور ائمہ دین تھے۔ رہ گیا میں تو اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں کہ میں ویسا تو کیا اس کے قریب بھی نہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی مناسبت نہیں، ہاں مجھے ان سے محبت ہے اور ان جیسے باعمل علماء اور ائمہ اہل اسلام سے پیار ہے

اسی نسبت محبت سے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اوران حضرات کی زیارت خواب میں کرلیتا ہوں۔ اس سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہی کی جماعت سے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اٹھائے گا۔ کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں یہ حدیث نقل کی ہے:

اَلۡمَرۡءُ مَعَ مَنۡ اَحَبَّ۔ ترجمہ: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا۔

نیز امام بخاری و مسلم نے نے اپنی صحیحین میں اور دوسرے محدثین نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت لگانے والے (سیاحین) فرشتے ہیں جو ذکر کی مجلسیں ڈھونڈھتے رہتے ہیں جو اُن مجالس میں آتے ہیں تو آسمان تک ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب لوگ اٹھ کر ادھر ادھر چل پڑتے ہیں تو فرشتے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے، تم کہاں سے آئے؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے ہاں سے ہوکر آرہے ہیں جو تیری پاکی (تسبیح) بولتے حمد وثناء کرتے (تمحید) اور بڑائی بولتے (تکبیر لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہیں، تیری جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت وآگ دیکھی ہے؟ کہتے نہیں، فرماتا ہے اگر دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا میں نے دیا۔ پھر کہا جاتا ہے ان میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہوگیا جو اُن میں سے نہیں تھا وہ کسی کام کے لئے آگیا تھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ الخ

تو یہ دیکھو کہ اللہ کی رحمت اس شخص کو کس طرح شامل حال ہوگئی۔ حالانکہ وہ ان لوگوں میں شامل نہ تھا۔ صرف وقتی طور پر ان کی مجلس میں شریک ہوگیا۔ یونہی اللہ کی رحمت میرے شامل حال ہوگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، باعمل علماء ان اولیاے عارفین

سے محبت رکھتا ہوں جو راہنما اور راہ شناس ہیں۔ یونہی تمام نیک اہل ایمان اور مسلم عوام سے بھی مجھے محبت ہے۔ سب تعریفیں اللہ پرودگار عالمیان کے لئے ہیں۔

ان مشاہدات کے بیان کرنے کی غرض

میں نے یہ خوبصورت مشاہدات محض اس لئے بیان کیے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بہت بڑی عنایات میں سے ہیں۔ مجھے ان سے بہت خوشی اور لازوال مسرت حاصل ہوتی ہے۔ میں بہت بڑا گنہگار ہوں ایسے گناہ جن کے ہوتے ہوئے ان کرم گستریوں کا مسحق نہیں ہوسکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ ہی مستحق حمد وثناء ہے اور اسی کا احسان ہے، مخلوق میں مطلق تصرف اسی کے اختیار میں ہے، سو جس پر چاہے کرم فرمائے اس کی عطا کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں۔ وہ پاک ہے و برتر ہے۔ تم فرماؤ اللہ کے فضل ورحمت ہی ایک ایسی نعمت ہے جس پر انہیں خوشیاں منانی چاہئیں۔ یہ ان کے جمع کردہ مال ودولت سے بہتر ہے۔ میں اللہ برتر، معزز عرش کے مالک سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرمادے۔ اور اپنے فضل ورحمت سے مجھے اپنے حبیب محمد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب ترین دوستوں میں سے کردے۔ یونہی ہر اس شخص کو یہ مقام عطا فرمائے جو کسی بھی وقت میرے لئے یہ دعا مانگے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وجاہ کا صدقہ۔

تمام نبیوں اور ولیوں کو حضور ہی سے مدد ملتی ہے

جان لو کہ نبیوں، ولیوں اور تمام مخلوق کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے مدد ملتی ہے اور ان کے تمام اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے جاتے ہیں اور ہر اجر وثواب کے حصول میں آپ ہی واسطہ ہیں سو آپ پر درود وسلام قرب خدا ور سول کے لئے سب سے بڑی مدد ہے۔ اسی سے نور حاصل ہوتا ہے، اور ظلمت نور

ہی سے زائل ہوسکتی ہے۔ظلمت سے مراد نفس کا میل ،دل کا زنگ ۔جب نفس، میل اور دل کے زنگ سے پاک ہوجاتا ہے تو نیکی سے روکنے والی تمام بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں ۔یہ سب آنحضرت کی برکت اور آپ پر بکثرت درود وسلام پڑھنے اور دل میں آپ کی محبت جاگزیں ہونے کی وجہ سے ہوا۔اور جب ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے افعال واخلاق کی پیروی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک آپ کی طرف کامل توجہ مبذول نہ کی جائے اور کامل توجہ اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک آپ کی محبت میں مبالغہ نہ کیا جائے اور محبت میں مبالغہ صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے جب آپ پر کثرت سے درود وسلام بھیجا جائے ،اور جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے ۔اسی لئے سالک (راہ حق پر چلنے والا) آپ پر درود وسلام سے ابتدا کرتا ہے کہ اس سے باطن میں ایسی روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور تزکیہ نفس کے سلسلہ میں ایسے امور عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں ،جن سے سالک ایسے اسرار ورموز ،فوائد اور لطف ولذت حاصل کرتا ہے جو گنتی وشمار میں نہیں آسکتے ۔اب سالک سمجھ جاتا ہے کہ خالص اللہ کی رضا جوئی کی طرف اس کے نبی پر درود وسلام کے ذریعے ہی متوجہ ہوا جاسکتا ہے یہاں تک کہ اس کا پھل جتنا ہے اس کی برکت چمکتی ہے ۔یہی تو اس منزل و راہ کا چراغ ہے جس سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے اور یہی وہ نور ہے جس سے روشنی مل سکتی ہے۔سو جس نے اپنے دل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھ کر آباد کرلیا، وہ اس کے انوار سے توحید کے چھپے رازوں پر اطلاع پاتا ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک امام عارف سیدی محمد غمری، کے قول کے مطابق یہ بھی ہے کہ نفس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ پختہ صورت میں منقش ہوجاتی ہے یوں کہ خلوص قلب اور تمام شرائط وآداب کے ساتھ ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے رہنا اور معنی پر غور کرنا، یہاں تک کہ باطن میں آپ کی محبت خالص طور پر پختہ ہوجائے ،جو درود شریف پڑھنے والے اور نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے درمیان مقام قرب وصفاء میں الفت و اتصال پیدا کردے۔ ایسا اتصال جس سے نفس و روح میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہوجائے۔ اور جس سے کسی کو محبت ہو، وہ اسی کے ساتھ ہوتا ہے اور محبت محبوب کی پیروی کو جنم دیتی ہے۔ مسالك الحنفاء۔

پھر میں نے یہ عبارت شرح دلائل الخیرات میں، شیخ عبدالقادر الساحلی رضی اللہ عنہ کی کتاب بغیة السالك کے حوالہ سے لکھی دیکھی جہاں مصنف فرماتے ہیں ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا سب سے بڑ فائدہ اور عمدہ ثمرہ جو حاصل کیا جاسکتا ہے وہ آپ کی صورت کریمہ کا منقش ہونا ہے۔'' الخ اور اپنے قول ''محبت ،محبوب کی پیروی پیدا کرتی ہے'' کے بعد مزید فرمایا کہ پیروی وصال کا اعلان کرتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرے وہ ان کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ نے اپنا انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا، صالحین اور یہ بہترین ساتھی ہیں۔

اور روح تو اکٹھے لشکر ہیں۔ سو جن میں پہچان ہوگئی ان سے محبت ہوگئی اور جن کو نہ پہچانا اس سے اختلاف کردیا۔

عارف باللہ سیدی ابراہیم الرشید خلیفہ احمد بن ادریس نے علامہ شیخ علی عبد الرزاق کے پیش کردہ سوالات میں سے دسویں مسئلہ کے جواب میں فرمایا ''یہ بات معلوم ہے کہ جس نے وصال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی لذت چکھ لی، کیونکہ دونوں کی بارگاہ ایک ہی ہے۔ جو وسیلے تک پہنچا وہ مقصد تک پہنچ گیا۔ جس نے دو وصالوں میں فرق کیا اس نے معرفت کا ذائقہ نہ چکھا۔ عارفوں نے اللہ اور رسول کی محبت میں باہمی رشک کیا ہے۔ کسی نے غزل کے وسیلہ سے وصال طلب کیا، جیسے برعی اور بوصیری۔ کسی نے غزل کے ذریعے مقصد طلب کیا، جیسے ابن الفارض

اوران جیسے دوسرے۔ کچھ وہ ہیں جنہوں نے دونوں کے مقامات پر غزل سے کام لیا ہے جیسے سیدی علی وفا۔ مقصد سب کا ایک ہے۔ جب کہ سب سے بڑا ذریعہ وصال، صفات حبیب سے تعلق پیدا کرنا اور آپ پر بکثرت درود وسلام بھیجنا ہے یہاں تک کہ سرکار کا خیال اس کی آنکھوں میں رہے، جیسے صاحب ''دلائل الخیرات'' کا طریقہ، کہ روضہ اقدس کی تصویر سامنے رکھ کر، دور والا شخص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے وقت اسے دیکھے، جب بار بار درود شریف پڑھتا اور اسے دیکھتا جائے گا تو جن کا خیال تصور میں باندھا تھا وہ محسوس ہونے لگیں گے۔ یہی اصل مقصود ہے اسی کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے۔

فَرَوْضَتُكَ الْحُسْنٰى مَنَایَ وَبُغْیَتِیْ
وَفِیْهَا شِفَاءُ قَلْبِیْ وَرُوْحِیْ وَرَاحَتِیْ

آپ کا خوبصورت روضۂ پاک، میری تمنا اور مقصود ہے، اور اسی میں میرے دل وروح کی سوا اور آرام ہے۔

فَاِنْ بَعُدَتْ عَنِّیْ وَشَطَّ مَزَارُهَا
فَیِمْثَالُهَا عِنْدِیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ

پھر اگر وہ مجھ سے دور ہے اور اس کی زیارت مشکل ہے، تو (چلو) اس کی شبیہ تو بہترین صورت میں میرے پاس موجود ہے۔

وَهَآ اَنَا یَاخَیْرَ النَّبِیِّیْنَ كُلِّهِمْ
اُقَبِّلُهَا شَوْقًا لِاِطْفَاءِ غُلَّتِیْ

اور ہاں اے تمام نبیوں سے بہتر (نبی) میں اسے شوق سے، اپنی آگ بجھانے کے لئے چوم رہا ہوں۔

اسی مفہوم کو دوسرے شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

فَلَمَّا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِیْ اِلَیْهَا
وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِیْ لَدَیْهَا

جب شوق نے مجھے اس کی طرف بے تاب کیا۔ اور میں اس کے پاس اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔

نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِي الْكَفِّ نَقْشًا

وَقُلْتُ لِنَاظِرِي قَصْرًا عَلَيْهَا

(تو) میں نے ہتھیلی میں اس کی تصویر نقش کر لی اور اپنے دیکھنے والے کو کہا، اس پر کم نظر ڈالو کہ محبوب کی تصویر پر نظر کرنا عاشق کو ناگوار گذرتا ہے۔

عارفین، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کثرت سے درود و سلام بھیجتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود حصول ثواب یا اس سے نفع اندوزی نہیں ہوتا۔ اگرچہ حقیقت میں یہ چیز بھی ان کو حاصل ہوتی ہے۔ بقول اقبال مرحوم ۔

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے

اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

عارف باللہ الدمرداش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔

لَيْسَ قَصْدِي مِنَ الْجِنَانِ نَعِيمًا

غَيْرَ اَنِّي اُرِيدُهَا لِاَرَاكَا

جنتوں میں میرا مقصد نعمتیں (حاصل کرنا) نہیں ۔ میرا مقصد صرف محبوب تیرا دیدار ہے۔ (جو جنت میں ہوگا)

بقول عارف رومی علیہ الرحمہ ۔

بے تو جنت دوزخ ست اے دلربا

با تو دوزخ جنت ست اے جانفزا

(محبوب تیرے بغیر جنت، جہنم اور تیرے ہمراہ جہنم جنت ہے۔ مترجم)

سیدی عمران بن الفارض نے (اللہ ان کے وجود سے ہمیں نفع دے) جنت اور اس میں تیار نعمتیں، عالم کشف میں دیکھیں تو فرمایا ۔

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِي فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ

مَا قَدْ رَأَیْتُ فَقَدْ ضَیَّعْتُ اَیَّامِیْ

اگر محبت میں تمہارے نزدیک میرا وہی مقام ہے، جو میں دیکھ چکا ہوں، تو یقیناً میں نے اپنی عمر ضائع کردی۔ الخ

عارف باللہ سیدی محمد عثمان المیری غنی، خلیفہ سیدی احمد بن ادریس نے بھی اپنے اوراد مسمی بہ باب الفیض والمدد من حضرۃ الرسول السند میں اپنے قول اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مِنْ اِتِّبَاعِہٖ وَمَحَبَّتِہٖ وَ اِسْتِحْضَارِہِ الصُّوْرِیِّ وَالْمَعْنَوِیِّ۔ الخ الٰہی! درود وسلام اور برکت نازل فرما، مجھ پر، آپ کی پیروی، محبت اور آپ کا صوری معنوی مشاہدہ۔۔ کے بعد فرمایا، (درود شریف کی عبارت ہے) اسی سے ترقی کی امید، بڑا سلوک اور آپ سے تعلق حاصل ہوتا ہے اور اے بادشاہوں کے بادشاہ! یہی تیری طرف جانے والا قریب ترین راستہ ہے الٰہی! یہ نعمت ہمیشہ عطا فرمانا۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالے جنہیں اس کا وافر حصہ ملا ہے۔ یہاں ایک لطیف نکتہ اور قیمتی موتی ہے۔

ایک لطیف نکتہ

میں یہاں اس کے بیان میں راستے کے راز اور مقاصد واضح کرنا چاہتا ہوں جو اللہ کے قریب تر ہے اور اس کی نگاہ میں بزرگ تر ہے۔ میں نے اس آخری دور میں اس کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اتوار کی رات میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عالیشان مکان میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں، آپ نے مجھ سے اس رات فرمایا، تم میرے محبوب ہو۔ تم میرے مطلوب ہو۔ تم میرے مرغوب ہو۔ تو اے لوگو! یہ کیا قسمت اور کتنا وافر حصہ ہے! آپ نے اشارۃً بتلایا کہ میرے پیروکار ہزاروں سے بڑھ کر ہوں گے، اور ہوں گے بھی بڑے بڑے مکرم ومقرب۔ اور میرے اور ان درمیان مریدین کا واسطہ نہ ہوگا۔ پھر شیخ نے فرمایا، جان لے کہ قریب ترین بزرگ راستہ یہی (درود شریف) ہے

بلکہ اس جیسا اور اس سے قریب تر کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں ہے۔ اس کے لئے جو اس کے مفہوم کو سمجھتا ہو۔ یہی ہمارے طریقہ بلکہ ہر طریقہ کا راز ہے جو ہمیں اپنے آقا جل جلالہٗ تک پہنچائے۔ اسی لئے اس نے تمام اذکار میں ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور سن لو کہ یہ ہماری رمز ہے۔ یہ وہ ہے جو ہماری تمام کتابوں میں موجود بلکہ اللہ اور رسول پر دلالت کرنے والی تمام کتابوں میں ہے۔ یہ ہونی خوشبو ہے۔ پس اس کے حاصل کرنے میں محنت کیجئے۔ جان لیجئے کہ کسی شیخ عارف کا ہونا ضروری ہے۔ (جاہل۔ شہوت پرست کا، بے عمل کا نہیں۔ مترجم اگر مل جائے تو یہی مقصود ہے پھر تمام وقت ذکر میں اور نفس کے مجاہدے میں صرف کر۔ اللہ سے مشغول اور ماسوا اللہ سے الگ ہوجا کہ اسی سے مانوس رہے۔ جان لے کہ تمام مخلوق، بارگاہ حبیب میں ہے، اور اے عقل مند! یہ مقصد بھی وہیں ملے گا، اور مقصد ہے آپ سے صوری یا معنوی تعلق پیدا کرنا، صوری کی دو قسمیں ہیں۔

اول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حکموں کی پیروی کرنا اور آپ کی منع کی ہوئی تمام باتوں سے پرہیز کرنا، اور یہ مقام آپ کی سنت و آثار پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے اور آپ کے پیش کیے ہوئے احکام پر کاربند ہونے سے ملتا ہے تاکہ اسے آپ کے اسرار حاصل ہوں اور عزائم پر عمل کیا جائے تاکہ غنائم میسر آئیں۔

دوم۔ آپ کی محبت میں فنا ہونا، شدت شوق اور آپ کی الفت میں پختگی، کثرت سے آپ کا ذکر کرنا، اور آپ پر درود بھیجنا اور ہمیشہ ان خوبیوں پر غور کرتے رہنا، جو آپ کی محبت کی محرک ہیں۔

تعلق معنوی کی بھی دو قسمیں ہیں

اول: آپ کی صورت مبارکہ ذات حقیقی، اور ہستی بابرکت کو ذہن میں حاضر کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے پہلے آپ کو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوچکی ہے۔ سو اس مکمل صورت مبارکہ کو حاضر کرلیں اور کامل محبت کے

ساتھ فنا ہوجائیں۔اگر میسر نہیں تو آپ کے مذکورہ اوصاف کا تصور کر لیجئے ، اور تصور کریں کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں۔ادب وانکسار اس تمام مرحلے پر لازم ہے تا کہ لذت محسوس ہو۔اگر پہلے آپ زیارت کر چکے ہوں، تو آپ کے روضۂ اقدس اور حجرہ مبارکہ کا تصور سجاؤ۔اور یہ کہ تم سرکار کے سامنے کھڑے ہو۔اگر یہ منظر سامنے نہ آئے تو مسجد نبوی، حجرۂ اقدس اور قابل قدر قبر منور کا تصور کرو، جس پر مسلسل انوار کی بارش ہورہی ہے۔یہ اسباب ذات طیب وطاہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے قریب کرنے والے ہیں۔خیال کرو کہ تم مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری سنتے اور تمہیں دیکھتے ہیں۔گوتم دور ہو کہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تائید سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔پس آپ پر نہ قریب والا پوشیدہ ہے نہ دور والا۔

دوم: آپ کی عظیم حقیقت کو ذہن میں حاضر کرنا کہ یہ اچھے اعمال والوں کا مشاہدہ ہے اور تمام دنیا کا نبی ﷺ سے مدد مانگتا ہے حق وثابت ہے۔خود ہمارے سامنے یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ نبی ﷺ کائنات کا نور ہیں، انہی سے کائنات قائم ہے۔سنو! آیئے میں آپ کو فاضل تر اور مختصر تر راستہ بتاؤں۔

قریب تر راستہ

سیدی عبدالکریم الجیلی نے کتاب الناموس الاعظم فی معرفة قدر النبی صلی الله علیه وسلم میں فرمایا۔میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کا مرتبہ ہمیشہ پیش نظر رکھو۔اگرچہ ابتدا میں تکلیف ہوگی ،مگر عنقریب تیری روح مانوس ہوجائے گی ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واضح طور پر تیرے سامنے ہوں گے ،تو ان سے بات وخطاب کرے گا ،حضور تجھے جواب دیں گے، تجھ سے بات کریں گے،خطاب فرمائیں گے۔تجھے (ایک گونہ) صحابہ کا درجہ ملے گا اور ان شاء اللہ ان سے ملے گا۔جان لے! عارفین خواہ کیسے ہی اعلیٰ

مقام پر فائز ہو جائیں، مراقبے میں آقاؤں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر کرتے ہیں، یہاں تک کہ عین تجلی حق کے وقت بھی ان کی توجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہتی ہے۔ اپنی قابلیت کے مطابق آپ سے سنتے اور طاقت سے کئی گنا زیادہ پاتے ہیں۔ جو کوئی جس صورت میں آپ کا دیدار کرتا ہے ایسی ہی خلعت حاصل کرتا ہے اور عظمت و ترقی پاتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ ہے کہ ہر دیکھنے والے پر ایسا ہی کرم محمدی اور خلق احمدی فرماتے ہیں۔ جان لے کہ ایسے مقامات پر ان کلمات کو اس امید سے ذکر کرتا ہوں کہ تو جب یہ درود شریف پڑھے تو سوچے، عمل کرے اور کامیاب ہو۔ ہر کامل عقل والے کو سلام۔

سید محمد عثمان میر غنی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہوئی۔ اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع مند فرمائے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ (درود شریف) صدقہ کے قائم مقام ہے جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ الٰہی! درود بھیج اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر اور درود بھیج ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں پر، مسلمان مرد اور عورتوں پر۔

یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔ اس کو امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ حصول مقاصد و مطالب کا سبب ہے اور زندگی میں اور مرنے کے بعد حاجات پوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے روزانہ مجھ پر سو بار درود شریف بھیجا، اللہ اس کی سو حاجت پوری کرے گا جن میں سے ستر آخرت کی تیس دنیا کی۔ اس کو ابن مندہ نے روایت کیا۔

اوراس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔امام قسطلانی نے مسالک الحنفاء میں کہا جب کسی بات میں تمہیں مشکل پیش آئے تو اس ذات پاک پر کثرت سے درودوسلام بھیجو،جن پر بادل سائبان ہوتا تھا۔

ان کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ جب دعا کی ابتدا وانتہا درودشریف سے کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ابوسلیمان دارنی نے کہا،اللہ تعالیٰ دونوں درود قبول فرماتا ہے وہ کریم ایسانہیں کہ ان کے درمیانی حصہ(دعا) کورد کردے۔ اور حدیث میں ہے کہ دو درودوں کے درمیان والی دعارد نہیں ہوتی۔ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر دعا زمین وآسمان کے درمیان رکی رہتی ہے،جب مجھ پر پڑھا ہوا درود آتا ہے،دعا اوپر چڑھ جاتی ہے(قبول ہوتی ہے)

اس کے ثمرات میں سے ایک ہے حسن خاتمہ۔سید محمود کردی نے الباقیات الصالحات میں فرمایا علماے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کثرت سے درودوسلام پڑھنا،حسن خاتمہ کے علامات میں سے ایک ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ تربیت کرنے والا شیخ میسر نہ ہوتو یہ اس کے قائم مقام ہے۔کنوز الاسرار میں فرمایا۔عارف باللہ سیدی یوسف القاضی نے اپنے بعض ساتھیوں سے فرمایا،اس کی عبارت یہ ہے۔الحمد للہ۔جان لے کہ ہمیشہ پابندی سے اذکار ووظائف پڑھنے سے ایسی نورانیت حاصل ہوتی ہے،جو صفات کو جلا دیتی ہے اور طبیعتوں کو تازگی بخشتی ہے جس سے وہ حد اعتدال سے انحراف کی طرف تجاوز کر جاتی ہیں پھر اگر وہ عقیدہ سے مل جائے اور اس پر غالب آجائے تو خیر محض ہے۔حالات سے مل جائے تو صرف ایک مجموعہ ہے۔اعمال سے مل جائے تو ان کی حقیقت کو ترجیح دیتی ہے اور عمدہ کر دیتی ہے۔اقوال سے ملتی ہے تو بہترین وحدت پیدا کر دیتی ہے۔اسی لئے مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودشریف بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے کہ یہ پانی کی طرح نفوس کو قوت دیتا ہے اور طبیعتوں کی کدورت کو ختم کر دیتا ہے۔ اسی لئے بعض مشائخ نے کہا،جس کو

تربیت دینے والا شیخ نہ ملے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے، اور حقیقت یہ ہے کیونکہ اس میں اعتدال کا راز پوشیدہ ہے جو بندے کی تکمیل وکمال کا جامع ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودوسلام بھیجنے میں، ذکر خداوذکر مصطفیٰ، دونوں موجود ہیں۔ اس کے برعکس نہیں۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام بھیجے بغیر اللہ کے ذکر سے گمراہی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ عجیب راز ہے۔

سیدی ابوالعباس التیجانی نے فرمایا جیسا کہ جواہر المعنی میں نقل ہے کہ شیخ سے ملنے سے پہلے مرید پر لازم ہے کہ سخت حضور قلب کے ساتھ ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام لازمی پڑھتا رہے۔ توفیق کے مطابق معانی پر غور کرے۔ یہ عقیدہ رکھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے اور جہاں تک ہوسکے خواہشات واغراض نفس سے منہ پھیر لے اور جو اعمال اسے اللہ کا محبوب بنائیں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ یہ نوافل مختلف اوقات میں مشہور ہیں۔ مثلاً چاشت کے وقت، ظہر سے پہلے اور بعد، عصر سے پہلے مغرب کے بعد۔ عشاء کے بعد، سونے سے بیدار ہونے کے بعد، رات کے پچھلے پہر، ان میں کمی کرے اور اس کی جگہ نوافل اور ذکر خدا کرے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودوسلام اہتمام و کثرت سے بھیجتا رہے۔ اس لئے کہ اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودوسلام، ہر نیکی کی کنجی ہے۔ ذکر تنہائی میں ہو۔ کھانا پینا کم کردے۔ کچھ روزے رکھے اور ان چیزوں سے پرہیز کرے جو اہل طریقت نے لکھی ہیں۔ الخ۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شیخ ومرشد کے اوصاف بیان کرنے کے بعد فرمایا، اس دور میں جو شیخ تک رسائی کرنا چاہے، اور اس کی پہچان نہ کرسکے اور جھوٹے دعویدار کے دام میں پھنس جانے کا ڈر ہو، اسے لازمی سچائی اور دل کے گہرائی کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے۔ کامل عاجزی وانکساری کرنی چاہیے۔ تاکہ مرشد کامل کا پتہ چل سکے جو اسے اس پستی سے نکالے اور خدا کی راہ بتائے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں اس کی مدد کرے یہاں تک کہ اس کے سمندر کی گہرائی میں ڈوب

جائے۔اس کا یہی چارۂ کار ہے اور اس سے بڑا، اس سے اعلیٰ، زیادہ مفید مراد تک پہنچانے والا، بلندتر، اس آدمی کے لئے جو شیخ کامل کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکے، انتہائی ادب واحترام، دلجمعی وتوجہ سے بکثرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے۔اس یقین کے ساتھ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور بیٹھا ہے۔اس پر ہمیشہ عمل پیرا ہے کیونکہ جو کوئی ہمیشہ عمل پیرا ہے، اور اس کا اللہ تک رسائی کا پکا ارادہ ہو جیسے پیاسا پانی حاصل کرنا چاہے۔اللہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، یا تو ایسا شیخ کامل واصل عطا کرتا ہے جو اس کی دستگیری کرے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کر دیتا ہے اور یا پردے اٹھا کر باب وصول اس کے لئے کھول دیتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے کہ اللہ تک پہنچنے میں یہی سب سے بڑا وسیلہ ہے۔اور جس کسی نے بھی یہ وسیلہ پکڑا، نامراد نہ پھرا۔الخ

ہمارے شیخ حسن العدوی نے اپنی ''شرح دلائل الخیرات'' میں فرمایا۔بعض اہل حقیقت نے کہا ہے کہ وہ بغیر کسی شیخ ومرشد کے وسیلہ کے اللہ تک پہنچے ہیں لیکن قطب علوی نے کہا، یہ اس لئے کہ درود شریف کی دلوں کی روشنی میں عجیب تاثیر ہے۔ ورنہ اللہ تک پہنچے کے لئے وسیلہ ضروری ہے۔سید احمد دحلان نے اپنی کتاب تقریب الوصول لتسہیل الوصول میں کہا، ان وظائف کو اپنائے جن کا شیخ نے اسے حکم دیا ہے۔اگر شیخ ومرید نہ ملے تو وہ اذکار جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہیں اور آپ کا معمول رہے ہیں، دوسرے اوراد ووظائف سے افضل ہیں۔ ان میں قطب الحداد مرحوم کا رسالہ الورد اللطیف کافی ہے کیونکہ جو، اوراد اس میں منقول ہیں، دراصل وہی اورادعیہ ماثورہ ہیں۔یونہی اس کے لئے تلاوت قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا ہی کافی ہے۔

علامہ سید عبدالرحمٰن بن مصطفی العیدروس مقیم مصر نے سیدی احمد البدوی کے وظائف کی شرح میں اور اپنی کتاب مرأۃ الشموس فی مناقب اٰل العیدروس میں یہ بات ذکر کی ہے کہ آخری زمانے میں تربیت کرنے والے ختم ہو

جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام رہ جائے گا۔ حالت خواب میں بھی اور بیداری میں بھی۔ عبارت ختم ہوئی۔

سید احمد دحلان نے بھی اپنی کتاب مذکور میں ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی تربیت بلا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کیونکہ وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجتے ہیں۔ مسالك الحنفاء میں شیخ شمس الدین البرشنشی کی کتاب مفتاح الفلاح ومصباح الارواح کے حوالہ سے فرمایا۔ سلوک میں کئی راستے ہیں، جن میں تجھے کجی نظر نہیں آئے گی اب تو اس طریقے سے ابتدا کر۔ یہ طریقہ امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے بعض اہل تحقیق سے حاصل کیا ہے۔ وہ یہ کہ سالک دیگر اذکار کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے ابتدا کرے کیونکہ ہمارے اور خدا کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں۔ آپ ہی ہمارے لیے خدا کے وجود پر دلیل ہیں آپ ہی ہمارے لیے معرفت خدا کا ذریعہ ہیں۔ اور واسطہ و وسیلہ سے تعلق پہلے ہوتا ہے اور مقصود سے بعد میں۔ نیز مقام اخلاص دل ہے۔ وہ کبھی غیر خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے اور نفس مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، برائی کا بہت حکم دینے والا، خواہشات نفسانیہ کی ترغیب دینے والا، اور غلط باتوں کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ یہ تمام گندگیاں ہیں جو دل کو اخلاص سے محروم اور صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے روکتی ہے۔ یہی شیطانی حکموں کو قبول کرتی ہیں۔ اگر یہ قبول نہ کرتیں تو شیطان کو دل کی راہ نہ ملتی۔ ان کا قبول کرنا اس کی غفلت اور اللہ سے دوری کی دلیل ہے۔ اور اللہ سے غفلت و دوری بھاری پردہ ہے اور پردہ اندھیرا ہے پس سالک اس اندھیرے کو دور کرنے اور اس کی گندگی ختم کرنے کا محتاج ہوا۔ اور اندھیرا روشنی سے دور ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر درود پڑھنا روشنی پر روشنی ہے، اور گندگی صفائی سے زائل ہوتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

ہے کہ اہل ایمان کے دلوں کی پا کی اور میل کو دھونا مجھ پر درود بھیجنا ہے۔اسی لئے سالک کو ابتدا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ اخلاص کا مقام پاک ہوجائے ۔کیونکہ جب تک بیماری باقی ہے اخلاص پیدا نہیں ہوسکتا۔ اورخرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے ختم ہوتی ہےاورآپ پر کثرت سے درود بھیجنے کا پھل آپ کی محبت کا دل میں پختہ ہونا ہےاورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پختہ ہونے کا پھل آپ کی طرف اورآپ کی خصوصی صفات اوراخلاص کی طرف سخت متوجہ ہونا ہے۔

جب ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ کےافعال واخلاق کی پیروی صرف اس وقت نصیب ہوسکتی ہے جب کہ میرے نزدیک آپ کی ازحد اہمیت اوراس مقام پر صرف اس وقت پہنچا جاسکتا ہے، جب حد درجہ کی آپ سے محبت ہواورآپ کی حد درجہ محبت حاصل کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ آپ پر کثرت سے درودوسلام بھیجا جائے۔اس لیے جس کوکسی سے محبت ہو، کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔اسی لئے سالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھنے سے ابتدا کرتا ہےاور یہ ذکر خدااوررسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوجمع کرنے والا ہے۔روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،اللہ کا فرمان ہے’’اے محمد!میں نے تجھے اپنے ذکر میں سے ذکر بنایا ہے،جس نے تیراذکرکیااس نے میراذکرکیا،جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ،سو،نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاجس نے میراذکرکیا،اس نے اللہ کا ذکرکیا۔اورجس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اوردرود بھیجنے والا اللہ کا ذکر کرتا ہے۔پھر فرمایا،خبردار لفظ سیادت (سیدنا) نہ چھوڑنا۔اس میں راز ہے جواس کی عبادت پر ہمیشہ عمل کرنے والے پر ظاہر ہوجاتا ہے۔

عارف شعرانی کاارشاد

عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی نے العہودالکبریٰ مسمیٰ بہ لواقح

الانوار القدسیہ۔ میں ''محمدی وعدوں'' کے عنوان کے تحت فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے کا وعدہ۔اے بھائی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کا قریب تر راستہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی خدمت نہیں کرتا اور بارگا رب العزت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ امر محال کا ارادہ کرتا ہے۔اس بارگاہ کے آگے جو پردے حائل ہیں وہ اسے داخل نہیں ہونے دیں گے۔یہ سب اس لئے ہیں کہ اسے بارگاہ خداوند کے آداب کا پتہ نہیں۔اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے حصول مقصد کے لئے بغیر کسی واسطہ کے بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کی خواہش۔اس بات کو سوچو! سو، اے میرے بھائی! نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا اپنے اوپر لازم کرلے۔اگر تو خطاؤں سے محفوظ ہو۔کیونکہ بادشاہ کا نوکر، یا غلام، نشے میں ہو تو اسے کوئی پوچھتا تک نہیں، بخلاف اس کے جو بادشاہ کا غلام نہ ہو اور اپنے بادشاہ کے خدام اور غلاموں وغیرہ سے برتر سمجھے اور کسی وسائط و وسائل کے دائرہ میں داخل نہ ہو تو بلاشبہ دربار کے متعلقین اسے ماریں گے اور سزا دیں گے۔سو وسائل کی حمایت کو دیکھو۔ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آقا و والی کا غلام نشے میں ہو، اور کوئی اس سے باز پرس کرسکے۔یہ سب آقا کی عزت ہے۔یونہی قیامت کے دن فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں سے باز پرس نہیں کرسکیں گے۔یہ سب عزت وتکریم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔اس کوتاہی کے باوجود حمایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے وہ فائدہ دے گی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خصوصی طور پر منسوب نہ ہونے والی کثیر نیکیاں نہ دے سکیں گے۔

ہمارے شیخ، شیخ نورالدین الشونی کے زمانے میں ایسے لوگ بھی تھے جو علم وعمل میں ان سے بڑھ کر تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کثرت سے درود نہیں بھیجتے تھے جیسے شیخ۔تو ان کے علم وعمل نے ان کو وہ قبول عام اور مقام بلند نہ دیا جس پر شیخ نورالدین متمکن تھے۔ان کی حاجات پوری ہوتیں۔ان کے راستے پر چلا

جاتا اور تمام علماء اور مجذوب ان سے محبت کرتے تھے، خدا کی قسم، اللہ کے سچے ذکر کرنے والوں کا مقصد صرف اللہ کی محبت ورضا ہوتی ہے، یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پر جمع ہونے والوں کا، مقصد صرف محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھ لیجئے۔ فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ میرے بھائی کہ تیرے اندر شوق پیدا ہو، شاید اللہ تعالیٰ تجھے سرکار کی خالص محبت نصیب فرما دے، اکثر اوقات سرکار پر درود وسلام بھیجتے رہنا ہی تیرا شغل ہوجائے اور تیرے ہر نیک کام کا اجروثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال نامے میں جمع ہوجائے۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یارسول اللہ! میں اپنا تمام وقت آپ پر درود وسلام پڑھنے پر وقف کرتا ہوں۔ پھر اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کے لئے وقف کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اللہ تعالیٰ اسی کو تیرے دنیا وآخرت کے غم والم کا کافی مداوا کردے گا۔ اس سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے والے پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا درود وسلام نازل ہوتا ہے۔

ان میں سے ایک فائدہ ہے کہ خطائیں معاف ہوتی ہیں، اعمال پاکیزہ ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

ان میں سے ایک گناہوں کی بخشش اور خود درود شریف کا، پڑھنے والے کے لئے استغفار کرنا۔

ان میں ایک یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے دو قیراط اجر لکھا جاتا ہے ہر قیراط کوہ احد کے برابر۔ کہ اس کو ناپ کر پورا پورا صلہ ملے گا۔ ان میں سے ایک یہ کہ جو کوئی درود وسلام کو ہی اپنا کل وظیفہ بنالے، اس کے لئے دنیا وآخرت میں یہی کافی ہوگا۔ جیسا کہ گزرا

ان میں سے ایک یہ کہ خطائیں مٹ جاتی ہے اور غلاموں کی گردنیں آزاد کرنے سے یہ عمل افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ تمام پریشانیوں سے نجات اور قیامت کے دن اس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور لازمی شفاعت۔ان میں سے ایک یہ کہ اللہ کی رضا و رحمت اور اس کے غضب سے امان اور اس کے عرش کے سایہ میں قیامت کے دن پناہ ملے گی۔

ان میں سے ایک یہ کہ آخرت میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔حوض کوثر پر پانی ملے گا۔اور پیاس سے بچے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جہنم سے آزادی، پل صراط سے تیز بجلی کی طرح گزرنا اور جنت کے نزدیک، مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھنا ہے۔ان میں سے ایک جنت میں بہت بیویاں نصیب ہوں گی اور عزت کا ٹھکانہ ملے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ ایک بار کا درود شریف پڑھنا دس غزوات کی شمولیت سے افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود و سلام زکوٰۃ ہے،جس کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ ہر درود کے بدلے سو سے زائد حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ عبادت ہے اور اللہ کو تمام اعمال میں سے محبوب تر۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود و سلام سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اہل سنت ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جب تک درود شریف پڑھنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ان میں سے ایک یہ کہ اس سے نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ اس کا عامل قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ، عامل اور اس کی اولاد اس سے فائدہ اٹھائیں گے یونہی جس کو اس کی توفیق ہوئی۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے والے کے لئے یہ قبر، حشر اور پل صراط پر نور ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے والے کی دشمن کے مقابلہ میں مدد ہوگی۔دل نفاق اور میل وکچیل سے پاک ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ اس سے اہل ایمان سے محبت ہوتی ہے۔لہٰذا درود و سلام پڑھنے والے کو صرف وہ منافق ناپسند کرے گا جس کا نفاق ظاہر ہو۔ان میں سے ایک یہ کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔اگر اور کثرت کرے تو بیداری میں۔

ان میں سے ایک یہ کہ، درود وسلام اپنے عامل کی گمراہی میں کمی کرتا ہے۔یہ تمام اعمال مبارک ترین، افضل ترین اور دنیا وآخرت میں مفید ترین عمل ہے۔

اس کے علاوہ اور اجر وثواب ہیں جو اعداد وشمار سے باہر ہیں، میں نے ان کے کچھ اجر وفضائل بیان کر کے تجھے شوق دلایا ہے۔سو میرے بھائی! اس پر لازمی عمل کر کہ یہ تمام اعمال میں افضل ترین ذخیرہ ہے۔مجھے بھی ابوالعباس خضر علیہ السلام نے اسی کا حکم دیا ہے۔فرمایا کہ ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اس کو لازم کر لے پھر اس کے بعد کچھ دیر تک اللہ کا ذکر کر۔میں نے عرض کیا سنوں گا اور مانوں گا۔اس سے مجھے اور میرے احباب کو دنیا وآخرت کی بڑی بھلائیاں حاصل ہوئیں اور اس طرح رزق ملا کہ تمام اہل مصر میرے اہل وعیال ہوں، روزی کا غم نہیں۔فالحمد للہ رب العالمین (اللہ پروردگار جہان کا شکر ہے) الخ

ایک ثمرہ: اس کے ثمرات میں سے ایک جیسا کہ سیدی ابوالعباس التیجانی نے فرمایا اور یہ بات ان کے شاگرد ابن حرازم نے اپنی کتاب **جوہر المعانی** میں نقل کی ہے کہ جو مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس درود بھیجنے کا ضامن ہے۔اس میں دو راز ہیں۔ایک

یہ کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بدلہ دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اس قاعدے کی رو سے کہ کریم کرم کرتا ہے۔ جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر متوجہ ہوتا ہے، تو اپنے نبی کی جگہ حق سبحانہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیج کر توجہ فرماتا ہے۔ ایک کے بدلے دس۔ دوسرا راز یہ کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور عنایت ہے، پس جس کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ اس کے محبوب پر درود وسلام بھیج کر اس کی طرف متوجہ ہوا ہے تو اللہ اس کی رعایت اور اس سے محبت فرماتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے۔ محبت وعنایت اس درجہ ہو جاتی ہے کہ اگر وہ شخص روز اول سے روز آخرت تک تمام اہل زمین کے گناہوں دونا دون گناہ کا ارتکاب بھی کرلے، پھر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اسے اپنے فضل وعفو کے سمندر میں داخل فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو سامنے لا کر اتنا کچھ عطا فرمائے گا جتنے کی اسے توقع ہو۔ کیونکہ اللہ نے اس کو اپنی رضامندی کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا ہے۔ اور غائبانہ اس کا یہ حال ہے کہ جب بھی فرشتے اس کے گناہوں سے پر نامۂ اعمال اوپر لے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعنایت ہے، سو اس کی خطاؤں پر گرفت نہیں ہوگی۔

جب یہ حدیث معلوم ہوگئی تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس زمانے کے لوگوں کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا، تلاوت قرآن سے اس وجہ اور صرف اسی حیثیت سے افضل ہے جیسا کہ تم سن چکے۔ یہ بات نہیں کہ درود شریف قرآن کریم سے افضل ہے کیونکہ اللہ کے قرب کے لئے قرآن ہی افضل ہے لیکن اس کے لئے جس کے اعمال واحوال اللہ کے ساتھ صاف ہوں، اس صورت میں قرآن کی تلاوت کرنے والا سب سے آگے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا۔ اس وقت خاص میں کامیاب ہونے والوں کا اس کے برابر مرتبہ نہیں۔ تلاوت قرآن کو مطلقاً کم سمجھنے والوں پر اللہ کی ناراضگی ہوگی جو عقل وخرد

اس کے ثمرات میں سے ایک، بہترین خوشبو ہے۔ الفاسی نے شرح دلائل میں مصنف کے اس قول پر کہ بعض عارفین رضوان اللہ اجمعین، سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، جس مجلس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا جائے۔ اس سے عمدہ خوشبو دار ہوا اٹھتی ہے یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے، پھر فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا گیا ہے۔

شیخ ابوجعفر بن وداعہ رحمہ اللہ نے کہا، حدیث میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود وسلام بھیجا جائے۔ وہاں سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہے جو سات آسمانوں کو چیر کر عرش معلیٰ تک جا پہنچتی ہے۔ جنوں اور انسانوں کے سوا، اس خوشبو کو زمین میں اللہ کی ساری مخلوق محسوس کرتی ہے۔ اگر یہ بھی اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں تو اس کی لذت میں مشغول ہو کر کاروبار زندگی سے غافل ہو جائیں۔ اس خوشبو کو فرشتہ یا اللہ کی دیگر مخلوق محسوس کرتی ہے وہ اہل مجلس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور ان کے لئے اس تمام تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے برابر ان کے درجے بلند ہوتے ہیں، برابر کہ مجلس میں ایک ہو یا ایک لاکھ۔ ہر ایک کو یہ اجر ملے گا۔ اور دیگر بھی بہت کچھ۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جس مجلس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا جائے اس سے خوشبو اٹھتی ہے اور آسمان تک جاتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں، یہ خوشبو اس مجلس کی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ فرمایا اس کے ساتھ ملتی جلتی وہ حکایت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

سے وری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی کتاب پر غیرت آتی ہے۔ یہ بارگاہ قرب ہے جو کوئی اس کی کتاب میں خلط ملط کرے اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی بے ادبی کرے اللہ اس کو دھتکار دیتا ہے اور اس پر ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس بارگاہ کا حق ادا نہیں کیا۔ جس نے اسے سمجھ لیا تو قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی نسبت سمجھ لی۔

صلاۃ کا مفہوم

ہمارے شیخ، شیخ حسن العدوی نے شرح ''دلائل الخیرات' میں فرمایا۔ قاضی ابو عبداللہ اسکا کی نے کہا جان لے کہ اللہ کی صلاۃ کا مطلب رحمت ہے اور جس پر اللہ نے ایک بار رحمت کی ، وہ اس کے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اسے بہتر ہے۔ تو دس رحمتوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ ان سے اللہ کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں دور فرمائے گا اور اس کی برکتوں سے کیسی کیسی برکتیں حاصل ہوں گی۔ شیخ ابن عطاء اللہ نے کہا۔ جو کوئی رسول اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے۔ وہی اس کے دنیا و آخرت کے غم والم کے لئے کافی ہے پھر اس کا کیا کہنا جو دس بار آپ پر درود بھیجے۔ الخ

ابن شافع نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کتنا بلند ہے اور آپ کی خوشنودی کتنی بڑی نعمت ہے کہ درود شریف پڑھنے والا اس بڑے مقام پر فائز ہو جاتا ہے ورنہ تجھے یہ مقام کب ملتا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر صلاۃ بھیجے۔ اگر تو تمام عمر، اللہ تعالیٰ کی تمام عبادت کرے پھر اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک صلاۃ بھیج دے تو وہ ایک صلاۃ تیری تمام عمر کی عبادات سے افضل و برتر ہے کیونکہ تو اپنی توفیق کے مطابق درود بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کے مطابق رحمت نازل کرتا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب کہ ایک صلاۃ ہو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ تیرے ایک درود کے بدلے تجھ پر دس صلاتیں نازل فرمائے تو کیا کہنا۔ الخ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۰: امام ابن ہشام کی حکایت

جسے ابن ہشام یعنی استاذ ابو محمد جبر نے محمد بن سعید بن مطرف سے نقل کیا ہے جو ایک مرد صالح تھے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا کہ جب بھی رات کو میں سونے کے لئے بستر پر آتا۔ ایک معین تعداد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ایک رات میں نے جونہی یہ تعداد پوری کی۔ میری آنکھ لگ گئی میں ایک بالا خانے میں مقیم تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر داخل ہوئے جس سے تمام کمرہ جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ پھر میری طرف رخ کر کے فرمایا، یہ منہ آگے کر جو مجھ پر کثرت سے درود و سلام پڑھتا ہے کہ میں اس پر بوسہ دوں۔ میں سرکار کی طرف اپنا منہ کرتے شرما سا گیا، سو میں نے اپنا چہرہ کسی اور طرف پھیر لیا، پھر آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ میں اسی وقت گھبرا کر بیدار ہو گیا، میں نے پاس لیٹی ہوئی اپنی بیوی کو جگایا، سارا مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مہک رہا تھا، میرے رخسار پر تقریباً آٹھ دن تک کستوری کی

خوشبو باقی رہی جسے میری بیوی رات دن میرے رخسار پر محسوس کرتی رہی۔الخ

ایسی ہی ایک حکایت استاذ جبر نے بغیر سند کے ذکر کی ہے۔ابن مندیل نے کہا کہ اسے ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہم سے محمد بن سعید خیاط نے بیان کیا جو مرد صالح تھے۔الخ پھر ابن وادعہ نے کہا، جو تم اس بات کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر نظر کرو'' جو لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے بغیر منتشر ہو جائیں، وہ مردار سے زیادہ بد بو پر منتشر ہوئے۔'' تیرے لئے ظاہر ہو جائے گا کہ جن مجالس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود شریف بھیجا جائے ان میں عطر کی خوشبوئیں آئیں گی اور کستوری کی مہک آئے گی۔ اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر پاک اور سب سے بڑھ کر ستھرے ہیں اور جلدی ہی آپ کو اہل جنت کی خصوصیات سے نوازا جائے گا تو آپ جس راہ سے گذرتے ،جس مجلس میں بیٹھتے اور جس چیز کو اپنے دست مبارک یا کسی عضو سے چھو لیتے ،اس میں کستوری جیسی خوشبو باقی رہتی ہے یہاں تک کہ آپ کو صحابہ کرام اسی خوشبو سے معلوم کرتے تھے کہ سرکار اس راہ سے گذرے ہیں۔اللہ نے آپ کی یہ کرامت باقی رکھی ہے سو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جس محفل میں کیا جائے ، یا آپ پر درود وسلام پڑھا جائے، وہ جگہ آپ کے ذکر سے معطر ہو جاتی ہے اور وہاں سے مکمل خوشبودار ہوائیں چلتی ہیں۔سو اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیجے جس سے ذکر کی مجالس معطر ہوں اور بڑے بڑے گناہ بخشے جائیں۔

فرمایا جس چیز کا ذکر کرنا یہاں مناسب ہے، وہ بات ہے جسے شیخ عبداللہ الساحلی رضی اللہ عنہ نے بغیة السالك میں ذکر کیا ہے، کہا مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم سے شیخ ابوالقاسم المرید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شیخ ابو عمران البردعی مقام مالقہ تشریف لائے وہاں ان کی ملاقات شیخ ابو علی الحراز سے ہوئی۔ایک دن میرے گھر کھانے کی دعوت تھی ہم تینوں جمع ہو گئے، کھانا

میں نے تیار کیا تھا۔ابوالقاسم نے کہا جو میرے والد کے پاس موجود تھے اور، زکام کی بیماری ان سے جدا نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ اس نے حس شامہ کو معطل کر رکھا تھا ،پس شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا اے ابو علی! تمہیں آٹھ سال ہو گئے۔حرارت نے تمہارے اندر اثر نہیں کیا۔انہوں نے کہا آقا اس سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔شیخ ابو عمران نے کہا، یہ چیز تو بچوں میں ظاہر ہوتی ہے۔اس طرح تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔پھر فرمایا شیخ ابو القاسم کے ہاتھ میں سانس لو۔فرمایا ،ابو علی نے میرے والد کے ہاتھ میں سانس لیا، ان کے سانس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی لیکن تھوڑی۔پھر ابو عمران نے میرے والد ابوالقاسم کے ہاتھ میں سانس لیا (پھونک ماری) تو اللہ کی قسم! کستوری کی خوشبو نے میرے والد کے نتھنوں کو چیر کر رکھ دیا یہاں تک کہ فوراً ریشہ باہر نکلا اور ناک سے خون بہنے لگا۔میرے مکان میں خوشبو پھیل گئی یہاں تک کہ کستوری کی خوشبو کے حلے پڑوسیوں تک جا پہنچے۔کہا کہ پھر شیخ ابو عمران نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا یہ خیال کہ انہوں نے ہی سرکار سے فیض حاصل کیا ہے! ہم نے نہیں کیا! بخدا، اس بات پر ہم ان سے مزاحم ہوں گے، یہاں تک کہ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑ گئے ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔الخ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۱: قبر سے خوشبو

فرمایا اس کتاب کے مؤلف شیخ عبداللہ الجزولی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات گذر چکی ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے کی وجہ سے، ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ شرح دلائل الخیرات کی عبارت ختم۔

اور اس کے ثمرات میں سے جیسا کہ ہمارے شیخ العدوی نے شرح دلائل میں بعض عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس آدمی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود وسلام پڑھنے کی عادت ہو۔ اسے بہت بزرگی حاصل ہوتی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکرات موت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں، اور اسے ان نعمتوں کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کی ہیں، مثلاً حوریں، محلات، ولدان، کثیر التعداد ازواج اور غالب بخشنے والے اللہ کی طرف سے سلام کا تحفہ۔ جیسے اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ: جن کو فرشتے وفات دیتے ہیں جبکہ لوگ پاک ہوں تو فرشتے کہتے ہیں تم پر سلام ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ، اپنے اعمال کے سبب۔ الخ

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ گرمی وغیرہ میں جب سخت پیاس لگی ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے قصیدہ مضریہ پر اپنی لکھی گئی شرح میں فرمایا، نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پڑھنے سے ہمیں یہ تجربہ ہوا کہ گرمی وغیرہ کے موسم میں جب انسان کو سخت پیاس لگی ہو تو اس سے دور ہو جاتی ہے۔ بلا شبہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اور اپنے بھائیوں کو بتایا ہے جنہوں نے سفر حج میں پانی نہ ملنے کی صورت میں اسے آزمایا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے کلمات سے درود وسلام بھیجو جن میں لفظ اللہ نہ ہو کیونکہ وہ گرم ہے پیاس بجھانے کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا
بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ ،اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ
الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ
عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقِّ۔ وغیرہ

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ کہ رزق آسانی سے ملتا ہے۔ سید احمد دحلان نے اپنی کتاب تقویت الاصول فی تسہیل الاصول۔ میں فرمایا، آسانی سے رزق حاصل کرنے کے مجرب نسخوں میں سے، کثرت استغفار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا ہے۔ الخ

اس کے ثمرات میں ایک طاعون کا خاتمہ ہے۔ شیخ الاسلام، شیخ زکریا انصاری نے اپنی کتاب تحفۃ الراغبین فی بیان امر الطواعین کی فصل ششم کے آخر میں فرمایا۔ بعض عارفین سے مروی ہے کہ جو سب سے بڑی مصیبت ہے ان کا سد باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے۔



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۲: حضرت عثمان غنی کی توجہ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی کام کی غرض سے حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں آیا رہا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بوجوہ) اس کی طرف توجہ نہ فرماتے اور نہ اس کی حاجت کی طرف نظر کرتے۔ اس نے حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور ان سے اس بات کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا پانی پی لو اور وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرو پھر یہ کہو "الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں کہ آپ میری حاجت پوری کریں۔ یہاں تک کہ اپنی حاجت کا نام لے پھر جاؤ، کہ میں بھی جاؤں، وہ شخص چلا گیا اور ایسا ہی کیا، پھر عثمان بن عفان کے دروازے پر آیا۔ دربان آیا اور اسے ہاتھ پکڑ کر حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور مسند پر ان کے ساتھ بٹھا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہاری حاجت؟ اس نے بتائی۔ آپ نے پوری کر دی۔ پھر فرمایا آج تک میں تیری حاجت سمجھ ہی نہیں سکا۔ جب بھی کوئی حاجت ہو مانگ لیا کرو۔ وہاں سے نکل کر وہ شخص عثمان بن حنیف سے ملا، اور کہا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اللہ تمہیں جزائے خیر دے، جب تک میں نے ان سے بیان نہیں کیا، نہ وہ میری حاجت کی طرف دیکھتے تھے نہ توتوجہ فرماتے۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہ میں نے ان سے بات کی نہ انہوں نے مجھ سے لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ آپ کی خدمت میں ایک نابینا آیا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بینائی چلے جانے کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جاؤ لوٹا لے کر وضو کرو، پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھو، پھر کہو الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی، نبیٔ رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد! بے شک میں آپ کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں اپنے رب کی طرف کہ میری نگاہ روشن کر دے۔ الٰہی! ان کی شفاعت مجھے نصیب فرما۔ میرے متعلق ان کی شفاعت قبول فرما۔ عثمان کہتے ہیں خدا کی قسم ہم وہاں سے الگ نہ ہوئے نہ زیادہ باتیں کیں کہ وہ شخص آیا گویا کبھی نابینا تھا ہی نہیں۔ اس کو بیہقی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ حافظ سخاوی نے کہا بعض کے نزدیک یہ الفاظ ہیں" کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شفایاب کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر چاہو تو اس کے بدلے آخرت میں تجھے درجہ مل جائے یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگرچہ اسے محفوظ فرمائے گا۔ اور اس کے عامل کا رعب اللہ تعالیٰ بندوں کے دل میں پیدا کرے گا اور جو کوئی سورج نکلتے وقت ہر روز اس پر نظر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بار بار حاصل ہوتا رہے گا۔ اور اس کے اسباب اسی دن میسر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۳: بیٹا پیدا ہونے کے لئے عمل

اس کتاب میں فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہو ، جب اس کی بیوی سو رہی ہو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینہ پر رکھے اور حمل کی ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِيْ بَطْنِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَكَوِّنْهُ ذَكَرًا وَّاِسْمُهٗ اَحْمَدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔

ترجمہ: الٰہی! اگر تو نے اس عورت کے پیٹ میں کوئی شے پیدا فرمائی ہے، تو اسے بیٹا بناؤ، اور اس کا نام احمد ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا صدقہ، پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

الدمیری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ ہی قبض فرمائے گا۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے، کہ فرمان باری تعالیٰ اُدْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ پوری آیت، چوری سے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سوتے وقت اسے پڑھا چور اندر آ گھسا اور گھر کا تمام سامان سمیٹ کر اٹھالیا۔ وہ صاحب جاگ رہے تھے، چور دروازے پر پہنچا تو اسے بند پایا۔ گٹھری زمین پر رکھی دروازہ کھل گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا (گٹھری اٹھاتا تو دروازہ بند ہوجاتا نیچے رکھتا تو کھل جاتا) صاحب خانہ کی ہنسی نکل گئی اور کہا میں نے مکان کا قلعہ مضبوط بنایا ہے۔

الدارمی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ جو کوئی سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے، قرآن کریم نہیں بھولے گا۔ چار پہلی، دو آیۃ الکرسی، دو آیتیں اس کے بعد والی اور تین آخری۔ الدارمی وغیرہ نے عبداللہ بن ابی امامہ سے زرِّ ابن حُبیس کی ایک روایت نقل کی جو کوئی رات کے کسی خاص حصے میں اٹھنے کے لئے سورہ کہف کا آخری حصہ پڑھے۔ بیدار ہوگا۔ ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ ہم چند ساتھیوں نے اس کا تجربہ کیا۔ جیسا سنا، ویسا پایا۔ یہ بات سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں ذکر کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۴: ایک ایمان افروز واقعہ

اللیث، کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے طائف تک خچر کرایہ پر لیا۔ کرائے میں یہ شرط لگائی کہ جہاں وہ چاہے گا، لے جائے گا۔ وہ ان کو ایک ویرانہ کی طرف لے گیا اور کہا اترو۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس ویرانے میں کئی مقتولوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ جب اس شخص نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نفل پڑھنے دے، اس نے کہا پڑھو۔ تجھ سے پہلے یہ لوگ بھی نماز پڑھ چکے ہیں مگر ان کی نماز نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ فرمایا جب میں نماز سے فارغ ہوا، وہ مجھے قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا، میں نے کہا وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ آواز آئی اسے مت قتل کرنا۔ وہ باہر گیا ادھر

ادھر دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میری طرف قتل کی نیت سے بڑھا۔ اچانک ایک شہسوار نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے اسے چوکا لگا کر اسے قتل کر دیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسم اعظم لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی: فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: انہوں نے اندھیروں میں پکارا، کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو پاک ہے! بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

ترجمہ: ہم نے ان کی دعا قبول کر لی۔

ابن السنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، مجھے ایسا کلمہ معلوم ہے کہ جو مصیبت زدہ اسے کہے اللہ اس کی مصیبت دور فرمائے گا اور وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کا ہے جو اندھیروں میں آپ نے کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترمذی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ مچھلی والے کی وہ دعا جو شکم ماہی میں انہوں نے اپنے رب سے کی، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہے۔ کوئی بھی، کسی مقصد کے لئے یہ دعا مانگے، اللہ قبول فرماتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے وہ اَلْوَهَّابُ ہے سلیمان علیہ السلام نے اس سے دعا مانگی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے وہ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ہے کہ یہ زکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اَلْغَفَّارُ ہے۔ کہا کہ میں نے بعض عارفین کو کہتے سنا ہے۔ دعا کرنے والے کے نزدیک جو اسم اسم اعظم ہے۔ وہ اسی سے دعا مانگے، وہ اس کے حسب حال اسم اعظم ہے اسی طرح جس مقصود و مطلوب کے لئے دعا مانگی جا رہی ہے۔ اس کی مناسبت بھی ملحوظ رکھی جائے گی۔ یہ قول معنی کے قریب ہے۔ ہمارے جمہور صوفیاء

اور مشائخ اور محققین کا یہی قول ہے۔ کہا میں نے شیخ عارف محب الدین طبری کو فرماتے سنا، میں نے بعض عارفین کو حرم مکہ میں، اللہ اس کو بزرگی عطا فرمائے ۶۶۲ ھ میں یہ فرماتے سنا، کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کو اس کے نام سے پہچانا جو اس کے حال ومقام میں مؤثر ہے، اس نے اپنا مخصوص اسم اعظم پہچان لیا۔ کہا گیا ہے کہ اسم اعظم اَلْقَرِيْبُ ہے اور کہا گیا ہے وہ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ہے۔ اور کہا گیا وہ اَلسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہے اور توفیق الٰہی شامل حال ہو تو عارف کیلئے ان تمام اسما کو جمع کرنا ممکن ہے جنہیں دعا میں ہم ذکر کر آئے ہیں، جب اسے یہ توفیق ہوگئی، چھپے راز تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پوشیدہ خزانے کا دروازہ اس لئے کھولا جائے گا۔ فرمایا میں نے اس دعا میں وہ مختلف اسمائے گرامی جمع کر دیے ہیں، جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَامَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَابَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَاسَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَآ اَللّٰهُ يَا اِلٰهُ ۔ يَآ اَللّٰهُ ۔ يَا اللّٰهُ ۔ يَا عَلِيْمُ يَاعَالِمُ يَاسَمِيْعُ يَاعَلِيْمُ ۔ يَاحَكِيْمُ ۔ يَامَالِكُ ۔ يَامَلِكُ ۔ يَا سَلَامُ ۔ يَاحَقُّ ۔ يَاقَائِمُ ۔ يَاعَلِيُّ ۔ يَامُحِيْطُ ۔ يَاحَكَمُ ۔ يَاقَهَّارُ ۔ يَاقَاهِرُ ۔ يَارَحْمٰنُ ۔ يَارَحِيْمُ ۔ يَاحَلِيْمُ ۔ يَاسَرِيْعُ ۔ يَا كَرِيْمُ ۔ يَامُحْصِيْ ۔ يَامُعْطِيْ ۔ يَامَانِعُ ۔ يَامُحِيُّ ۔ يَامُقْسِطُ ۔ يَا حَيُّ ۔ يَاقَيُّوْمُ ۔ يَآ اَحَدُ ۔ يَاصَمَدُ ۔ يَارَبِّ ۔ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ ۔ يَاوَهَّابُ ۔ يَاغَفَّارُ ۔ يَاقَرِيْبُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے دعا مانگنا چاہے تو چھ آیتیں سورۂ الحدید اور سورۂ حشر کے آخر سے، جب قرأت سے فارغ ہو جائے تو یہ کہے ''اے ایسی صفات والے خدا میرے لئے ایسا ہی کر دے۔ اللہ کی قسم، بدبخت یہ دعا مانگے تو نیک بخت ہو جائے۔

شیخ امام علامہ ابوالثناء محمود استاذ قشیری بعض اولیاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا اسم اعظم وہی ہے جس کے ذریعے تو تعظیم اور دلی توجہ کے ساتھ اس سے دعا مانگے۔اس حال میں جو مانگے گا ملے گا۔خواہ کسی نام سے ہو۔اس میں اللہ کا وہ ایفائے عہد ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ ترجمہ: بے بس کی دعا کون سنتا ہے؟

کہا گیا ہے کہ وہ مخصوص نام ہیں، جسے اللہ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، بتاتا ہے۔جس کو معلوم ہو جائے وہ صرف مناسب مقام پر ہی اس سے دعا مانگے۔بعض نے کہا اسم اعظم سورۂ آل عمران ہے۔

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَامُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ يَامَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَارَبِّ يَاجَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ يَامَنْ لَّا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَامَنْ شَهِدَ لِنَفْسِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا عَلٰى خَلْقِهٖ وَهُوَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَامَالِكَ الْمُلْكِ يَامَنْ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَامَنْ يُّوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! قائم رکھنے والے۔اے توریت و انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! اے وہ کہ جس پر زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔جمع کرنے والے، جس میں کوئی شک نہیں۔اے وہ جو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔اے وہ جس نے اپنی گواہی خود دی اور جس کی گواہی فرشتوں اور علماء نے دی، جو اپنی مخلوق پر نگراں

ہے۔ انصاف قائم کرنے والا ، جس کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں ، غالب حکمت والا ، اے اللہ ! اے ملک کے مالک اے وہ جس سے چاہے ملک چھین لے ، جسے چاہے عزت دے ۔ جسے چاہے ذلیل کرے ۔ تمام بھلائی تیرے ہاتھ ہے ۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے ۔ اے وہ کہ رات کو دن میں داخل کرے اور دن کو رات میں ، اور زندہ کو مردہ سے نکالے اور مردہ کو زندہ سے ۔ اور جسے چاہے بے حساب رزق دے ۔

کہا گیا ہے کہ وہ اسم جس سے آصف بن برخیا نے دعا کی یَآاِلٰھَنَا وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اَنْتَ اِئْتِنِیْ بِعَرْشِھَا ۔

کہا گیا ہے کہ وہ اسم ہے جس سے العلا بن الحضرمی نے اس وقت دعا مانگی جب وہ سمندر میں ڈوبا ۔ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد کہا ، یَا حَلِیْمُ .یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ .اَجِرْنَا ۔ بعض فضلائے عارفین نے کہا جان لو کہ اولیاء کے راز دو طرح کے ہیں یا تو مسلمان ، جن کے واسطہ سے اثر لینا ، یہ عوام کا بیان ہے ۔ یا اللہ سے بغیر واسطہ فیض لینا ۔ یہ خواص کا مقام ہے ۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اللہ کا کسی چیز کو فرمانا ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے ۔ ان دونوں درجوں کو صرف مجتہد مخلص پہنچ سکتا ہے ۔ جب مجتہد (محنت کرنے والا) پہلے درجے تک پہنچتا ہے اس کے لئے مومن جن کے راز ظاہر ہو جاتے ہیں خبردار پہلے درجے پر راضی نہ ہو جانا ۔ وہ عوام سالکوں کا درجہ ہے ۔ جان لو کہ دوسرے درجے تک صرف پہلا درجہ حاصل کرنے کے بعد ہی پہنچا جا سکتا ہے ، پھر اس پر مغرور نہ ہونا ۔ جب غرور کرے گا تو یقیناً یہ تعصب تیرے نفس کو خراب کرے گا ۔ یہ سب کچھ صرف اللہ تعالیٰ کے نام سے حاصل ہوتا ہے ، بڑی بھوک برداشت کرنے کے بعد اور یہی وہ پوشیدہ نام ہے جسے صرف اولیاء پہچانتے ہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے :

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ اور فرمان باری تعالیٰ الٓمٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ، اللہ کا اسم اعظم تین سورتوں

میں ہے۔سورۃ البقرہ۔آل عمران اورطٰہٰ۔

ذوالنون مصری نے کہا، اللہ کا وہ اسم اعظم ،جس کے ذریعے مانگی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے، وہ سات حروف سے مرکب ہے۔ پھر الیافعی نے کہا میں نے شیخ ابوالعباس المرسی کا ایک خط دیکھا جو انہوں نے شیخ عبدالنور کی خانقاہ میں بعض مشائخ کے نام لکھا، اس میں لکھتے ہیں، میں تجھے اسم اعظم کا تحفہ بھیج رہا ہوں، نماز فجر کے بعد اس کے ساتھ بار بار دعا مانگو اِس طرح بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَاقَدِیْمُ ، یَادَائِمُ یَاصَمَدُ یَاوَدُوْدُ یَاوِتْرُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ سات اسماء ہیں جیسے میں نے ایک عارف ابوالحجاج کے خط سے نقل کیا ہے۔یہ بزرگ الاقصر شہر میں مدفون ہیں۔الخ الیافعی کا مختصر کلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حجاج کے سامنے

کہا گیا ہے کہ جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت اللہ تعالیٰ سے اِن کلمات کے ذریعے دعا مانگ رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ یَالَطِیْفًا قَبْلَ کُلِّ لَطِیْفٍ یَالَطِیْفًا بَعْدَ کُلِّ لَطِیْفٍ یَالَطِیْفًا لُطْفُ یَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَسْئَالُكَ بِمَالَطُفْتَ بِہٖ بِخَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَلَطَّفَ بِیْ فِیْ خَفِیِّ لُطْفِكَ الْخَفِیِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلَكَ الْحَقُّ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اِنَّكَ لَطِیْفٌ لَطِیْفٌ۔

دس بار۔جب دربار میں آتے وقت آپ نے دس بار، یہ دعا مانگی تو حجاج اٹھ کھڑا ہوا۔ استقبال کیا، تعظیم کی اور آپ کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور انعام واکرام کیا حالانکہ وہ آپ کو قتل کی دھمکی دے چکا تھا۔

جو شخص اپنی پسند دیکھنا چاہے وضو کر کے نماز عشاء ادا کرے ،نماز عشا کے

بعد دو نفل پڑھے اور جس قدر ہو سکے اللہ کا ذکر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر ۱۲۹ بار یَالَطِیْفُ پڑھے پھر پڑھے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۔ یَاھَادِیُ ۔ یَالَطِیْفُ ۔ یَاخَبِیْرُ ۔ اِھْدِنِیْ وَاَرِنِیْ خَبِّرْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَاتَکُوْنَ مِنْ اَمْرِ کَذَاوَ کَذَا یہاں اپنی حاجت ذکر کرے بِحَقِّ سِرِّكَ الْمَکْنُوْنِ، وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۔ اور سو جائے ۔ جو چاہتا ہے، خواب میں دیکھ لے گا۔ پہلی یا دوسری یا تیسری رات ۔ اور جو کوئی اس کا زیادہ ذکر کرے، اللہ اس کے باطن کو نور معرفت سے زندہ فرمائے گا اور ظاہر کو روح لطائف سے، اس کی جان اہل و مال کی حفاظت فرمائے گا اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ جو کوئی آسانی سے روزی میں فراخی چاہے وہ ہر دن ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے، رزق و مال میں برکت دیکھے گا۔ جو تنگی یا قید سے رہائی چاہتا ہے وہ مذکورہ تعداد میں اس کا ورد کرے اور یہ پڑھے اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ اس کا ورد اپنا لے، جلد چھوٹ جائے گا۔ جو دشمنوں سے چھپنا چاہے وہ مذکورہ تعداد سے اس کا ذکر کر کے پڑھے لَا تُدْرِكُ الْاَبْصَارُ وَ ھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۔ اور چار بار یہ پڑھے یَا لَطِیْفًا فَوْقَ کُلِّ لَطِیْفٍ اَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَۃِ الَّتِیْ اِسْتَوَیْتَ بِھَا عَلَی الْعَرْشِ فَلَمْ یَعْلَمِ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْہُ اُلْطُفْ بِیْ لُطْفًا خَفِیًّا مِنْ دَقَائِقِ لُطْفِكَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ اِذَا لَطُفْتَ بِہٖ فِیْ اَحَدٍ کُفِیَ ۔ اور جو کوئی اپنی حاجت براری چاہے، اس اسم مقدس کو سات ہزار بار پڑھے پھر یہ پڑھے قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَہٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً لَئِنْ اَنْجٰیتَنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ۔ ۲۷ بار، اس اثناء میں کسی سے بات نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اسی وقت پوری فرمائے گا۔

روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف روانہ

فرمایا، تو فرمایا میں تمہیں چند کلمات زادِ راہ کے طور پر نہ دے دوں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ الْعَسِيْرِ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ فَاَسْئَلُكَ التَّيْسِيْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اس کے ہمیشہ ذکر کرنے کی یہ خاصیت ہے کہ روح کو قوت اور دل کو شجاعت حاصل ہوتی ہے۔ دشمن کے دل میں ہیبت اور تمام لوگوں میں آدمی مقبول ہوجاتا ہے۔ غریب ہے تو غنی ہوجاتا ہے، مقروض ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بارِ قرض سے نجات دیتا ہے، ڈرتا ہے یا قید میں ہے تو خلاصی ہوتی ہے، مغموم ہے تو اللہ اس کا غم دور فرمادیتا ہے، سفر میں ہے تو بخیر و عافیت اپنے گھر واپس آئے گا، کسی سے جھگڑا ہے تو کامیاب ہوگا۔ اگر جابر حکمرانوں سے مقابلہ ہے تو وہ اس کی عزت و توقیر کریں گے اور اس کی حاجات براری میں مدد دیں گے۔ اس کی عجیب تاثیر ہے جابروں کے خاتمہ اور ظالموں کے جڑ کاٹنے کی۔ اگر ظالم غصے میں ہے، اس کے سامنے اسے پڑھے اس کا غصہ و غضب ٹھنڈا پڑ جائے۔ جو اپنے اوپر پڑنے والی مصیبت پر ۱۳۳ بار اسے پڑھے (جو اسم گرامی لَطِيْفٌ کے اعداد ہیں) اللہ اس کی تنگی کو وسعت سے بدل دے گا۔ اور ہر کام میں اس پر لطف و کرم کا نزول رہے گا۔

کہا گیا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اللہ نے ان کو کنویں سے نجات بخشی اور ملک کی حکومت عطا فرمائی، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کی خبر دی۔ امید ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی وہی عطا فرمائے گا جو اس نے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ

مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۵: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص مدت تک قید رہا۔ اس دوران اس کے ورد زبان یوسف علیہ السلام کا یہ قول رہا۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ، ایک رات اس کے پاس ایک نوجوان آیا اس نے کہا اٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے بند ہیں کیسے نکلوں؟ اس نے کہا تمہارا برا ہو، اٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے بند ہیں کیسے نکلوں؟ اللہ کے حکم سے دروازہ کھل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام دروازوں سے باہر آ گیا۔ اس شخص نے نوجوان کی طرف دیکھ کر کہا تم کون ہو؟ جس کے سبب اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا نوجوان نے کہا میں لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ کا بندہ ہوں۔

بعض عارفین نے کہا جس کی معیشت تنگ ہو اور دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو، انتہائی غریب ہو، دل کسی عورت سے لگ گیا، نکاح کرنا چاہتا ہے، لیکن طاقت نہیں یا تو اس کی غریبی کی وجہ سے یا اسے پسند نہیں یا بیمار ہے اور حکاء اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہیں وہ وضو کر کے دو نفل پڑھے۔ صدق نیت سے ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے اللہ کے حکم سے مراد پوری ہوگی۔ کہا کہ یہ اسم لطیف مشکلات ومصائب کے وقت جتنا جلدی تکالیف دور کرتا ہے، کسی اور کی طرف اس کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ اس کے عجیب وغریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ جس کی روح یا بدن میں تکلیف ہو وہ اس کا ورد کرے۔ اثنائے ورد میں ہی اللہ ازالہ فرمائے۔ کسی ڈراونے ہیبت ناک واقعے پر جو دل میں اس کا ورد کرے اور خوف کیفیت نگاہوں میں رکھے، اسے اس کی کیفیت کے کمزور کرنے اور اسے ختم کر دینے کا مشاہدہ کرایا جائے۔ اپنی جگہ سے کھڑا ہونے سے پہلے اس سے خوف و ڈر ختم ہو جائے گا۔ اس میں عجیب اسرار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۶: امام الیافعی کی حکایت

الیافعی نے بیان کیا ہے کہ ایک بادشاہ ایک فقیر پر غضب ناک ہو گیا۔اس کے لئے ایک قید خانہ تیار کیا۔اس میں اس کو بند کر دیا اور کھانا پینا بند کر دیا۔تین دن کے بعد فقیر قبے کے باہر خوش حال پایا گیا۔بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی، کہا اسے میرے حضور حاضر کرو، جب اسے سامنے لایا گیا، بادشاہ نے کہا، اس سختی اور قید سے تجھے کیسے نجات ملی؟ فقیر نے کہا ایک دعا سے جو میں نے مانگی تھی، بادشاہ نے کہا کون سی دعا ہے، فقیر نے کہا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَالَطِیْفُ یَالَطِیْفُ یَالَطِیْفُ یَا مَنْ وَسِعَ لُطْفَہٗ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَلَطَّفَ بِیْ مِنْ خَفِیِّ خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اِذَا لَطُفْتَ بِہٖ فِیْٓ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَقِیْ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔

بعض عارفین کا کہنا ہے، کہ جو شخص ہر روز نو بار پڑھے اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اللہ اس کے معاملات میں لطف فرمائے گا اور اس کے لئے اچھی روزی مہیا کرے گا۔یہی حال اس شخص کا ہو گا جو کثرت سے اَللَّطِیْفُ کا ورد کرے۔یہ بات مجرب ہے کہ جس کی روزی تنگ ہو۔زمانہ کے تکالیف ومصائب اس پر آن پڑیں، وہ اس اسم مقدس کو ۱۲۹ بار پڑھے یا ایک ہزار بار اس تکلیف کے خاتمہ کے لئے، اللہ ضرور اس سلسلہ میں اس پر لطف وکرم فرمائے گا۔

طریقۂ عمل

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عصر کے بعد کوئی وظیفہ معمول ہے تو پڑھے پھر اسمِ مبارک مذکورہ تعداد میں ورد کرے پھر سر بسجود ہوکر کہے یَالَطِیْفَ اللُّطَفَآءِ یَارَحِیْمَ الرُّحَمَآءِ پھر سر اٹھا کر یہی دعا سولہ بار پڑھے۔ الربیع نے کہا امام شافعی رحمہ اللہ کی دعاؤں میں سے ایک مقبول دعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اللُّطْفَ فِیْمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ۔ جو کوئی ہر روز ۱۲۹ بار اس کو پڑھے، اللہ اس کو بدترین حادثات سے محفوظ فرمائے گا۔ اور ہر حال میں اس پر لطف و کرم فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

امام سہیلی کا فرمان

السہیلی رحمہ اللہ نے فرمایا، جب یعقوب علیہ السلام کے پاس ان کے بڑے بیٹے یہودا، یوسف علیہ السلام کی قمیص اور خوش خبری لے کر آئے اور وہ قمیص آپ کے چہرۂ اقدس پر ڈالی اور آپ کی بینائی لوٹ آئی تو بشارت سنانے والے یہودا کو آپ نے چند کلمات سکھائے، جس کو آپ نے اپنے والد اور دادا علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے نقل فرمایا، کہ وہ حضرات بھی سختیوں اور تکلیفوں میں ان کلمات سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

يَا لَطِيْفًا فَوْقَ كُلِّ لَطِيْفٍ اُلْطُفْ بِيْ فِيْ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا كَمَا تُحِبُّ وَاَرْضِنِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ۔

بعض بزرگوں سے حکایت ہے، کہ مجھے تنگی وخوف لاحق ہوئے، میں ڈر کے مارے گھر سے نکل کھڑا ہوا، مکہ معظّمہ کی راہ لی، نہ زادِ راہ، نہ سواری تین دن تک پھرتا رہا۔ چوتھا دن ہوا، تو مجھے سخت پیاس اور گرمی محسوس ہوئی اور ہلاکت کا خوف دامن گیر ہوا۔ صحرا میں کوئی درخت نظر نہ آیا جس کے سایہ میں آرام کرتا، قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گیا۔ بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا سو گیا۔ خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور مصافحہ کیا اور کہا مبارک ہو، محفوظ رہو گے اور خانہ خدا کی زیارت سے مشرف ہو گے۔ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوگی۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا خضر علیہ السلام۔ میں نے کہا اللہ سے میرے حق میں دعا فرمائیے، فرمایا یہ پڑھو يَا لَطِيْفًا بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِيْ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ۔

تین بار زبان سے پڑھے۔ مجھے فرمایا یہ تحفہ ہے، اس کے ذریعہ ہمیشہ کی غنا ملتی ہے۔ جب بھی تنگی یا دشواری آئے اسے پڑھا کرو کافی مدد اور شفا ملے گی۔ پھر غائب ہو گئے۔ میں بیدار ہوا تو لب پر یہی کلمات تھے خدا کی قسم جب بھی کوئی تنگی

یادشواری آئی اور میں نے ان کلمات کا ورد کیا مجھے وہ لطف ملا جس کے بیان سے عاجز وقاصر ہوں۔ الخ

یہ وہ فوائد ہیں جو میں نے کتاب منہج الحنیف من فوائد اسمہ لطیف سے نقل کیے ہیں۔ اس کتاب میں اللہ کے اسم لطیف سے متعلق متعدد دعائیں بھی مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جو شیخ شہاب الدین احمد طبونی قدس سرہ سے مروی ہے جو اسم لَطِيْفٌ سولہ ہزار، چھ سو اکتالیس بار پڑھے، یہ تعداد اسم لطیف کے اعداد کی اپنے مثل میں ضرب دینے سے یہ تعداد بنتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ يَا مَنْ وَسِعَ لُطْفُهٗ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ بِخَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ اَنْ تَلْطُفَ بِيْ مِنْ خَفِيِّ خَفِيِّ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ اِذَا لَطُفْتَ بِهٖ فِيْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَقِيَ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے قوت وعزت و مدد والے تیری قوت، تیری عزت کے وسیلہ سے اے طاقت والے، کہ تو میری مدد ہو جا۔ مددگار ہو جا۔ میرے تمام احوال، اقوال، افعال، اور جتنے اچھے کاموں میں، میں مصروف ہوں، دور فرما مجھ سے ہر تنگی، ناراضگی اور تکلیف جو میری غفلت اور گناہوں کا نتیجہ ہے۔ بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ تو نے فرمایا اور تیری ہر بات حق ہے يَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۔ اللہ بہت معاف فرماتا ہے۔ الٰہی! جن پر تیرا لطف ہوا، جو تیرے حضور صاحب عزت ہیں، اور تو نے پوشیدہ لطف جن کے تابع فرمایا، کہ جدھر ان کا رخ ادھر ہی تیرا لطف، میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھے اپنے حضور عزت بخش اور مجھ سے بوجھ ہلکا فرما، اپنے پوشیدہ لطف سے، بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔

فرمایا، اللہ کے اسم مبارک لطیف سے متعلق جو دعائیں شیخ ابو العباس العربی، جو قطب شعرانی کے بھائی تھے، سے منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہیکہ الٰہی! تو

نے لطف فرمایا اور ہر مشکل آسان فرمائی ۔ تو نے انعام فرمایا، ہر ٹوٹا ہوا ٹھیک کردیا۔ سو میرے آقا، تو نے مجھ پر لطف فرمایا اور ابتدا کی توفیق بخشی، سو انجام کار بھی میرے معاملات میں لطف فرما۔ میری تکلیف تیرے لطف سے دور ہوگی، نہ کہ میری طاقت سے اور تیرا ہر انعام کفایت سے بالا ہے، اے بغیر مرشد و دلیل باریکیاں جاننے والے! میرے اور اپنے لطف کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ چھوڑ۔ الٰہی! تو نے دیکھا پردہ پوشی فرمائی۔ دیا تو بہت دیا، انعام واکرام سے نوازا۔ معاملہ کیا تو خوبصورت ۔ سو، تو ہی جسموں پر اپنا خاص لطف فرمانے والا، روحوں پر اپنی یکتائی کے حقائق کھولنے والا ہے، میرے آقا اگر میں تیری اطاعت کروں تو تیرے فضل سے اور نافرمانی کروں تو اپنی جہالت سے ۔ تیرا احسان ہمیشہ سے مجھ پر ہے اور حجت میرے خلاف قائم ہو چکی، اے وہ کہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز جانتا ہے۔ تمام معاملات میں مجھ پر اپنا لطف و کرم جاری فرما۔ الٰہی! میں تیرے حضور تجھی کو وسیلہ بناتا، اور تیرے حضور تیری ہی قسم کھاتا ہوں، جیسے تو اپنے اوپر میری دلیل ہے، تو اپنی بارگاہ میں تو ہی میرا شفیع ہے۔ میرے لئے یہ اسم آسان فرما، اور ان پوشیدہ خزانوں اور ظاہر ہونے والے لطائف کو جن پر مشتمل ہے، مجھے کامل نعمتیں، عام حفاظت، جامع رحمت، تمام عافیت، کامل شفقت عطا فرما، تکلیفیں دور فرما، فراخ روزی، اچھے کام مکمل توفیق، عام احسان، وسیع تر معانی، مفید تر لطف، مال حلال، بزرگ تر علم عنایت فرما۔ بے شک تو صاحب حیا، کریم، سننے اور جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۷: دعائے خضر علیہ السلام

سیدنا خضر علیہ السلام کی مشہور و مفید تر دعاؤں میں سے ایک یہ ہے:
الٰہی! جس طرح دوسرے لطف کرنے والوں سے الگ تو لطف میں عظیم ہے۔ بڑے بڑوں سے اپنی عظمت کے لحاظ سے بلند تر ہے۔ اپنی زمین کے نیچے کے حقائق کو بھی اسی طرح جانتا ہے جیسے اپنے عرش کے اوپر والے کو۔ دلوں کے وسوسے تیرے آگے ظاہر اور علانیہ بات تیرے علم میں جیسے راز۔ ہر چیز تیری عظمت کے آگے سرخم کیے ہوئے ہے اور ہر بادشاہ تیری بادشاہی کے آگے جھکا ہوا۔ دنیا و آخرت کا ہر کام تیرے ہاتھ ہے۔ مجھے تمام غموں سے نجات بخش۔ الٰہی! میرے گناہوں کو تیرے معاف کرنے، میری خطاؤں سے تیرے درگزر کرنے اور میری بداعمالیوں پر تیری پردہ پوشی نے مجھے یہ امید دلائی کہ تجھ سے وہ کچھ مانگوں جس کا میں مستحق نہیں، اپنی کوتاہیوں کے باوجود تجھ سے دعا کروں قبولیت کے یقین سے اور مانوس ہو کر تجھ سے سوال کروں۔ بے شک تو میرا محسن

اور میں اپنے تیرے تعلقات کے سلسلہ میں خود اپنے ساتھ برائی کرنے والا ہوں، تو محبت سے مجھ پر نعمتیں نازل کرتا رہا اور میں نافرمانی سے تجھے ناراض کرتا رہا، لیکن تیرے سہارے نے تیرے حضور مجھے یہ جرأت بخشی تو اپنے فضل و احسان سے مجھ پر کرم فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا الاحیاء کی کتاب الامر بالمعروف میں ذکر کی ہے اور اس کے متعلق ایک واقعہ بھی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابوجعفر منصور بادشاہ رات کو گشت پر تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ١٧٨: خلیفہ ابوجعفر منصور

اچانک ایک شخص کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔ الٰہی! ظلم وفساد کا دور دورہ ہے، میں اس کی فریاد تجھی سے کرتا ہوں۔ منصور نے اس شخص کو اپنی بارگاہ میں حاضر کرنے کا حکم دیا، اسے پیش کر دیا گیا۔ وہ شخص اس کے سامنے پیش ہوا، اس کے مظالم کا ذکر کیا، اور موثر نصیحت کی۔ منصور رو پڑا پھر اس شخص کے متعلق دریافت کیا، لیکن وہ نظر نہ آیا۔ لوگوں نے اسے تلاش کرنا شروع کیا، بادشاہ کے ایک خاص درباری کو مل گیا لیکن اس کے ہمراہ خلیفہ کے پاس جانے سے انکار کیا، درباری نے کہا، اگر تم میرے ہمراہ نہ گئے، خلیفہ مجھے قتل کر دے گا۔ اس نے کہا خلیفہ ایسا نہیں کر سکتا۔ ایک ورق نکالا جس پر یہ دعا لکھی تھی۔ کہا اسے لو اور اپنی جیب میں رکھ لو، اس میں مشکل حل کرنے والی دعا ہے، کہا کون سی مشکل حل کرنے والی دعا، کہا یہ صرف شہیدوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو کوئی صبح وشام یہ دعا مانگے، اس کے گناہ ختم ہوں گے۔ ہمیشہ خوشی حاصل ہوگی، خطائیں مٹائی جائیں گی، دعا قبول، رزق وسیع اور امید پوری ہوگی۔ دشمن پر مدد ہوگی، اللہ کے ہاں سچا لکھا جائے گا اور شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ کہو اَللّٰھُمَّ کَمَا لَطَفْتَ فِیْ عَظَمَتِكَ دُوْنَ اللُّطَفَآءِ۔ آخر تک۔ کہا میں نے اسے لے کر جیب میں رکھ لیا، پھر میں سیدھا امیر المومنین کے پاس گیا، سلام کیا، اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور مسکرایا پھر کہا تیرا برا ہو، بہت اچھا جادوگر ہے، میں نے کہا نہیں، بخدا پھر میں نے شیخ کے ساتھ ہونے والا سارا معاملہ اسے سنایا، کہا لاؤ ان کا رقعہ۔ اس کی نقل کا حکم دیا۔ اور مجھے دس ہزار درہم دِیے پھر کہا، اس شخص کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں کہا وہ خضر علیہ السلام تھے۔" الخ۔ احیاء العلوم کی عبارت کا خلاصہ ختم ہوا۔ یہی قصہ کتاب منہج الحنیف میں بمع دعا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں اتنا اضافہ ہے: بے شک تو نے فرمایا اور تیری بات

حق ہے۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۔ یَالَطِیْفُ یَاخَبِیْرُ ۔ الزبیدی نے شرح احیاء میں فرمایا، اگر اس کے بعد اتنا اضافہ اور کردیا جائے تو کوئی حرج نہیں (بہتر ہے) وَصَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِۨلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۷۹: حیاۃ الحیوان وحلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے سانپ کا واقعہ

الدمیری نے حیاۃ الحیوان میں سانپ پر گفتگو کرتے ہوئے حلیۃ الاولیاء لابی نُعیم کے حوالہ سے سفیان بن عینیہ کے حالات میں یحیٰی بن عبدالمجید کی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں سفیان بن عینیہ کے مجلس میں تھا۔ اس

وقت ان کے پاس کم وبیش ایک ہزار آدمی حاضر تھے انہوں نے اپنی مجلس میں دائیں طرف آخر میں بیٹھے ہوئے ایک شخص سے فرمایا، اٹھو اور لوگوں کو سانپ کی بات سناؤ تو اس شخص نے لوگوں کو سانپ کی بات بتائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سانپ نے دشمن سے بچنے کے لئے ایک شخص سے پناہ مانگی۔اس نے اسے پناہ دے دی۔سانپ نے تقاضا کیا کہ مجھے اپنے پیٹ میں پناہ دے۔جب اس کو پیٹ میں امان مل گئی تو اب اس نے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔اور اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، اس شخص نے آسمان کی طرف منہ کر کے پڑھا:

یَالَطِیْفُ یَالَطِیْفُ اُلْطُفْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ یَالَطِیْفُ یَاقَدِیْرُ اَسْئَالُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ اِسْتَوَیْتَ بِهَا عَلَی الْعَرْشِ فَلَمْ یَعْلَمِ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ یَاحَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَااَللّٰهُ اِلَّا مَا كَفَیْتَنِیْ شَرَّ هٰذِهِ الْحَیَّةِ۔

ترجمہ: اے لطف فرمانے والے، اے لطف کرنے والے! مجھ پر اپنا پوشیدہ لطف فرما، اے لطف فرمانے والے اے قدرت والے! میں تجھ سے تیری قدرت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، جس پر تخت کائنات فائز ہوا۔خود عرش کو بھی معلوم نہ ہوسکا، کہ اس کے کس حصہ میں تیرا اقرار ہے۔بردبار، اے بلند تر، عظیم، ہمیشہ سے زندہ سب کو قائم رکھنے والے! اے اللہ مجھ سے اس سانپ کی برائی کو دور فرما۔

اب انسانی شکل میں ایک فرشتہ اس کے سامنے آیا اور اس کے منہ پر زیتون کے سبز پتے کی طرح کوئی شے رکھی۔تھوڑی دیر میں اس کے پیٹ میں حرکت سی ہوئی اور سانپ جسم کے نچلے حصے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گیا۔'' الخ مختصراً۔یہ قصہ حیوۃ الحیوان وغیرہ میں مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ

مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۰: علامہ سبکی کا فرمان

علامہ تاج الدین السبکی نے الطبقات الکبریٰ میں حافظ ابوالحسن علی بن حسن بن حکمانی کی کتاب، جو امام شافعی رحمہ اللہ کے مناقب میں ہے کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی کہ المزنی کہا میں نے شافعی سے سنا۔

امام شافعی اور ہارون الرشید

فرمایا ایک رات ہارون الرشید عباس نے الربیع کو میرے پاس بھیجا وہ بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہوا اور مجھ سے کہنے لگا، چلو! میں نے کہا اس وقت اور بلا اجازت ہی آدھمکے؟ الربیع نے کہا مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ میں اس کے ہمراہ چل پڑا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو الربیع نے مجھے بیٹھنے کو کہا کہ

شاید بادشاہ سو گیا ہے یا اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ خود اندر جا کر دیکھا تو ہارون کھڑا تھا، بولا محمد بن ادریس شافعی کا کیا بنا؟ میں نے کہا بلا لایا ہوں۔ ہارون باہر آیا، امام شافعی کہتے ہیں میری طرف غور سے دیکھنے لگا پھر کہنے لگا محمد! میں نے آپ کو تکلیف دی، آپ جا سکتے ہیں۔ الربیع ان کے ہمراہ درہموں کا تھیلا لیتے جاؤ۔ کہتے ہیں میں نے کہا، مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ ہارون نے کہا میں آپ کو رقم دیتا ہوں کہ قبول کریں میں نے لے لیے۔ باہر آیا تو الربیع نے مجھ سے کہا اس ذات کا واسطہ، جس نے اس شخص کو تیرا تابع فرمان بنایا۔ تم نے کیا پڑھا ہے؟ میں نے تجھے حاضر کیا اور میں تیری گردن کے پیچھے سے تلوار چلنے کی جگہ پر نظر کیے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، میں نے مالک بن انس کو فرماتے سنا، وہ کہتے تھے میں نے نافع کو کہتے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن یہ دعا مانگی اور وہی کافی رہی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَبَرَكَةِ طَهَارَتِكَ وَعَظَمِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ طَارِقِ الْاَطَارِ قًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثِيْ فَبِكَ اَغُوْثُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ يَامَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ مَقَالِيْدُ الْفَرَاعِنَةِ، اَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَ عُقُوْبَتِكَ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تَعْظِيْمًا لِوَجْهِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبْحَانِكَ فَاَصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ عِبَادِكَ وَ جَعَلَنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَسُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِدْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ مِّنْكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

الزبیدی نے شرح احیاء علوم الدین (للغزالی) کی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر میں حل مشکلات کی مذکورہ حکایت نقل کرنے کے بعد، اسم باری تعالیٰ، اللطیف کے بارے میں حضرت خضر علیہ السلام کی روایت سے ایک اور واقعہ ذکر کیا ہے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۱: خضر علیہ السلام کا قصہ

امام طبرانی کی کتاب الدعا میں محمد بن مہاجر جس سے مصنف نے یہ قصہ نقل کیا ہے ایک اور واقعہ منقول ہے کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن محمد الحماد نے بتایا، ان کو المعلی بن حرمی، ان کو محمد بن المہاجر البصری نے بتایا، ان کو ابو عبداللہ بن التوام الرقاشی نے بتایا کہ سلمان ابن عبدالملک نے ایک شخص کو ڈرایا دھمکایا اور اسے قتل کرنے کی نیت سے بھیجا وہ شخص کھڑا ہوا۔ خلیفہ کے سپاہی اس کی تلاش میں ہر روز اس کے گھر آتے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وہ شخص جس شہر میں جاتا ہے، اسے بتایا جاتا کہ یہاں تیری تلاش ہو رہی ہے۔ جب اسے عرصہ دراز گزر گیا۔ تو اس نے

کسی ایسے ملک میں جانے کا ارادہ کرلیا جہاں سلیمان کی حکومت نہ ہو۔ یہاں ایک لمبی سرگذشت ذکر کی پھر کہا، اسی اثناء میں وہ ایک ایسے صحرا میں پہنچا، جہاں نہ پانی تھا نہ کوئی درخت، ناگہاں ایک شخص نماز پڑھتا ہوا نظر آیا کہا کہ میں اس سے ڈرنے لگا پھر میں سنبھلا اور دل میں کہا، بخدا یہ کوئی اونٹ یا چوپایا تو نہیں۔ کہا کہ میں اس کی طرف چل پڑا۔ اس نے رکوع کیا اور سجدہ، پھر میری طرف دیکھ کر کہا، شاید اس ظالم سرکش نے تجھے ڈرایا ہے؟ میں نے کہا ہاں! تجھے درندے (کے استعمال) سے کس نے منع کیا؟ میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے درندہ کیا ہے؟ یہ پڑھو:

سُبْحَانَ الْوَاحِدِالَّذِیْ لَیْسَ غَیْرُهٗ اِلٰهٌ ،سُبْحَانَ الَّذِیْ سُ۔ بْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَابَارِیَٔ لَهٗ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَانَفَاذَلَهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ کُلَّ یَوْمٍ هُوَفِیْ شَانٍ ،سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ ،سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ مَاتَرٰی وَمَالَاتَرٰی ،سُبْحَانَ الَّذِیْ عِلْمَ کُلَّ شَیْئٍ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ۔

پھر کہا پڑھو، میں نے اسے پڑھا اور زبانی یاد کرلیا پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص نظر نہ آیا، کہا کہ اللہ میرے دل میں سکون ڈال دیا اور میں جس راستے سے چاہتا تھا واپس گھر آ گیا۔ میں نے کہا سلیمان بن عبدالملک کے دروازے سے ضرور ہو کر گزروں گا، لہٰذا میں اس کے دروازے کے سامنے آیا اس دن اس کے دربار میں آنے کی عام اجازت تھی۔ میں بھی اندر چلا گیا اس کی نشست اونچی جگہ پر تھی۔ مجھے دیکھ کر سیدھا بیٹھ گیا پھر مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا مجھے قریب تر کرتا گیا یہاں تک کہ میں اس کے ساتھ جا بیٹھا۔ کہنے لگا تو نے مجھ پر جادو کر دیا۔ کیا تم جادوگر بھی ہو؟ تمہاری کچھ اور شکایات بھی مجھ تک پہنچی ہیں۔ میں نے کہا امیرالمومنین نہ میں جادوگر ہوں، نہ مجھے اس کا علم ہے۔ نہ میں نے تجھ پر جادو کیا، کہنے لگا یہ کیسے ہوسکتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ تجھے قتل کیے بغیر میری حکومت مکمل نہ ہو گی لیکن تجھے دیکھ کر میں اپنی جگہ اس وقت تک نہ ٹھہر سکا، جب تک تجھے بلا کر اپنی

نشست گاہ پر، اپنے ہمراہ بٹھا نہ لیا، کہنے لگا صحیح صحیح بات بتادو، میں نے اسے سب کچھ بتادیا، اس پر خلیفہ نے کہا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ شخص ابو العباس خضر علیہ السلام تھے انہوں نے ہی تجھے یہ تعلیم دی۔ کارندوں سے کہا، اس کے لئے امان لکھ دو، بہترین تحائف دو اور اس کے گھر تک سواری کا بندوبست کرو۔ الخ

امام احمد وغیرہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم کی شرارت کا خطرے محسوس ہوتا تو آپ پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

الشرجی نے بارہویں فائدے میں کہا، حباب بن سلمہ کا جب دشمن سے سامنا ہوتو یہ دعا مانگنا پسند کرتے تھے: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا، رومی علاقے میں ایک غیر مسلم قوم نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا، مسلمانوں نے یہی دعا پڑھی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا، رومی بھاگ گئے اور اللہ کے حکم سے قلعہ کا دروازہ کھل گیا۔

الدمیری نے حیاۃ الحیوان میں جانورں پر کلام کرتے ہوئے کہا، شیخ قطب الدین قسطلانی نے کہا، میں نے اپنی والدہ ام محمد آمنہ کی ایک دعا یاد کی ہے، والدہ کا انتقال ٦٥٦ھ میں ہوا۔ یہ دعا ان دشمنوں کے شر سے بچاتی ہے جن کے شر سے ڈر لگتا ہو۔

اَللّٰهُمَّ بِتَلَأْلُؤِ نُوْرِ بَهَاحُجُبِ عَرْشِكَ مِنْ اَعْدَائِيْ اِحْتَجَبْتُ، وَبِسَطْوَةِ جَبَرُوْتِكَ مِمَّنْ يَكِيْدُنِيْ اِسْتَتَرْتُ وَبِطُوْلِ حَوْلِ قُوَّتِكَ مِنْ كُلِّ سُلْطَانٍ تَحَصَّنْتُ وَبِدَيْمُوْمِ قَيُّوْمِ دَوَامِ اَبَدِيَتِكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ اِسْتَعَنْتُ وَبِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ تَخَلَّصْتُ يَاحَامِلَ الْعَرْشِ عَنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَاشَدِيْدَ الْبَطْشِ يَاحَابِسَ الْوَحْشِ

اِحْبِسْ عَنِّيْ مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاغْلِبْ مَنْ غَلَبَنِيْ كَتَبَ اللهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

ترجمہ: الٰہی! تیرے حجابِ عرش کے نور کی چمک کے ذریعے اپنے دشمنوں سے پردہ پوش ہوا۔ تیری زبردست اقتدار کی پناہ گاہ میں اپنے مکروفریب سے پناہ گزیں ہوا۔ تیری زبردست طاقت کے ذریعے ہر بادشاہ سے قلعہ بند ہوا۔ تیری ہمیشہ رہنے والی طاقت اور دست قدرت کے ذریعے میں نے ہر شیطان کے مقابلے میں مدد مانگی۔ تیرے پردہ در پردہ راز کے ذریعے ہر غم والم سے چھٹکارا پایا۔ اے حاملین عرش سے عرش اٹھانے والے! اے سخت گرفت والے! اے وحشیوں کو روکنے والے! جو مجھ پر ظلم کرے اسے مجھ سے روک لے اور مجھ پر غلبہ پانے والوں کو مغلوب کر۔ اللہ نے یہ فیصلہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور بالضرور غالب آئیں گے، بے شک اللہ قوت و غلبہ والا ہے۔

اور فرمایا دشمنوں سے محفوظ رکھنے، ہر بادشاہ، شیطان، درندے اور چڑیل کے شر سے بچنے کے ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ سورج نکلتے وقت سات بار یہ پڑھے:

اَشْرَقَ نُوْرُ اللهِ وَظَهَرَ كَلَامُ اللهِ وَثَبَتَ اَمْرُ اللهِ وَنَفَذَ حُكْمُ اللهِ اِسْتَعَنْتُ بِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ مَا شَآءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ تَحَصَّنْتُ بِخَفِيِّ لُطْفِ اللهِ وَبِلَطِيْفِ صُنْعِ اللهِ وَبِجَمِيْلِ سَتْرِ اللهِ وَبِعَظِيْمِ ذِكْرِ اللهِ، وَبِقُوَّةِ سُلْطَانِ اللهِ وَدَخَلْتُ فِيْ كَنَفِ اللهِ وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرِئْتُ مِنْ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ وَاسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ سَتْرَكَ الَّذِيْ سَتَرْتَ بِهٖ ذَاتَكَ فَلَا عَيْنٌ تَرَاكَ وَلَا يَدٌ تَصِلُ اِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَجِبْنِيْ عَنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔ بِقُدْرَتِكَ يَا قَوِيُّ يَا مَتِيْنُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا اَبَدًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۲: حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی حکایت

حافظ سیوطی نے الاتقان میں فرمایا، لطیف ترین حکایت وہ ہے جسے ابن الجوزی نے ابن ناصر سے انہوں نے اپنے شیوخ سے میمونہ بنت شاقول بغدادیہ کے حوالہ سے بیان کیا، میمونہ بغدادیہ فرماتی ہیں، ہمارے پڑوسی نے ہمیں ستایا، میں نے دو نفل پڑھے، اس طرح کہ ہر سورۃ کی پہلی آیت تلاوت کی، اس طرح میں نے قرآن ختم کرلیا پھر دعا مانگی الٰہی! اسے میرے لیے کافی کردے۔ پھر

میں سوگئی۔ جب میری آنکھ کھلی۔ دیکھتی کیا ہوں کہ سحری کا وقت ہے، اور وہ ہماری طرف آرہا ہے۔ اس کا پاؤں پھسلا، گرا، اور مر گیا۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابو العالیہ عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ میں نے کہا، یارسول اللہ! ایک شریر جن مجھے تنگ کرتا ہے، فرمایا یہ پڑھا کرو:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِي السَّمَآءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔

میں اللہ کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، جن سے نہ نیک آگے بڑھ سکے نہ بد، اس کی زمینی مخلوق کے شر سے اور جو زمین سے نکلے اس کے شر سے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اس کے شر سے اور جو آسمان سے اترتا ہے اس کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے، نہ اس سے جو بھلائی کے ساتھ رات کو آئے۔ اے بہت رحم فرمانے والے۔

طبرانی نے صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، جب کسی بستی میں اذان دی جائے، تو اللہ اس کو دن کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے یہاں بچہ پیدا ہوا، اس کے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں اقامت، اس کے بچے کو أم الصبیان (سوکڑا) کی بیماری نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَيْثُ شِئْتَ مِنْ اَيْنَ شِئْتَ۔

اے اللہ! سات آسمانوں اور عرش اعظم کے مالک! مجھے کفایت کر ہر پریشانی سے جہاں کہیں سے چاہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرمائے گا۔ اس کو الخرائطی نے اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں ذکر کیا ہے۔

الخرائطی نے مکارم الاخلاق ہی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت نقل کی، کہ جب تمہیں کسی سے، کسی قسم کا خوف ہو تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَرَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ کُنْ لِّیْ جَارًامِّنْ فُلَانٍ وَاَشْیَاعِہٖ اَنْ یَّفْرُطُوْا عَلَیَّ اَوْاَنْ یَّطْغَوْا عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآئُکَ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِکَ۔ اے اللہ! سات آسمانوں اور جو مخلوق ان میں ہے اس کے مالک! جبریل اور اسرافیل کے مالک! میری پناہ بن جا، فلاں اور اس جیسوں سے، کہ مجھ پر زیادتی کریں، یا چڑھ دوڑیں، تیری پناہ غالب اور تیری حمد وثنا بلند مرتبہ ہے۔ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ بدی سے پھیرنے اور نیکی کی طاقت تیرے ہی سہارے ہے۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی شام کے وقت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

تین بار پڑھے، اسے صبح تک ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ اور جو کوئی صبح کے وقت اسے تین پڑھے، شام تک ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اسے ابوداؤد، ابن حبان اور ابوداؤد بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی روایت میں ہے: لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْئٌ۔

اسے کوئی شے ضرر نہ دے گی۔ ترمذی نے اسے صحیح حسن کہا ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (عثمان غنی رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہر روز صبح وشام تین بار

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَآءِ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اس کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے جاننے والا ہے۔ بڑھے اُسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہوگیا۔ ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا دیکھتے ہو؟ سن لیجئے حدیث وہی ہے جسے میں تجھے سنا چکا ہوں، لیکن میں نے اسے پڑھا ہی نہیں تاکہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے کرے۔ اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

ابن الحاج نے المدخل میں لکھا ہے کہ ایک شخص سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ اس نے اپنی پریشانی شیخ ابن ابی جمرہ صاحب مختصر البخاری سے بیان کی۔ شیخ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اس شخص کیلئے یہ وظیفہ مقرر فرمایا:

سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ سو بار پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ پھر بارہ رکعات نفل پڑھے، اس کے بعد جو ذہن میں آئے دعا مانگے پھر دو نفل پڑھے۔ آخر میں پچاس آیات اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھے، پھر چوبیس رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا مانگے:

الٰہی! حل کرنا تو بس تیرا حل کرنا ہے۔ سو، ہم سے ہر تکلیف و مصیبت دور فرما۔ اے وہ جس کے ہاتھ میں حل کرنے کی کنجیاں ہیں، اور جن و انسان جو بھی ہمارا برا چاہے۔ تو ہی کفایت فرما، اور اپنے حکم وقدرت سے اپنے مضبوط ہاتھوں سے اسے ہم سے دور فرما، بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔

اس نے اس پر عمل کیا، تو اس کی تمام تکالیف و پریشانی دور ہوگئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خواب میں، جس کا ذکر ہوا، فرمایا، جو کوئی صدق نیت سے اس پر عمل کرے گا، اللہ اس دن کی تکلیف دور فرمائے گا۔ کیسی ہی

کیوں نہ ہو۔

سید مصطفی البکری نے امام نووی کی حزب پر لکھی گئی اپنی شرح میں دو بیت لکھے ہیں:۔

غَنِّ لِیْ بِاِسْمِ مَنْ اُحِبُّ وَخَلِّیْ
کُلَّ مَنْ فِی الْوُجُوْدِ یَرْمِیْ بِسَمِّہٖ

ترجمہ: میرے آگے میرے محبوب کے نام کا گانا گا۔اورتمام کائنات کو تیر چلانے کے لئے چھوڑ دے۔

لَااُبَالِیْ وَاِنْ اَصَابَ فُؤَادِیْ
اِنَّہٗ لَایُضُرُّ شَیْئٌ مَعَ اسْمِہٖ

ترجمہ: مجھے کچھ پرواہ نہیں ،اگر چہ میرے دل پر لگے۔بے شک اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی۔

امام احمد،طبرانی اورنسائی وغیرہ نے روایت کی،جیسا کہ حصن حصین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،تم میں سے جب کوئی شیطان وغیرہ سے خوف محسوس کرے تو یہ کہے، میں اللہ کریم کی ذات کی پناہ مانگتا ہوں، جونفع دینے والی ہے اوراللہ کے ان مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک وبد بچ نہیں سکتا،اس کی مخلوق کے شر سے۔جسے اس نے ہر طرف پھیلا رکھا ہے۔کچھ آسمان سے اترتا ہے ،اس کے شر سے۔جواس میں چڑھتا ہے اس کے شر سے،اور جو کچھ اس نے زمین میں پھیلایا اور جو کچھ زمین میں سے نکلتا ہے اس کے شر سے،رات دن کے فتنوں کے شر سے اور سوائے بھلائی کے رات کو آنے کے شر سے۔اے رحمن۔

السفیری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن القیم کی کتاب البدائع کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دس چیزوں پر عمل کرنے سے انسان شیطان سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

اول: اَعُوْذُبِاللّٰہِ پڑھنا۔ **دوم۔** معوّذتان پڑھنا۔**سوم:** آیۃ الکرسی پڑھنا۔**چھارم**:سورۃ البقر **پنجم**:سورۃ البقر کی آخری آیات۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک۔ **ششم:** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ جوکوئی اسے سو بار پڑھے تو یہ شیطان سے بچاؤ ہوگا۔ **ہفتم:** اللہ کا ذکر۔ **ہشتم:** وضو کرنا۔ **نہم:** نماز۔ **دھم:** فضول بات، فضول کھانا، کم نظر اور لوگوں سے کم میل جول کہ شیطان انہی چار دروازے سے ابن آدم پر مسلط ہوتا ہے اور اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ شیطانی چال سے ہمیں بچائے۔

فوائد الشرجی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا، وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَہٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ نُفُوْرًا۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اور اللہ کا فرمان۔ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ان آیات کو اگر آدمی پر پڑھا جائے جو اس کے بارے میں غلط خیالات رکھتا ہے۔ اللہ کے حکم سے یہ صورت حال ختم ہوجائے گی اور اگر اونی ٹاکی میں لپیٹ کر خوف کھانے والے کے جسم پر باندھ دیا جائے، انشاء اللہ پھر بھی یہ پریشانی دور ہوجائے گی۔

فوائد الشرجی میں ہے۔ بعض علماء نے کہا، جوکوئی سورۂ اخلاص کی ہمیشہ تلاوت کرتا رہے، دنیا وآخرت کی ہر بھلائی پائے گا اور ہر شے سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ۔ بھوکا پڑھے تو سیر ہو، پیاسا پڑھے تو سیراب ہو، اگر ہرن کے چمڑے پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ کے حکم سے جن، انسان یا کیڑے مکوڑے، کوئی شے نقصان دینے کے لئے اس کے قریب نہ آئے گی۔

الدمیری نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں بکری پر کلام کرتے ہوئے

فرمایا، ابو محمد عبداللہ بن یحیٰ بن الہیثم المصعبی، شافعی مسلک کے اماموں میں سے، مصنف البیان کے ہم عصر صالح وعالم یمنی عالم تھے۔ ان کی کتابوں میں سے ایک احترازات المذہب التعریف علم فقہ میں ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان پر اپنی تلواریں چلائیں، لیکن تلواروں نے اس کا بال بیکا نہ کیا۔ جب اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں پڑھا کرتا تھا:

وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً، اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ، فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا۔ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ وَّحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ۔ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ۔ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ۔ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔

پھر کہا ایک دن میں ایک جماعت کے ہمراہ نکلا، ہم نے ایک بھیڑیے کو ایک اپاہج بکری سے کھیلتا دیکھا، جو بکری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا۔ جب ہم ان سے قریب ہوئے تو بھیڑیا چلا گیا۔ ہم بکری کے پاس آئے تو اس کی گردن میں پٹے پر یہ آیات (مذکورہ) لکھی پائیں۔ المصعبی ۵۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۳: حافظ ابوزرعہ رازی کا بیان

حافظ ابوزرعہ رازی کہتے ہیں گورگان (جرجان) شہر میں آگ بھڑک اٹھی جس سے نو ہزار مکان اوران میں موجود اتنی تعداد میں قرآن مجید جل گئے مگر ہر نسخے میں درج ذیل آیات محفوظ رہیں:

ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ، وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا ، وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ، تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ، اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ ، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ، مَا اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ، وَفِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ۔

کہا میں نے یہ آیتیں لکھ کر جس سامان، مکان اور دکان وغیرہ میں رکھیں اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ الکمال الدمیری نے یہ کچھ نقل کر کے کہا، میں کہتا ہوں یہ مفید مجرب ہے۔ کہا الثعلبی، ابن عطیہ اور القرطبی وغیرہ نے سالم بن ابی الجور سے روایت نقل کی، کہتے ہیں ہمارا ایک قرآن کریم کا نسخہ جل گیا لیکن اس میں فرمان باری تعالیٰ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تُصِیْرُ الْاُمُوْرُ۔ بچ گیا اور ہمارے ہاں بھی قرآن کریم کا ایک نسخہ پانی میں ڈوب گیا تھا، اس میں بھی ہر شے پانی میں محو ہوگئی تھی لیکن یہ آیت باقی رہ گئی تھی اور کہا کہ ابوعمر بن عبدالبر نے التمھید میں سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص شام کے وقت پڑھے سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ۔ اسے بچھو نہیں کاٹے گا۔ ابن عبدالبر کی التمھید میں ہی حضرت یحیٰ بن سعید انصاری کے احوال میں ابن وہب سے روایت ہے کہ مجھے ابن سمعان نے خبر دی کہ میں نے اہل علم کو کہتے سنا جب کسی انسان کو ڈسا جائے تو مثلاً بچھو یا سانپ ڈنک مارے تو ڈسا جانے والا یہ آیت پڑھے۔ نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِۨ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۴: امام نووی کی حکایت

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ہمارے بڑے اہل علم شیوخ میں سے ایک نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ان کا جانور، میرا خیال ہے خچر کا، فرمایا، بھاگ گیا، انہیں یہ حدیث معلوم تھی، انہوں نے یہ کلمات زبان سے ادا کیے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ کہا کہ میں ایک بار ایک جماعت کے ہمراہ تھا۔ ان کا جانور بدک کر بھاگ اٹھا، اسے پکڑنے سے عاجز آ گئے۔ میں نے حدیث پاک کے یہ کلمات پڑھے، پس وہ جانور کسی اور سبب کے بغیر، صرف اس کے پڑھنے سے کھڑا ہو گیا۔

ابن السنی نے ہی امام جلیل سید ابو عبد اللہ یونس بن عبید بن دینار مصری تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے، جن کی جلالت علمی، حافظہ، دیانت اور تقویٰ وطہارت پر علماء کا اتفاق ہے، اور مشہور بزرگ ہیں۔ جو کوئی سخت بدکنے والے جانور پر سوار

ہوتے وقت اس کے کان میں یہ آیت کریمہ پڑھے، اللہ کے حکم سے وہ جانور اس کا تابع ہوجائے گا۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔

کیا اللہ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہو؟ اور زمین و آسمان کی ہر چیز خوشی یا ناخوشی سے اس کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے اور تمہیں اسی طرف لوٹنا ہے۔

(الدمیری نے) حیاۃ الحیوان میں اسے نقل کرنے کے بعد کہا'' اسے پہلے لفظ باء کے باب میں بَغْلَةٌ کے تحت گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے جو بدکنے لگا، آپ نے اسے روکا اور ایک صاحب سے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو۔ انہوں نے سورۂ فلق پڑھی۔ خچر سکون میں آ گیا۔ الخ

امام قشیری نے اپنے مشہور رسالہ قشیریہ کے باب کرمات الاولیاء میں کہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۵: موتی دریائے دجلہ میں گر گیا

جعفر الخلدی کا نگینہ ایک دریائے دجلہ میں گر گیا۔ ان کے پاس گم شدہ چیز واپس لانے کی ایک مجرب دعا تھی۔ انہوں نے مانگی تو وہ نگینہ ان کو ان اوراق میں ملا، جنہیں وہ ویسے ہی ٹٹول رہے تھے۔

القشیری کہتے ہیں میں نے ابو حاتم سجستانی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو نصر سراج کو یہ کہتے سنا، وہ دعا یہ ہے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ۔

ابو نصر سراج کہتے ہیں مجھے ابو الطیب مکی نے ایک کاپی دکھائی، جس میں لکھا تھا جو کوئی گمشدہ پر یہ پڑھے، مل جائے گا، اس کاپی کے اوراق بہت تھے۔ فقیر یوسف نبہانی اس کتاب کا مؤلف، اللہ اس کو معاف کرے، عرض پرداز ہے، میں نے یہ نسخہ کئی بار آزمایا اور مفید پایا ہے۔

شہاب الدین احمد شرجی کے فوائد المسماۃ بہ الصلاۃ والعوائد عن بعض الصالحین میں لکھا ہے کہ جب کوئی انسان راستہ بھول جائے، اذان کہے، اللہ اسے سیدھا راستہ بتادے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۶: فوائد حصول رزق میں آسانی وتوسیع اور ادائے قرض کے متعلق

اس موضوع پر حافظ سیوطی نے خاص رسالہ تالیف کیا ہے (جس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے) اللہ کے نام سے شروع، جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ سب تعریفیں بس اللہ ہی کے لئے ہیں اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر۔

اس کے بعد عرض ہے کہ ایک پوچھنے والے نے مجھ سے وہ اذکار وافعال پوچھے ہیں جو حصول رزق کے لئے حدیث شریف میں آئے ہیں تاکہ تنگ دست اور غریب آدمی ان پر لازمی عمل کرے پھر یہی سوال یکے بعد دیگرے کئی بار کیا، میں نے ان کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا اور اس کا نام رکھا حصول الرفق باصول الرزق۔ میں نے اسے دو فصلوں میں پر مرتب کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۷: پہلی فصل: اذکار و دعاؤں کے بیان میں

طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اللہ نے نعمت سے نوازے، وہ کثرت سے اللہ کا شکر بجائے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے) اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ اللہ سے استغفار کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے) اور جس رزق لیٹ ہوجائے وہ کثرت سے لَاحَوْلَ وَقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پڑھے۔

امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن عباس رض اللہ عنہما سے روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو استغفار پر ہمیشہ عمل پیرا رہے تو اللہ اس کی ہر تنگی، فراخی میں بدل دے گا اسے ہر غم سے نجات دے گا، اور اسے ایسے

ذرائع سے رزق دے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوں۔

ابن ابی الدنیا نے اسد بن وادعہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو بار لَاحَوْلَ وَقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے کبھی غریبی اس کے پاس نہیں آئے گی۔

ابو عبید نے شعب الایمان میں اور حارث بن اسامہ اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں، ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں، اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو کوئی ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے اسے فاقہ کشی کا سامنا نہ ہوگا۔

ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، سورۂ واقعہ غنی کرنے والی سورۃ ہے اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

طبرانی نے الاوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم دیا، تو آپ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دو رکعت نفل پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا الہام فرمائی۔ الٰہی! تو میرے باطن وظاہر کو جانتا ہے سو، میری معذرت قبول فرما اور میری حاجت پر توجہ فرما، جو مانگوں عطا فرما۔ میرے دل میں کیا ہے؟ تو جانتا ہے۔ سو میری خطا بخش دے۔ الٰہی! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں۔ جو میرے دل سے متعلق ہو، اور سچا یقین، تاکہ مجھے یقین ہو کہ تیرے، لکھے بغیر مجھے کچھ نہیں پہنچ سکتا۔ اور میری قسمت پر مجھے راضی رکھنا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول فرمائی۔ اور اس دعا کے ذریعے جو بھی مجھے پکارے گا، میں اسے بخش دوں گا اور اسے پریشانی سے کفایت کروں گا، شیطان کو اس سے بھگاؤں گا، اس کی تجارت ہر تاجر سے بہتر کروں گا، دنیا اس کے حضور ذلیل ہو کر حاضر ہوگی۔ چاہے وہ اس کا ارادہ نہ

کرے۔

اس کی تائید میں بیہقی کی حدیث ہے جسے بریدہ نے روایت کیا ہے۔

دوسری فصل: اچھے اعمال کے بارے میں روایات

امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جوکوئی رزق کی کشادگی اور نیک شہرت چاہے، وہ اپنے رحم کے رشتے جوڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، کہ جوکوئی خیر وبرکت چاہے تو وہ کھانے سے پہلے اور جب کھانا اٹھایا جائے، ہاتھ دھوئے۔

محدث عبدالرزاق نے اپنی المصنف میں قریشی شخص کی روایت نقل کی ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رزق میں تنگی آتی۔ آپ گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے، پھر یہ آیت پڑھتے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَانَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

اپنوں کو نماز کا حکم دو اور خود اس پر پابندی کرتے رہو، ہم تم سے رزق نہیں مانگتے، ہم رزق دیں گے، اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے۔

سعید بن منصور اپنی مسند میں اور ابن المنذر اپنی تفسیر میں بطریق عثمان عن حمزہ بن عبداللہ بن سالم سے یہ روایت نقل کی، کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فقر وفاقہ کی نوبت آتی، تو آپ گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔

ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب انبیاے کرام علیہم السلام پر کوئی مشکل پڑتی وہ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

طبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، لوگو! اللہ کے خوف کو تجارت بنالو،

تمہارے پاس بغیر تجارت مال و رزق آئے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے راستہ کھول دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے وہم گمان نہ ہو۔

امام احمد اور حاکم اپنی تصحیح کے ساتھ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ...

پھر فرمایا ابوذر! اگر تم لوگ بھی اس کے ذریعہ لیں تو سب کو کافی ہو۔

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انسان گناہ کی وجہ سے اپنے حصے کے رزق سے محروم ہوجاتا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کٹ کٹا کر اللہ کی طرف ہوجائے، اللہ اس کی مشکل حل فرماتا ہے اور اسے اس طور پر رزق دیتا ہے جس کا اسے وہم گمان نہ ہو۔ اور جو دنیا کے پیچھے بھاگے، اللہ اسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔

فائدہ: میں نے ایک مجموعہ اوراد میں لکھا دیکھا ہے جو کوئی نماز جمعہ کے بعد فرمان باری تعالیٰ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ لکھ کر اپنے گھر میں یا مکان پر رکھے، اللہ اسے خیر و برکت سے نوازے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ سیوطی کا رسالہ ختم ہوا۔

سیوطی کی ''جامع صغیر'' میں ابوشیخ بن حبان عن جبیر بن مطعم سے یہ روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبیر! چاہتے ہو کہ جب سفر میں ہو تو اپنے تمام ساتھیوں سے بہتر اور زیادہ زادِ راہ تمہارے پاس ہو؟ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو!

(۱) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ۔ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔

ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع اور بِسْمِ اللّٰهِ پر ختم کرو۔ جبیر کہتے ہیں میں بہت مالدار تھا۔ میں ہمیشہ سفر وحضر میں ان کو پڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرا کوئی ساتھی مجھ جیسا خوش حال نہیں۔ اس کی سند میں الحکم بن عبداللہ بن سعید ایلی مُتَّہَم ہے۔

طبرانی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا، میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں، کہ تم پر کوہ ثبیر کے برابر قرض ہو تو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ ادا کر دے۔ پڑھو!

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ۔ بِغَيْرِ حِسَابتك ۔ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اَرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْلِبُنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔

اے دنیا و آخرت کے رحمن ورحیم! دنیا آخرت میں جو چاہے دے اور جسے چاہے روک لے مجھ پر ایسی رحمت فرما، جس کے ذریعے مجھے اپنے سوا سب کی رحمت سے بے پرواہ کر دے۔

الدمیری نے کہا، ہمارے شیخ عارف باللہ عبداللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمیں سیدنا عارف امام ابوعبداللہ محمد قرشی نے اپنے شیخ ابوالربیع مالکی کا یہ قول سنایا، میں تجھے ایسا خزانہ نہ بتاؤں، جس کو خرچ کرتے رہو، اور وہ ختم نہ ہو؟ میں نے کہا بتائیے! فرمایا یہ پڑھو

يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ ۔ يَا ذَا الطَّوْلِ ۔ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيْ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ۔ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ يَا حَنَّانُ ۔ يَا مَنَّانُ اُنْفُخْنِيْ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآئَکُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ، یَا وَدُوْدُ، یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ۔ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ وَحْفَظْنِیْ بِمَا حَفِظْتَ بِہِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا نَصَرْتَ بِہِ الرُّسُلَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

فرمایا جو کوئی ہر نماز کے بعد خصوصاً نماز جمعہ کے بعد یہ دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر خوف سے محفوظ فرمائے گا دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا۔ اسے غنی فرمائے گا۔ اور وہاں سے اسے رزق دے گا جہاں کا اسے وہم گمان نہ ہو۔ اس کی معیشت آسان اور اپنے فضل و کرم سے اس کا قرض خواہ پہاڑ کے برابر ہو، ادا فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۸: سید احمد دحلان کا فرمان

سید احمد دحلان نے اپنی کتاب تقریب الاصول فی تسھیل الوصول میں بعض عارفین کا یہ قول نقل کیا ہے، کہ حصول رزق کے باوثوق ذرائع میں سے ایک مضبوط ذریعہ جس کی شارع کی طرف سے اجازت دی گئی ہے ہمیشہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا ہے اور حصول رزق کے لئے مجرب اذکار پر عمل کرنا ہے جن میں سے اکثر احادیث نبویہ میں مذکور تسہیل رزق کے لئے مخصوص ہیں۔ مثلاً روزانہ سو بار پڑھنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ یہ ذکر طلوع فجر (صبح صادق) یا زوال (ظہر) کے وقت پڑھے۔ اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ روزانہ سو بار۔ صبح کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو فرضوں کے بعد پھر امام شاذلی کا یہ قول نقل کیا۔ جب تم میں سے کوئی قرض کا معاملہ کرے کیونکہ بندہ اللہ کے بھروسہ پر جو بھی کاروبار کرتا ہے، اس کا ادا کرنا اللہ کے ذمہ کرم پر ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی سے قرض کا معاملہ کرتے کہتے الٰہی! میں نے تیرے بھروسے سے قرض لیا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کیا۔

الشرجی نے اپنی الصلاۃ والعوائد کے اٹھارہویں فائدے میں فرمایا۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا، کہ جو کوئی ہر روز سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھے، کبھی محتاج نہ ہوگا۔

ابونعیم نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں حضرت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ کی حالات میں ان کی یہ روایت نقل کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک صنعت کار آدمی ہوں، میرے مال میں اضافہ نہیں ہوتا۔ فرمایا صبح اٹھتے ہی پڑھا کرو!

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِىْ بِمَا قَضَيْتَ وَاَكْفِنِىْ فِيْمَا اَبْقَيْتَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ لِىْ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔

میں ان کلمات کا ورد کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا، میرا قرض اتار دیا۔ مجھے اور میرے عیال کو غنی کر دیا۔

کتاب ''فوائد الشرجی'' میں ہے، کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غریبی کا شکوہ کیا، فرمایا جب گھر جاؤ تو سورۂ اخلاص پڑھا کرو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا، اللہ نے اس کا رزق وسیع کر دیا۔

شیخ علی اجھوری مالکی کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی رجب کے آخری جمعہ کو جب خطیب منبر پر ہو پینتیس بار پڑھے۔

اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس سال اس کے ہاتھ سے روپیہ پیسہ ختم نہ ہوگا۔ الدر النظیم میں فرمایا، البواقی نے کتاب الشمس المعارف میں اللہ کے اسم گرامی حَیٌّ ۔ قَیُّوْمُ ۔ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے، اگر رزق میں فراخی چاہے تو منگل بدھ جمعرات کے دن روزہ رکھو، جمعہ کے دن صبح کی نماز اول وقت میں ادا کرے۔ سلام پھیرتے ہی بغیر تاخیر اور بغیر کسی اور بات میں مشغول ہوئے، فعل ہو، یا قول جو دل کو مصروف کرے، مسلسل یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتا رہے، جونہی جمعہ کے دن سورج طلوع ہو، قلم وکاغذ تیار رکھے، ذکر سے فارغ ہوتے ہی کاغذ پر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لکھے اور لپیٹ کر اپنے پاس رکھے، اللہ کی برکت سے رزق کی وسعت اور خیر وبرکت کے نظارے عام نظر آئیں گے، لوگ تمہیں دیکھ کر تعجب کریں گے۔ اس تحفہ کی حفاظت کرو، نا اہلوں سے پوشیدہ رکھو۔ ذکر اور لکھائی باوضو ہو، قبلہ رخ ہو، اللہ تمہارا ذکر بلند کرے گا، خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ رزق کم ہوگا تو اللہ اس میں برکت دے گا۔



متفرق فوائد

کمال دمیری نے سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

امام جعفر صادق کا تعجب

آپ نے فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو چار آزمائشوں میں مبتلا کیا جائے اور وہ چار باتوں سے غافل ہو (۱) مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اس سے یہ قرآنی دعا کیسے رہ سکتی ہے:

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ میرے پروردگار! بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ كَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ۔ ہم نے اس کی دعا سن لی اور اس سے ہر تکلیف دور کر دی۔

(۲) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جسے کوئی غم پہنچے اور وہ اس فرمان باری سے غافل ہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو پاک ہے بے شک میں ہی (اپنے اوپر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔

جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے بچا لیا، اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو بچا یا کرتے ہیں۔

(۳) مجھے اس ڈرنے والے پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ اس کی نگاہ سے اللہ کا یہ

فرمان کیسے اوجھل رہتا ہے (حالانکہ پڑھنا مشکل نہیں) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیسا اچھا کارساز ہے۔

جب کہ فرمان باری ہے:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر پلٹے۔

(۴) جس آدمی سے دھوکہ بازی ہو تعجب ہے، یہ پڑھنا کیوں بھول جاتا ہے؟

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد۔

اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ حالانکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَوَقَاہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا۔

اللہ نے اسے دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیا۔

طبرانی نے اوسط میں بیہقی نے دعوات میں، اور ابن عساکر نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، آپ نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْلِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَالُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّہٗ لَا یُصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے سو، میری معذرت قبول فرما۔ تو میری حاجت کو جانتا ہے، سو میں جو مانگوں عطا فرما۔ تو جانتا ہے میرے پاس کیا کچھ ہے، سو میرا گناہ بخش دے۔ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل سے پیوست ہو جائے۔ اور سچا یقین، یہاں تک کہ مجھے یقین ہو جائے کہ مجھے وہی کچھ پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے۔ مجھے اپنے فیصلہ راضی پر

کر دے۔

تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آدم! تو نے جو مجھ سے وہ دعا مانگی قبول کرتا ہوں، تیری خطا معاف کرتا ہوں۔ تیرے غم والم دور کرتا ہوں اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو یہ دعا مانگے گا، اس سے بھی یہی برتاؤ کروں گا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر وفاقہ ختم کر دوں گا، اور ہر تاجر کی تجارت کو اس کی تجارت کی وجہ سے فروغ دوں گا۔ دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی گو وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔

الشرجی نے کہا، کہا جاتا ہے کہ جو کوئی مسافر کے پس پشت اذان دے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور واپس آئے گا۔

ابن السنی نے اپنی کتاب عمل الیوم والیلۃ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی، جب صبح اٹھے تو یہ پڑھی بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ تیرا نقصان نہیں ہوگا۔ القرطبی نے اپنی کتاب التذکرہ میں لکھا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے مرض الموت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص مکمل پڑھے) قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے گا، قبر کی گھبراہٹ سے مامون رہے گا۔ قیامت کے دن فرشتے اسے اپنے بازو پر اٹھا کر پل صراط سے گزاریں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔

امام نووی نے کتاب الاذکار میں فرمایا، ابن السنی کی کتاب میں طلق بن خبیب کی راویت ہے، کہ ایک شخص نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر کہا، اے ابوالدرداء آپ کا مکان جل گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں جلا، اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ ان کلمات کی وجہ سے، جن کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ جو کوئی دن چڑھے اس کا ورد کرے گا اسے شام تک مصیبت نہیں پہنچے گی، جو کوئی شام کے وقت انہیں پڑھے گا اسے صبح تک کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ (میرا اس پر عمل ہے)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآاِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. مَاشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَانَ وَمَالَمْ يَشَاءَ لَمْ يَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌبِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ اِهْدِنَا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ترجمہ: تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔ تو ہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا، ہوگیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ بدی سے بچنے اور نیکی کرنیکی طاقت پس اللہ ہی کی ذات سے ملتی ہے، جو بلند تر، برتر ہے، جان لو! کہ اللہ تعالیٰ ہر چاہے پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی تو نے پکڑ رکھی ہے۔ بے شک اے میرے پروردگار! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

ایک اور طریق سے یہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے مروی ہے، اس میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے، کہ اس صحابی نے اس شخص کو بار بار گھر جانے کا حکم دیا کہ اپنے گھر پہنچو، وہ جل چکا ہے اور وہ کہتا رہا میرا گھر نہیں جلا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی صبح اٹھ کر یہ کلمات پڑھے، اس کی جان اہل وعیال اور مال کو کوئی ناگوار حادثہ نہیں پہنچے گا اور میں نے یہ کلمات آج پڑھے ہیں۔ اس نے کہا آؤ میرے ساتھ چلیں۔ وہ شخص بھی اور تمام دوسرے لوگ بھی اس کے ہمراہ گھر پہنچے۔ دیکھا کہ گردو پیش کی ہر شے جل چکی تھی مگر اللہ کے حکم سے اسے کوئی گزند نہ پہنچی تھی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

حکایت ۱۸۹: قطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

ہمیں ان فوائد کا اختتام قطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتوں پر کرنا چاہیئے، کہ یہ دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں کو جامع ہے۔ الکمال الدمیری اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں ''انسان'' پر کلام کرتے ہوئے فرمایا، سیدنا شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا اِن اوصاف پسندیدہ کو اپناؤ۔ دونوں جہانوں کی نیک بختیاں پاؤ گے۔

(۱) کافروں میں سے کسی کو دلی دوست اور مسلمانوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔

(۲) دنیا سے جاتے وقت تقویٰ (پرہیز گاری) کا زادِ راہ لے کر کوچ کرو۔

(۳) اپنے کو مردوں میں شمار کرو (یعنی موت کو ایک حقیقت سمجھو)

(۴) اللہ کی توحید کی گواہی دیتے رہو۔

(۵) اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے رہو۔

(۶) نیک اعمال، گوکم ہوں، تیرے لئے کافی ہیں۔

(۷) اور کہو میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر ایمان لایا۔

(۸) کہو، ہم نے سنا اور مانا، تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اے پروردگار! اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

جوکوئی اِن اوصاف حمیدہ کو اپنائے اللہ اس کے لئے دنیا وآخرت کی چار، چار بھلائیوں کا ضامن ہوگا۔ دنیوی باتیں یہ ہیں

(۱) سچی بات کرنا۔ (۲) خلوص عمل۔

(۳) رزق کی بارش۔ (۴) برائی سے بچاؤ۔

چار اخروی بھلائیاں یہ ہیں:

(۱) بڑی بخشش۔ (۲) انتہائی نزدیکی۔

(۳) جنت الماویٰ میں داخلہ۔ (۴) بلندترین درجات پر فائز ہونا۔

اب اگر قول کی سچائی چاہتے ہو تو سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ ہمیشہ پڑھو۔ رزق کی بارش چاہو تو سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہمیشہ پڑھو، لوگوں کی برائی سے سلامتی چاہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ پڑھا کرو۔ اگر بہتری، رزق اور برکت چاہو تو ہمیشہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ، هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ سورۂ واقعہ اور سورۂ یٰس پڑھو تم پر رزق کی بارش ہوگی۔ اور اگر چاہو، کہ اللہ تمہیں ہر غم والم سے نجات دے اور ہر تنگی سے فراخی اور وہاں سے رزق دے، جہاں کا وہم وگمان نہ ہو تو ہمیشہ استغفار کیا کرو۔

اور اگر چاہو کہ ہر خوف وڈر سے محفوظ رہو تو پڑھو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ۔ اگر یہ معلوم کرنا چاہو، کہ کب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور کب

دعا قبول ہوتی ہے تو موذن کی آواز پر ہمہ تن گوش رہو، اور کلمات اذان کا جواب دو۔ حدیث شریف میں ہے جس پر تکلیف و سختی نازل ہو، وہ موذن کے کلمات (اذان) کا جواب دے۔

اگر کسی کی تکلیف دِہ بات سے حفاظت چاہو تو پڑھو تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ اَبَدًا وَّالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث شریف میں ہے، مجھے جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوئی۔ جبریل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد! یہ پڑھیئے!

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ اَبَدًا وَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ اَبَدًا وَّالْحَمْدُ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب میں کسی وجہ سے پریشان ہوا، جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ پڑھو (مذکورہ بالا آیت)

اگر رنج و غم اور مصیبت سے نجات پانا چاہو تو پڑھو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِىْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِىَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِىَّ قَضَاؤُكَ. اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِىْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِىْ وَنُوْرَ صَدْرِىْ وَجِلَاءَ حُزْنِىْ وَذِهَابَ هَمِّىْ وَغَمِّىْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میری جان میں چلتا ہے، تیرا فیصلہ انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا رکھا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا، یا اپنی مخلوق میں کسی کو سکھایا، یا

اپنے پاس علم غیب میں پوشیدہ رکھا ہے کہ قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کی روشنی، میرے غم کی کشائش اور میرے رنج والم کا خاتمہ کردے۔

اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ۹۹ ایسی بیماریاں ختم کردے، جن میں سب سے ہلکی پھلکی بیماری پریشانی ہے۔تو یہ دعا پڑھ جو حدیث میں ہے:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

یہ مذکورہ پریشانی کی دوا ہے۔اور کسی مصیبت کے پہنچنے پر اجر وثواب حاصل کرنا چاہے۔تو پڑھ۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اِحْتَسَبْتُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجِرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا وَمِنْهُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَتَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں، اور بے شک اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔الٰہی! میں اپنی مصیبت میں تیری بارگاہ سے نیکی کا خواہش گار ہوں، سو، اس میں مجھے اجر دے اور اس کے بدلے مجھے بہتر عطا فرما۔ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

تمام مقاصد کے حصول، ادائے قرض اور ازالہ غم کے لئے

اگر چاہے کہ تیرا غم چلا جائے اور قرض اتر جائے تو صبح وشام پڑھ!

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ: الٰہی! بے شک میں غم والم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی وسستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔بزدلی، کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے باراور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اگر خشوع وخضوع کی توفیق چاہو تو فضول دیکھنا چھوڑ دو، اگر حکومت کی توفیق چاہو تو فضول گفتگو چھوڑ دو، اگر عبادت کی لذت چاہو، فضول کھانا چھوڑ دو، روزہ رکھو، رات میں قیام کرو، نماز تہجد پڑھو، اگر رعب و ہیبت چاہو تو ہنسی مذاق چھوڑ دو، کہ یہ رعب وداب ختم کر دیتے ہیں۔ اگر محبت کا حصول پیش نظر ہے تو دنیا میں فضول رغبت چھوڑ دو، اگر اپنے نفس کے عیب کی اصلاح چاہو۔ تو لوگوں کے عیب کی ٹوہ لگانا چھوڑ دو، کہ ٹوہ میں رہنا اسی طرح نفاق کا ایک شعبہ ہے جیسے حسن ظن ایمان کا۔ اگر خوف خدا چاہو، تو ذات باری تعالیٰ کی کیفیات میں بدظنی چھوڑ دو، شک و نفاق سے بچے رہو گے، اگر ہر برائی سے بچنا چاہو تو ہر ایک کی بدظنی سے کنارہ کش رہو، اگر عزت چاہو تو لوگوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو، اگر دل کی موت نہیں چاہتے تو ہر روز چالیس بار پڑھو: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

درود بھیج اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تیرے نور میں سے ایک نور ہے

دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

اگر قیامت کے دن، حسرت وندامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہونا چاہو، تو تین سورتیں کثرت سے پڑھو۔ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

اگر چہرے کی نورانیت چاہو تو ہمیشہ رات کو قیام کرو، (تہجد ادا کرو) اگر قیامت کی پیاس سے بچنا چاہو، تو نفلی روزے رکھو، اگر عذاب قبر سے بچنا چاہو، تو پیشاب کی چھینٹوں سے بچو، حرام خوری چھوڑو اور شہوتوں کو خیر باد کہو، اور اگر غنا چاہو تو قناعت اختیار کرو، اگر تم لوگوں میں بہتر ہونا چاہو تو تمام لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

اگر سب سے زیادہ عبادت گذار بننا چاہو، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حرز جان بناؤ۔

کون مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا، یا ان پر عمل پیرا ہونے والے کو سکھائے گا؟

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں یارسول اللہ! آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتوں کا شمار کیا۔ فرمایا (۱) حرام باتوں سے بچو، سب سے بڑے عبادت گذار ہو جاؤ گے۔ (۲) اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا اسی پر راضی رہو، سب سے بڑے غنی ہو جاؤ گے (۳) پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرو، مومن ہو گے۔ (۴) لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو مسلم ہو گے، زیادہ مت ہنسو، کہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

نصائح ولطائف

(۱) اگر مخلص نیکو کاروں میں سے ہونا چاہو، تو اللہ کی عبادت اس طرح کرو، جیسے اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہی ہے۔

(۲) کامل ایمان چاہو تو اپنا اخلاق بہتر کرو۔

(۳) چاہو کہ اللہ تم سے محبت کرے، تو اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے، جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دی جاتی ہیں۔

(۴) اگر اطاعت گذاروں میں سے ہونا چاہے، تو جو کچھ اللہ نے تجھ پر فرض کیا اسے ادا کر۔

(۵) اگر گناہوں سے صاف ہو کر اللہ سے ملنا چاہتا ہے، غسل جنابت کر۔

(۶) غسل جمعہ لازمی کر، قیامت کے دن اللہ کے حضور گناہوں سے پاک صاف ہو کر حاضر ہوگا۔

(۷) اگر قیامت کے دن رہنما روشنی میں اٹھنا چاہے، اور اندھیروں سے بچنا چاہے تو اللہ کی کسی مخلوق پر ظلم نہ کرنا۔

(۸) اگر اپنے گناہ کم کرنا چاہو تو ہمیشہ توبہ استغفار کرتا رہ۔

(۹) اگر تمام لوگوں سے بڑھ کر طاقت ور ہونا چاہے، اللہ پر بھروسہ کر۔

(۱۰) اگر چاہے کہ اللہ تیرے عیبوں پر پردہ ڈال دے، تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈال، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ستر پوش ہے اور اپنے ستر پوش بندوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۱) اگر اپنی خطائیں مٹانا چاہے تو کثرت سے استغفار و خشوع و خضوع کر اور تنہائیوں میں نیکیاں کما۔

(۱۲) اگر بڑی نیکیاں حاصل کرنا چاہے تو اچھا اخلاق، تواضع و انکساری اور مصیبت

پر حوصلہ مندی کا ثبوت دے۔

(۱۳) اگر بڑی برائیوں سے بچنا چاہے، تو بداخلاقی اور بخل و کنجوسی چھوڑ دے۔

(۱۴) اگر اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرنا چاہے تو چھپ کر صدقہ کر اور رشتہ داروں کا پاس کر۔

(۱۵) اگر چاہے کہ اللہ تیرا قرض اتار دے، تو وہ دعا پڑھ، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو سکھائی، جس نے آپ سے قرض کی شکایت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تجھ پر پہاڑوں جتنا قرض ہو تو بھی، اللہ ادا فرمائے گا۔ پڑھ۔ اَللّٰھُمَّ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ! اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے بچا۔ اور اپنے فضل سے غیروں کی احتیاج سے محفوظ فرما۔

حدیث پاک میں آیا ہے، اگر تم میں سے کسی پر پہاڑوں کے برابر قرض ہو، یہ دعا مانگے، اللہ تعالیٰ ادا فرمائے گا۔ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ، کَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمُھَا اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ! غم والم کو دور فرمانے والے! بے بسوں مجبوروں کی دعا سننے والے، دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم! میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے غیروں سے بے پرواہ کر دے۔"

اگر ہلاکت سے بچنا چاہے تو جو کچھ حدیث میں ہے اسے لازمی طور پر اپنا، کہ جب کسی بھنور میں گھر جائے تو پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ یقیناً تم سے جس نوع کی چاہے تکلیف دور فرمائے گا۔

نصف شعبان کی نماز

مغرب کے بعد چھ نوافل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ

معمولات اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام سے ہے کہ مغرب کے فرض وسنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت نفل دودو رکعت کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: ”یا اللہ عزوجل ان دو رکعت کی برکت سے مجھے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتوں میں یہ نیت کریں: ”یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔“ تیسری دو رکعتوں کی نیت یوں کریں: ”یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر“ ان ۶ رکعتوں میں سورۃ الفاتحۃ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحۃ کے بعد تین تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے ہر دو رکعت کے بعد اکیس ۲۱ بار قل ھو اللہ احد والی پوری سورت یا ایک بار سورۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یس شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ

جب قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں ان پر فرض عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سنیں۔ ان شاء الله جَلَّ جَلَالُہٗ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یس شریف کے بعد ”دعائے نصف شعبان بھی پڑھیے۔

دعائے نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللهِ

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللهُ

مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانِ الْمُكَرَّمِ اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

نماز عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ

عاشورہ کے غسل کر کے چار رکعت نفل نماز اس طرح ادا کی جائے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور نماز کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور نو مرتبہ درود ابراہیم پڑھے پھر اللہ سے گناہوں کی معافی مانگے اللہ تعالیٰ اس شخص کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیگا اور محشر کے روز اس کے لیے نور کا ممبر بنا دیگا مزید یہ کہ پورہ سال بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

دعائے عاشورہ کی فضلیت (ایک سال تک زندگی کا بیمہ)

یہ دعا بہت مجرب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ ہرگز موت نہ آئیگی اور اگر موت آنی ہے تو عجب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی (لہٰذا نفل نماز پڑھنے کے بعد اہل وعیال کو جمع کر کے یہ دعا پڑھیں)

دعائے یوم عاشورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ

یَاقَابِلَ تَوْبَۃَ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَافَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ عَاشُوْرَآءَ یَاجَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَاسَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَارَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَامُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَانَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ
حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَمُحَبَّتِکَ
وَرِضَاکَ وَاَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ
بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ
وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِیْہِ

پھر نیچے لکھی ہوئی دعا کو سات ۷ بار پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ
الْعَرْشِ لَامَلْجَاءَ وَلَامَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ
وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ
بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ،نِعْمَ
الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ
مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ







کرامات درود وسلام

یعنی کہ

اللہ کے ولی کا مقرب بننے کے لئے

حضور پاک ﷺ کا عاشق بننے کے لئے

اللہ والوں کا پیار بننے اور ان کا حاصل کرنے کے لئے

اپنی اور لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے

قران وحدیث، حضور پاک ﷺ کی مقبول دعائیں

ہر دنوں کی برکتی دعائیں اور نقش

اور بھی بہت کچھ



مسجد آل رسول ﷺ پیر حبیب اللہ بانی مبلغ درود وسلام پیر خواجہ حبیب اللہ شاہ چشتی

درود شریف کے تیس پارے

جلد اول میں ایک سے پندرہ (۱۵) پارے

فضائل درود، احادیث درود اور ایک سے سو تک (۱۰۰) حکایات

جلد دوم میں سولہ سے تیس پارے

درود فضائل درود، احادیث درود اور ایک سو (۱۰۰) سے دو سو تک (۲۰۰) حکایات درود

انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ کتاب آپ کی ہاتھوں میں ہوگی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ